e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/-Vol- 23 , Issue, 43 Saturday , November 11 2023 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۴۳) لکھنؤ، ہفتہ ۱۱ نومبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۲۵/ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

مودی حکومت کی پالیسیوں نے چھوٹی صنعتوں کو تباہ کردیا: راہل

نئی دہلی،10 نومبر (یو این آئی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ مودی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں سے صرف ان کے پسندیدہ تین چار صنعتکار فائدہ اٹھا رہے ہیں اور چھوٹی صنعتیں دم توڑ رہی ہیں جس کی وجہ سے ملک میں بے روزگاری عروج پر پہنچ گئی ہے۔ جمعہ کو سوشل میڈیا پر جاری ایک پوسٹ میں مسٹر گاندھی نے کہا کہ مودی حکومت نے نامکمل جی ایس ٹی اور نوٹ بندی کو نافذ کیا جس کی وجہ سے چھوٹے کاروبار تباہ ہوگئے، ملک میں بے روزگاری بڑھی اور کسان اور غریب بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روزگار کون دیتا ہے یہ تین چار بڑے صنعت کار نہیں بلکہ ہزاروں چھوٹے تاجر اور صنعتیں ہیں۔ جی ایس ٹی اور نوٹ بندی نے کیا کیا؟ چھوٹے کاروبار تباہ، نوکریاں تباہ۔"

وجیندر کرناٹک ریاست کے بنے بی جے پی صدر

نئی دہلی،10 نومبر (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ بی ایس یدی یورپا کے بیٹے ایم ایل اے وجیندر یدی یورپا کو پارٹی کا نیا ریاستی صدر مقرر کیا ہے۔ بی جے پی کے جنرل سکریٹری ارون سنگھ نے جمعہ کو یہاں ایک ریلیز میں کہا کہ پارٹی صدر جگت پرکاش نڈا نے حال میں کرناٹک ریاست میں بی جے پی میں وہ نائب صدر مسٹر وجیندر یدی یورپا کو مسٹر نلین کمار کٹیل کی جگہ پر پارٹی کا نیا ریاستی صدر مقرر کیا ہے۔ لنگایت برادری کے مسٹر وجیندر یدی یورپا اس سال مئی میں ہوئے کرناٹک اسمبلی کے انتخابات میں پہلی بار حصہ لیا اور اپنے والد کی روایتی سیٹ شکاری پورہ سے 49 فیصد سے زیادہ ووٹوں کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ ان کے والد اور سابق وزیر اعلیٰ بی ایس یدی یورپا 1984 سے شکاری پورہ سے مسلسل جیت رہے۔

یوگی حکومت نے دیا مفت گیس سلنڈر کا تحفہ

1 کروڑ 75 لاکھ خواتین کی دیوالی ہوئی روشن/وزیر اعلیٰ نے 10 مستفیدین کو سبسڈی کی رقم کا علامتی چیک تقسیم کیا/ریاستی حکومت ہولی کے موقع پر دوبارہ یہ سہولت فراہم کرے گی

لکھنؤ/بلیا: 10 نومبر۔ یوگی حکومت نے دیوالی کے موقع پر یوپی کے اجولا سے فائدہ اٹھانے والوں کو تحفہ دیا ہے۔ 1 کروڑ 75 لاکھ مستحقین کو مفت سلنڈر دیے جارہے ہیں۔ حکومت سلنڈر دوبارہ بھرنے کے لیے فائدہ اٹھانے والے کو 605 روپے دے رہی ہے۔ یہ رقم براہ راست ان کے بینک اکاؤنٹ میں جائے گی۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کے روز لوک بھون میں اجولا سے فائدہ اٹھانے والوں کو چیک دیا۔ حکومت مفت سلنڈر ری فل پر 2312 کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے۔ لوک بھون میں منعقد پروگرام میں سی ایم یوگی نے کہا کہ آج ہم نے لوک کلیان سنکلپ پتر کی قراردادوں میں سے ایک کو پورا کرنا شروع کردیا ہے۔ دیوالی کے بعد ہم ہولی پر مفت سلنڈر بھی دیں گے۔ 2016 میں، ملک میں ایل پی جی کی قلت کو ختم کرنے کے لیے بلیا میں پردھان منتری اجولا یوجنا شروع کی گئی تھی۔ اجولا یوجنا صرف وقت پر صحت مند ایندھن فراہم کرنے کا منصوبہ نہیں تھا۔ ماؤں اور بہنوں کی صحت کو بہتر بنانے کا بھی منصوبہ ہے۔ پھیپھڑے کمزور ہوں تو کئی مسائل جنم لیتے ہیں۔ کمزور پھیپھڑوں والے افراد کورونا کے دور میں انتقال کر گئے۔ اگر اجولا اسکیم 2016 میں نہ آتی تو کورونا سے کتنے لوگ مر چکے ہوتے۔ اس اسکیم سے 9 کروڑ ساٹھ لاکھ لوگ جڑے تھے۔ سبسڈی وزیر اعظم نے دی تھی۔ 2014 سے پہلے 25 سے 30 ہزار روپے خرچ کرکے گیس کنکشن ملتا تھا۔ اس وقت تہواروں میں سلنڈر دستیاب نہیں ہوتے تھے۔ پھر لوگ لائن میں پولیس کی لاٹھیاں مارتے تھے۔ بغیر سلنڈر کے گھر پہنچنے پر بیلن ملتا تھا۔ آپ کو بتادیں کہ 31 اکتوبر کو ہوئی یوگی کابینہ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے والوں کو دیوالی پر مفت گیس سلنڈر دیا جائے گا۔ سب سے پہلے انہیں سلنڈر نقد میں خریدنا پڑے گا۔ بعد میں رقم ان کے اکاؤنٹ میں بھیج دی جائے گی۔ کابینہ نے محکمہ خوراک اور لاجسٹکس کی اس تجویز کی منظوری دی۔ اس اسکیم کے تحت تمام خواتین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آدھار کارڈ کی تصدیق کریں۔ جیسے ہی آدھار کی تصدیق ہو جائے گی، استفادہ کنندگان کو مفت ایل پی جی سلنڈر دیا جائے گا۔ یوگی حکومت ہر سال دیوالی اور ہولی پر مفت سلنڈر دے گی۔ بی جے پی نے اپنے منشور میں مفت گیس سلنڈر کی اسکیم کو بھی شامل کیا تھا۔ اس کی رقم ڈی بی ٹی کے ذریعے گیس کنکشن رکھنے والوں کے بینک کھاتوں میں بھیجی جائے گی۔ حکومت کے اس فیصلے سے 1 کروڑ 75 لاکھ غریب خواتین کو فائدہ ہوگا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014 سے پہلے ایل پی جی کنکشن لینے کے لیے 25 سے 30 ہزار روپے دینے پڑتے تھے۔ اب کسی بھی شخص کو گیس لینے کے لیے لائن میں کھڑا نہیں ہونا پڑتا ہے۔ غریبوں کو مفت کنکشن فراہم کیے جاتے ہیں۔ سبسڈی کا فائدہ براہ راست مستفیدین کے کھاتوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ ایل پی جی مارکیٹ میں دستیاب ایندھن جیسے لکڑی، مٹی کے تیل وغیرہ سے سستا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ روایتی ایندھن سے پیدا ہونے والا دھواں آنکھوں اور پھیپھڑوں پر برا اثر ڈالتا ہے اور انسان کی صحت کو متاثر کرتا ہے۔ اگر انسان کی آنکھیں کام نہ کریں تو دنیا کی خوبصورتی اس کے کسی کام کی نہیں۔ کورونا کے دور میں ان لوگوں پر کورونا وائرس کے سنگین اثرات دیکھے گئے جن کے پھیپھڑے کمزور تھے۔ مضبوط پھیپھڑوں اور صحت مند روزمرہ کے معمولات والے لوگوں پر کورونا وائرس کا زیادہ اثر نہیں ہوا۔ کورونا کے دور میں مفت ایل پی جی سلنڈر فراہم کیے گئے۔ اگر سال 2016 میں پردھان منتری اجولا یوجنا ملک میں نافذ نہ ہوئی ہوتی تو کون جانتا ہے کہ اس وائرس سے کتنے لوگ مر چکے ہوتے۔ اس اسکیم نے بہت سے لوگوں کی جان بچائی ہے۔ پروگرام کو مرکزی وزیر مملکت برائے رہائش اور شہری معاملات جناب کوشل کشور نے بھی پروگرام کو خطاب کیا۔ اس موقع پر عوامی نمائندے، سینئر افسران اور دیگر معزز افراد موجود تھے۔

راج ناتھ سنگھ اور امریکی وزیر دفاع کی نئی دہلی میں ملاقات

وسیع دفاعی اور اسٹریٹجک امور پر ہوا تبادلہ خیال

نئی دہلی،10 نومبر (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے 10 نومبر 2023 کو نئی دہلی میں امریکی وزیر دفاع لائیڈ آسٹن کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کی۔ دونوں وزراء نے دفاعی اور اسٹریٹجک امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ بات چیت کے دوران دفاعی صنعتی تعاون کو فروغ دینے اور دفاعی نظام کو مشترکہ طور پر تیار کرنے کے لیے دونوں اطراف کی دفاعی صنعتوں کو اکٹھا کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ دونوں ممالک کے وزراء دفاع نے اہم شعبوں میں مشترکہ تحقیق کے ساتھ دفاعی ٹیکنالوجی کے تعاون کو آگے بڑھانے کے طریقوں اور ذرائع پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ہند، امریکی دفاعی صنعتی ماحولیاتی نظام، انڈس۔ ایکس کی پیش رفت کا جائزہ لیا، جسے اس سال جون میں شروع کیا گیا تھا اور اس کا مقصد ہندوستان اور امریکہ کی حکومتوں، کاروباری اداروں اور تعلیمی اداروں کے درمیان دفاعی صنعتی تعاون اور اسٹریٹجک ٹیکنالوجی پارٹنرشپ کو بڑھانا ہے۔ امریکی وزیر دفاع آسٹن نے کمبائنڈ میری ٹائم فورسز کی مکمل رکنیت میں توسیع کے ہندوستان کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ یہ ایک کثیر المقاصد ڈھانچہ ہے، جس کا صدر دفتر بحرین میں ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے امریکی ڈیفنس پی او ڈبلیو ایم آئی اے اکاؤنٹنگ ایجنسی مشن کے ایک حصے کے طور پر آسام سے برآمد ہونے والی کچھ اشیاء علامتی طور پر امریکی وزیر دفاع آسٹن کو حوالے کیا۔ ان اشیاء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکی افواج کے پیراشوٹ، یونیفارم اور ہوائی جہاز کے پرزے شامل ہیں۔ دونوں ممالک کے وزراء نے بات چیت کے اختتام پر اپنی ٹیموں کے لیے مستقبل کے مشترکہ کام کے لیے ایک ایجنڈا اختیار کیا۔

'ہندوتوا' کی حفاظت کے لیے گائیڈ لائن جاری کرنے کا مطالبہ کرنے والی عرضی سپریم کورٹ سے خارج

نئی دہلی۔ ہندوستان میں ہندوتوا کی حفاظت کے لیے گائیڈ لائن جاری کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی گئی تھی جس پر جمعہ کے روز سماعت ہوئی۔ عدالت عظمیٰ نے اس عرضی کو خارج کر دیا ہے اور عرضی دہندہ کے سامنے کچھ اہم باتیں بھی رکھی ہیں۔ دراصل عرضی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ سپریم کورٹ مرکزی حکومت کو ہدایت دے کہ وہ ہندوستان میں ہندوتوا کی حفاظت کے لیے گائیڈ لائن جاری کرے۔ جسٹس سنجے کشن کول کی صدارت والی بنچ نے اس عرضی سے متعلق کہا کہ "اس طرح تو کوئی کہے گا کہ اسلام کی حفاظت کریں، اور کوئی کہے گا کہ عیسائی مذہب کی حفاظت کریں۔" واضح رہے کہ عرضی اتر پردیش کے ایک باشندے نے داخل کی تھی۔ اس عرضی پر سماعت کرنے والی بنچ میں جسٹس سنجے کشن کول کے علاوہ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس احسان الدین امان اللہ بھی شامل تھے۔ بنچ نے عرضی دہندہ سے کہا کہ آپ کچھ کرتے ہیں یا آپ کچھ بناتے ہیں تو کوئی بھی آپ کو نہیں روک رہا ہے، لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سبھی ایسا کریں۔ سپریم کورٹ نے ان باتوں کے ساتھ ہی عرضی کو خارج کرنے کا اعلان کردیا۔

جنگ میں کوئی وقفہ نہیں، غزہ میں لڑائی جاری ہے: نیتن یاہو

یروشلم۔(ایجنسی) اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کا مطلب حماس کے سامنے ہتھیار ڈالنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینی غزہ کی پٹی میں زیر حراست قیدیوں کی رہائی کے بغیر کوئی جنگ بندی نہیں ہوگی۔ امریکی فاکس نیوز نیٹ ورک کے مطابق انہوں نے کہا کہ "ہم غزہ پر حکمرانی یا قبضہ نہیں کرنا چاہتے۔ غزہ میں حماس کے خلاف لڑائی جاری رہے گی، البتہ اس دوران عام شہریوں کے انخلاء کا راستہ شامل ہوگا"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہم نے جنگ کے لیے بغیر ٹائم ٹیبل کے اہداف مقرر کیے کیونکہ اس میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے"۔ دریں اثناء 'ایکسیس' کی رپورٹ کے مطابق امریکی حکام نے کہا ہے کہ اگر حماس کے قیدیوں کی رہائی کا معاہدہ ہوتا ہے تو اسرائیل جنگ بندی کو بڑھانے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ واشنگٹن اسرائیل کو جنگ بندی پر مجبور کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ امریکی دباؤ نے اسرائیل کو غزہ میں لڑائی کی "حکمت عملی کی تبدیلی" کرنے پر راضی کیا۔ وائٹ ہاؤس نے کہا کہ اسرائیل نے جمعرات سے شمالی غزہ میں روزانہ چار گھنٹے کے لیے کارروائیاں روکنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ رائٹرز کے مطابق وائٹ ہاؤس میں قومی سلامتی کے ترجمان جان کربی نے کہا کہ یہ تعطل لوگوں کو دو انسانی راہداریوں کے ذریعے نکلنے کا موقع دے گا اور یہ پہلا اہم قدم ہے۔

حماس کو ختم کرنا مشکل بہت ہے: اسرائیلی اپوزیشن لیڈر

یروشلم۔(ایجنسی) اسرائیلی اپوزیشن لیڈر یائر لیپڈ نے جمعرات کو کہا ہے کہ حماس کو ختم کرنا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے العربیہ اور الحدث کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ دو ریاستی حل کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم مغربی کنارے میں کسی بے گناہ کو نقصان پہنچانا قبول نہیں کرتے"۔ فلسطین کی وزارت صحت نے کہا کہ جمعرات کو مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 18 فلسطینی جاں بحق ہوگئے، جن میں سے 14 کی موت جنین شہر میں فوجی آپریشن کے دوران ہوئی۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق 2005ء کے بعد مغربی کنارے میں جنین میں فوجی آپریشن نے سب سے زیادہ جانیں لی ہیں۔ 7 اکتوبر کو اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ کے آغاز کے بعد سے جنوبی اسرائیل پر حماس کے غیر مسبوق حملے کے بعد مشرقی یروشلم اور اس کے پرانے شہر سمیت مغربی کنارے میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

بہار: 75 فیصد ریزرویشن کو قانون ساز کونسل سے بھی ملی منظوری!

بہار میں 75 فیصد ریزرویشن کا راستہ ہموار ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ ریزرویشن بل اسمبلی کے بعد قانون ساز کونسل سے بھی پاس ہو گیا ہے جو کہ ریزرویشن کا مطالبہ کر رہے لوگوں کے لیے خوش آئند ہے۔ نتیش حکومت نے ذات پر مبنی ریزرویشن کو 50 فیصد سے بڑھا کر 65 فیصد کرنے کی تجویز کو مقننہ کے دوسرے ایوان یعنی قانون ساز کونسل سے منظور کرانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اس طرح حکومت اب مجموعی ریزرویشن کی حد 75 فیصد کرنے کی سمت میں مزید ایک قدم آگے بڑھ گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بل میں او بی سی، ایس سی، ایس ٹی اور انتہائی پسماندہ طبقات کے لیے 65 فیصد ریزرویشن اور ای ڈبلیو ایس طبقہ کے لیے 10 فیصد کا ریزرویشن کیے جانے کا التزام ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 75 فیصد ریزرویشن کو یقینی بنائے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ بی جے پی نے اس بل کی حمایت تو کی ہے لیکن اس میں انتہائی پسماندہ طبقہ کے لیے ریزرویشن مزید بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مقننہ کے سرمائی اجلاس کے آخری دن جمعہ کو قانون ساز کونسل میں ریاستی عہدوں و خدمات کی اسامیوں سے متعلق ریزرویشن ترمیمی بل 2023 پر بحث ہوئی۔ بی جے پی نے اس بحث کے دوران نتیش حکومت سے انتہائی پسماندہ طبقہ کے لیے ریزرویشن مزید بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ موجودہ بل میں انتہائی پسماندہ طبقہ کا کوٹہ بڑھا کر 25 فیصد کیے جانے کی تجویز ہے، جبکہ بی جے پی اس میں مزید اضافہ چاہتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ نتیش حکومت نے بھلے ہی مقننہ کے دونوں ایوانوں سے ریزرویشن بل آسانی سے پاس کرا لیا، لیکن 75 فیصد کی نئی حد اتنی آسانی سے نافذ نہیں ہونے والی۔ اس بل کو نتیش حکومت گورنر کی منظوری کے لیے بھیج سکتی ہے۔ گورنر اس پر از سر نو غور کرنے کے لیے حکومت کو واپس بھیج سکتے ہیں، یا پھر مرکزی حکومت سے اس پر مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ کچھ سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ نتیش حکومت اس بل کو براہ راست مرکزی حکومت کو بھیج کر صدر جمہوریہ سے منظوری طلب کر سکتی ہے۔ اس کے لیے آئین میں ترمیم کی بھی ضرورت ہوگی۔ ایسا اس لیے کیونکہ تمل ناڈو کو چھوڑ کر ابھی تک کوئی بھی ریاست ریزرویشن کی حد 50 فیصد سے اوپر کرانے میں کامیاب نہیں ہو پایا ہے۔ سپریم کورٹ کی گائیڈ لائن کے مطابق ذات پر مبنی ریزرویشن 50 فیصد سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

فضائی آلودگی: دہلی حکومت کو سپریم کورٹ کی پھٹکار

6 سال سے باتیں جاری، ہم نتائج چاہتے ہیں

نئی دہلی: دہلی میں بڑھتی فضائی آلودگی کے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے دہلی حکومت کو پھٹکار لگائی۔ عدالت نے کہا، "آپ گزشتہ 6 سال سے مسلسل بات کر رہے ہیں، جب کہ ہمیں مسئلے کا حل چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ ہر سال حکومتیں عدالت کی مداخلت کے بعد ہی کچھ کرتی نظر آتی ہیں۔ ہم 6 سال سے اس مسئلے پر بات کر رہے ہیں لیکن یہ مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آ رہا!" عدالت نے مزید کہا، آج (10 نومبر) دہلی میں بارش ہوئی ہے، شاید خدا نے لوگوں کی دعائیں سن لیں اور مدد بھیج دی! اس پر حکومت کا شکریہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ پنجاب میں پرالی جلانے کی دلیل سنتے ہوئے عدالت نے کہا کہ دھان کی کاشت کی وجہ سے پنجاب میں زیر زمین پانی کی سطح مسلسل گر رہی ہے۔ ہم ایک اور صحرا نہیں دیکھنا چاہتے۔ وہاں دھان کے بجائے کسی اور فصل کے لیے حوصلہ افزائی کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ طاق و جفت معاملہ کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ ہم نے پوچھا تھا کہ کیا دوسری ریاستوں سے دہلی آنے والی ٹیکسیوں پر کچھ وقت کے لیے پابندی لگ سکتی ہے؟ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ ٹیکسیوں کے لیے بھی طاق و جفت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمارے حکم کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اپنا بوجھ عدالت پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ گاڑیوں سے ہونے والی آلودگی 17 فیصد ہے۔ آپ کی منصوبہ بندی اس پر بہت کم اثر رکھتی ہے۔ اگر آپ یہ کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، تاکہ کل یہ نہ کہا جائے کہ سپریم کورٹ کے حکم سے آلودگی کم نہیں ہو رہی۔ سچ یہ ہے کہ لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔

مشہور جدید طرز کے افسانہ نگار انور قمر کا انتقال

ممبئی 10 نومبر (یو این آئی) اردو کے سینئر اور جدید طرز افسانہ نگار انور قمر گزشتہ روز انتقال کر گئے۔ ان کی تدفین بعد نماز ظہر شمال مغربی ممبئی کے اندھیری چار بنگلہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ انتقال کے وقت وہ ۸۰ برس کے تھے۔ انہوں نے افسانہ نگاری میں کہانی کی واپسی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے افسانوں کے چار مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ انور قمر ۷۰ کے عشرے میں بطور افسانہ نگار ادبی دنیا سے متعارف ہوئے۔ انور قمر چند سال قبل تک اور کوویڈ سے پہلے ادبی محفلوں کی زینت بنے رہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان کا پہلا افسانہ بعنوان نروان ۱۹۷۰ء میں رسالہ تحریک میں شائع ہوا تھا۔ آٹھ برس انتظار کے بعد ان کا پہلا افسانوی مجموعہ چاندنی کے سپرد ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ۲۰۰۸ء تک مزید تین اور افسانوی مجموعے شائع ہوئے۔ انور قمر کا مجموعہ چوپال میں سنا ہوا قصہ ۱۹۸۴ء میں کلر بلائنڈ، ۱۹۹۰ء میں اور جہاز پر کیا ہوا؟ ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا۔ ان چار مجموعوں میں تقریباً ۶۰ افسانے شامل ہیں جن کا موضوعاتی تنوع انور قمر کی قوت مشاہدہ کی پختگی اور ذہنی اپج کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ انور قمر کے افسانوں میں انسانی زندگی کے متنوع اور متعدد روپ عمر، جنس اور سماجی پس منظر کے اختلاف اور اس اختلاف سے وابستہ تقاضوں کو منعکس کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

مرکز نے ڈیجیٹل ایڈورٹائزنگ پالیسی 2023 کو دی منظوری

نئی دہلی،10 نومبر (یو این آئی) اطلاعات و نشریات (آئی اینڈ بی) کی وزارت نے حکومت کی اشتہاری شاخ سنٹرل بیورو آف کمیونیکیشن (سی بی سی) کو ڈیجیٹل میڈیا اسپیس میں مہم چلانے کے قابل اور بااختیار بنانے کے لئے ڈیجیٹل اشتہارات کی پالیسی 2023 کو منظوری دے دی ہے۔ نئی پالیسی نے سی بی سی کو او ٹی ٹی اور ویڈیو آن ڈیمانڈ اسپیس میں ایجنسیوں اور تنظیموں کو درج فہرست کرنے کے قابل بنایا ہے۔ آئی بی کی وزارت نے جمعہ کو ایک میڈیا ریلیز میں کہا، "یہ پالیسی ابھرتے ہوئے منظر نامے اور میڈیا کی کھپت کی بڑھتی ہوئی ڈیجیٹلائزیشن کے جواب میں مرکزی حکومت کی مختلف اسکیموں، پروگراموں اور پالیسیوں کے بارے میں معلومات نشر کرنا اور بیداری پیدا کرنے کے سی بی سی کے مشن میں ایک اہم لمحے کی نشاندہی کرتا ہے۔ مرکزی حکومت کی ڈیجیٹل ایڈورٹائزنگ پالیسی کچھ بڑی ریاستوں بشمول مدھیہ پردیش اور راجستھان میں اسمبلی انتخابات کے درمیان آئی ہے۔ اس کے علاوہ عام انتخابات اگلے سال کے اوائل میں ہونے والے ہیں۔ سی بی سی وزارت اطلاعات و نشریات کے تحت کام کرتا ہے اور ملک میں مختلف سرکاری پروگراموں، اسکیموں اور پالیسیوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور معلومات پھیلانے کا ذمہ دار ہے۔ سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈیجیٹل اسپیس میں وسیع کسٹمر بیس، ڈیجیٹل اشتہارات کے ذریعے ٹکنالوجی سے چلنے والے پیغام رسانی کے اختیارات کے ساتھ، شہریوں پر مبنی پیغام رسانی کی مؤثر ترسیل میں سہولت فراہم کرے گا، جس کے نتیجے میں عوام پر مبنی مہموں میں کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ وزارت نے کہا، "حالیہ برسوں میں، جس طرح سے ناظرین میڈیا کو استعمال کرتے ہیں، اس میں ڈیجیٹل اسپیس کی طرف ایک اہم تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔

'میں کسی کا غلام نہیں'، انتخابی سیاست چھوڑنے کے بعد بی جے پی اعلیٰ کمان پر برسے سدانند گوڑا

کرناٹک۔ کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ اور بنگلورو شمال سے رکن پارلیمنٹ ڈی وی سدانند گوڑا انتخابی سیاست چھوڑنے کا اعلان کرنے کے دوسرے دن آج بی جے پی اعلیٰ کمان کے مایوس کن رویہ پر خوب برسے۔ انھوں نے پارٹی کو جلد اپوزیشن کا لیڈر منتخب کرنے اور ریاستی یونٹ کو اعتماد میں لینے کا مشورہ دیا۔ گوڑا نے بنگلورو میں کہا کہ "میں مرکزی لیڈران سے کرناٹک ریاست کے لیڈروں کو بھروسے میں لینے کی گزارش کرتا ہوں۔" سدانند گوڑا نے کہا کہ "ہم اسمبلی انتخاب میں بھلے ہی ہار گئے ہوں، لیکن لوک سبھا انتخاب میں ہم پارٹی کے لیے دوہری جیت یقینی کریں گے۔ برائے کرم ریاستی لیڈروں کو اعتماد میں لیں۔ ریاست کا دورہ نہ کرنے اور اپوزیشن لیڈر کا انتخاب نہ کرنے کا فیصلہ درست نہیں ہے۔ پارٹی اعلیٰ کمان کو ریاست میں جلد اپوزیشن لیڈر کا انتخاب کرنا چاہیے۔" انتخابی سیاست سے سبکدوشی کے بارے میں بولتے ہوئے سدانند گوڑا نے کہا کہ انتخابی سیاست سے کنارہ ہونے کا فیصلہ کسی دباؤ میں نہیں لیا گیا۔

پنجاب کے گورنر مقننہ کے منظور شدہ زیر التواء بل پر فیصلہ کریں: سپریم کورٹ

نئی دہلی،10 نومبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جون میں منعقدہ پنجاب اسمبلی کے اجلاس کو آئینی طور پر درست قرار دیتے ہوئے جمعہ کے روز گورنر بنواری لال پروہت کو زیر التواء بل پر جلد فیصلہ لینے کی ہدایت دی اور کہا کہ گورنر اسمبلی کے اجلاس کے جواز پر کوئی شک نہیں کر سکتے ہیں۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس جے بی پاردی والا اور منوج مشرا کی بنچ نے کہا کہ گورنر کے پاس جون میں منعقد ہونے والے قانون ساز اسمبلی کے اجلاس کے جواز پر شک کرنے کی کوئی آئینی بنیاد نہیں ہے۔ بنچ نے 19 اور 20 جون کو منعقدہ اسمبلی کی خصوصی نشست کو اس سال مارچ میں منعقد ہونے والے بجٹ اجلاس کی توسیع قرار دیتے ہوئے کہا کہ گورنر کو منظوری کے لیے پیش کیے گئے بل پر فیصلہ لینے کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔ بنچ نے کہا کہ جون میں ایوان کا اجلاس بلانا پنجاب اسمبلی کے طریقہ کار اور کام کاج کے رول 16 کے دائرہ کار میں ہے۔ پنجاب حکومت کی طرف سے پیش ہوئے، سینئر ایڈوکیٹ ابھیشیک منو سنگھوی نے دلیل دی کہ گورنر نے جون میں اجلاس منعقد کرنے کے اسپیکر کے فیصلے کے جواز پر شک کیا۔ اس پر بنچ نے پوچھا، گورنر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے ہم اس سے خوش نہیں ہیں۔

اسرائیلی فوج کے ایک بار پھر اسپتالوں پر حملے

،القدس، شفا اور العودہ اسپتال پر برسے بم، اسرائیل سے ابھی کوئی معاہدہ نہیں، حماس کی وضاحت، ترکیہ کی غزہ کو امداد جاری

غزہ، 10 نومبر (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے غزہ میں ایک بار پھر اسپتالوں کو نشانہ بنایا جس میں بچے سمیت 6 افراد شہید ہوگئے۔ فلسطینی ہلال احمر کے مطابق اسرائیل نے تل الہوا کے علاقے میں القدس اسپتال کے اطراف شدید بمباری کی، اسپتال میں عملہ، مریض اور 14 ہزار سے زیادہ بے گھر افراد موجود ہیں۔ ڈائریکٹر العودہ اسپتال نے کہا کہ اسپتال پر بمباری سے اسٹاف زخمی اور اسپتال کی سہولیات کو کافی نقصان پہنچا، ہمیں طبی خدمات کی فراہمی جاری رکھنے میں بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ خلیجی میڈیا کے مطابق الشفا جنرل اسپتال کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ جمعہ کو الشفا اسپتال پر اسرائیلی بمباری سے کم از کم 6 افراد شہید ہوئے جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔ فلسطینی میڈیا کا کہنا ہے کہ نابلس کے مشرق میں عسکر کیمپ میں فلسطینی مزاحمت کاروں کا قابض فوج سے تصادم ہوا، قابض اسرائیلی فوج نے رام اللہ کے شمال میں الجلازون کیمپ پر دھاوا بول دیا، مزاحمت کاروں نے قابض اسرائیلی افواج کو دھماکہ خیز مواد سے نشانہ بنایا، قابض فوج نے بیت اللحم میں عدہ کیمپ پر دھاوا بولا۔ فلسطینی میڈیا کے مطابق متعدد زخمی انڈونیشیا اسپتال پہنچے لیکن اسرائیلی فوجی طیاروں نے انڈونیشیا کے اسپتال کے اطراف بھی بمباری کی، انڈونیشیا کے اسپتال کے سامنے رہائشی اپارٹمنٹس کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ علاوہ ازیں اسرائیلی فورسز نے جمعہ کو علی الصبح مقبوضہ بیت المقدس کے قریب سرچ آپریشن کیا جس میں ایک فلسطینی شہری کو حراست میں لیا گیا۔ اسرائیلی فورسز نے ہزما ٹاؤن میں متعدد گھروں کو بھی نقصان پہنچایا جب کہ سرچ آپریشن کے دوران آنسو گیس کا بھی استعمال کیا گیا۔ فلسطینی پر ایک ماہ سے جاری اسرائیلی حملوں میں شہید فلسطینیوں کی تعداد 11 ہزار کے قریب پہنچ گئی اور 28 ہزار سے زائد افراد زخمی ہیں جب کہ 15 لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں حماس رہنما اسماعیل ہنیہ کے سیاسی مشیر طاہر النونو کا نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل سے ابھی کوئی معاہدہ نہیں ہوا، تاہم بات چیت جاری ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق حماس عہدیدار نے اپنے بیان میں اس حوالے سے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ دوسری جانب امریکہ کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے غزہ میں روزانہ 4 گھنٹے کی جزوی جنگ بندی پر حامی بھر لی ہے۔ ترجمان وائٹ ہاؤس جان کربی کا کہنا ہے کہ اسرائیل شمالی غزہ میں روزانہ 4 گھنٹے کے لیے جنگ بندی کرے گا، جزوی جنگ بندی سے یرغمالیوں کی رہائی میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ جزوی جنگ بندی کا عمل آج سے ہی شروع ہوگا، اسرائیل روزانہ تین گھنٹے پہلے جنگ بندی کے وقت کا تعین کرے گا۔ ترجمان وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ غزہ میں جزوی جنگ بندی پر پیشرفت قطر میں ملاقاتوں کا نتیجہ ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیل کی غزہ پر 34 ویں روز بھی وحشیانہ بمباری جاری ہے جس کے نتیجے میں شہید فلسطینیوں کی تعداد 10 ہزار 812 ہوگئی ہے۔ اسرائیل کی بربریت کے نتیجے میں 4 ہزار 300 سے زائد بچے شہید اور ہزاروں فلسطینی لاپتا ہیں اسرائیلی فوج نے 7 اکتوبر سے اب تک 12 ہزار اہداف کو نشانہ بنایا۔ غزہ کے لیے فراہم کی جانے والی صحت کی سب سے بڑی امداد ازمیر سے روانہ ہوگئی ہے۔ ترکیہ نے ہنگامی صحت کی خدمات کے لیے مکمل طور پر لیس فیلڈ ہسپتال اور 20 ایمبولینسیں مخطے روانہ کی ہیں۔ وزیر صحت فخر الدین قوجہ نے اعلان کیا کہ یہ جہاز، طبی سامان اور جنریٹرز کے کل 51 کنٹینرز اور 20 مکمل لیس ایمبولینسوں کے ساتھ، ازمیر السنجاک بندرگاہ سے مصر کے لیے روانہ ہوگیا ہے۔ روانہ کیے جانے والے سازوسامان میں صحت سے متعلق امدادی سامان میں آپریٹنگ روم اور انتہائی نگہداشت کے یونٹوں کے ساتھ مکمل طور پر لیس فیلڈ ہسپتال، ہر قسم کے موسمی حالات کے خلاف مزاحم، اور مکمل طور پر لیس انفلیبل قسم کے فیلڈ ہسپتال، نیز ان میں استعمال ہونے والی طبی ادویات اور طبی استعمال کی اشیاء شامل ہیں۔ امدادی جہاز کل العریش بندرگاہ پر پہنچنے کی توقع کی جا رہی ہے۔ وزیر صحت فخر الدین قوجہ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ 8 کارگو طیارے جن میں ادویات، طبی استعمال کی اشیاء، طبی آلات اور جنریٹرز شامل ہیں اس سے قبل ال آریش ہوائی اڈے پر پہنچ چکے ہیں۔ ترکیہ نے اس سے قبل 230 ٹن امدادی سامان ہوائی جہاز کے ذریعے مخطے روانہ کیا ہے۔ حماس کے عسکری ونگ، قسام بریگیڈز نے 7 اکتوبر کو اسرائیل پر "طوفان اقصیٰ" کے نام سے بڑا حملہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں اسرائیلی فوج نے جنگی طیاروں سے غزہ کی پٹی کے خلاف آہنی تلواروں کا آپریشن شروع کیا ہے۔

غزہ میں بچوں اور شہری ہلاکتوں کا معاملہ اسرائیل سے اٹھاتے رہیں گے: امریکہ

واشنگٹن، 10 نومبر (یو این آئی) امریکی محکمہ خارجہ کے نائب ترجمان ویدانت پٹیل کا کہنا ہے کہ غزہ میں بچوں اور شہری ہلاکتوں کا معاملہ براہ راست اسرائیلی شراکت داروں سے اٹھاتے رہیں گے۔ تفصیلات کے مطابق واشنگٹن میں امریکی محکمہ خارجہ کے نائب ترجمان ویدانت پٹیل کی پریس کانفرنس کے دوران صحافی نے سوال کیا اسرائیل دفاع کی آڑ میں معصوم بچوں سمیت فلسطینیوں کو قتل کر رہا ہے؟ جس پر ترجمان امریکی محکمہ خارجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ امریکی حکومت کے تمام حلقوں نے اخلاقی اعتبار سے اپنے بیانات جاری رکھے، غزہ میں بچوں اور شہری ہلاکتوں کا معاملہ براہ راست اسرائیلی شراکت داروں سے اٹھاتے رہیں گے۔ صحافی نے سوال کیا کہ وزیر خارجہ کے دورہ بھارت پر کیا سکھ رہنما کے قتل کی تحقیقات پر بات ہوگی؟ تو ویدانت پٹیل نے بتایا کہ اس معاملے پر بھارتی اور کینیڈین شراکت داروں سے بات چیت جاری ہے، یہ وہ معاملہ ہے جس پر ہم ہندوستان اور کینیڈا میں بات چیت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یاد رہے ترجمان وائٹ ہاؤس جان کربی کا کہنا تھا کہ اسرائیل نے غزہ میں روزانہ 4 گھنٹے کی جزوی جنگ بندی پر حامی بھر لی ہے، جزوی جنگ بندی سے یرغمالیوں کی رہائی میں مدد ملے گی۔ انھوں نے بتایا کہ جزوی جنگ بندی کا عمل آج سے ہی شروع ہوگا، اسرائیل روزانہ تین گھنٹے پہلے جنگ بندی کے وقت کا تعین کرے گا۔

اتحادیوں کے دباؤ کے بعد اسرائیلی وزیراعظم کا غزہ پر قبضے کے بیان پر یوٹرن

تل ابیب، 10 نومبر (یو این آئی) امریکہ سمیت دیگر اتحادی ممالک کے دباؤ کے بعد اسرائیلی وزیراعظم نے غزہ کی پٹی پر قبضے کے ارادے پر یوٹرن لیا ہے۔ جیو نیوز کے مطابق ایک ٹی وی انٹرویو کے دوران اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے کہا کہ ہم حماس سے جنگ کے بعد غزہ پر قبضے یا حکومت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اسرائیلی وزیراعظم کے مطابق ہمارا قبضے کا کوئی ارادہ نہیں مگر غزہ میں کسی قابل اعتماد طاقت کی ضرورت ہے تاکہ حماس کے خطرے کو دوبارہ ابھرنے سے روکا جاسکے۔ رواں ہفتے ہی ایک انٹرویو میں بن یامین نیتن یاہو نے کہا تھا کہ حماس کے ساتھ جنگ کے بعد اسرائیل غزہ پٹی کی غیر معینہ مدت کے لیے سلامتی کی مجموعی ذمہ داری سنبھالے گا۔ اسرائیلی وزیراعظم کا غزہ کی پٹی پر قبضے کا منصوبہ، یرغمالیوں کی رہائی تک جنگ بندی کا امکان مسترد کردیا اس بیان کے بعد امریکہ سمیت مغربی ممالک نے اسرائیل پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تھا کہ اس طرح کا اقدام قابل قبول نہیں ہوگا۔ اب نئے انٹرویو میں اسرائیلی وزیراعظم کا کہنا تھا کہ ہم غزہ پر قبضے یا اس پر حکمرانی کے خواہشمند نہیں۔ بن یامین نیتن یاہو نے کہا کہ اس خطے میں ایک سویلین حکومت کی ضرورت ہے، مگر ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ 7 اکتوبر جیسے حملے مستقبل میں نہ ہوسکیں۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب امریکہ اور اسرائیل نے غزہ پر حملوں میں روزانہ 4 گھنٹے کے وقفے پر اتفاق کیا تاکہ جنگ زدہ علاقے سے لوگوں کا محفوظ انخلا ہوسکے۔ امریکی صدارتی دفتر وائٹ ہاؤس کے مطابق غزہ کے لوگوں کو 2 انسانی راہداریاں فراہم کی جائیں گی، اسرائیل نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وقفے کے دوران کوئی فوجی کارروائی نہیں کرے گا، شمالی غزہ میں روزانہ 4 گھنٹے کے وقفے پر عمل درآمد 10 نومبر سے ہوگا۔ وائٹ ہاؤس کا کہنا تھا کہ غزہ میں ضرورت کے مطابق یہ وقفے روزانہ کی بنیادوں پر چاہتے ہیں، اسرائیل کم از کم تین گھنٹے پہلے وقفے کا اعلان کرے گا۔ مگر وائٹ ہاؤس کے بیان کے کئی گھنٹوں بعد بھی ایسے آثار نظر نہیں آئے جن سے عندیہ ملتا ہو کہ اسرائیل چند گھنٹوں کے لیے بمباری روکنے کے لیے تیار ہے۔ غزہ میں اسرائیل نے اسپتالوں کے قریب یا ان پر بمباری کی جس سے وہاں کا نظام صحت مزید کمزور ہوگیا۔ فلسطینی حکام نے بتایا کہ اسرائیل نے تل الہوا کے علاقے میں القدس اسپتال کے اطراف شدید بمباری کی، اسپتال میں عملہ، مریض اور 14 ہزار سے زیادہ بے گھر افراد موجود ہیں۔ اسرائیلی فوج کے ایک بار پھر اسپتالوں پر حملے، القدس، شفا اور العودہ اسپتال پر بم برسادیے الشفا جنرل اسپتال کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ جمعہ کو الشفا اسپتال پر اسرائیلی بمباری سے کم از کم 6 افراد شہید ہوئے جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔ اسی طرح اسرائیلی فوجی طیاروں نے انڈونیشیا کے اسپتال کے اطراف بھی بمباری کی، انڈونیشیا کے اسپتال کے سامنے رہائشی اپارٹمنٹس کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دوسری جانب النصر چلڈرن اسپتال اور الرنتیسی بھی اسرائیلی حملوں کا نشانہ بنے ہیں۔ خیال رہے کہ اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں غزہ میں 10 ہزار 800 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ ہزاروں افراد زخمی ہیں جن میں سے بیشتر کو علاج کی سہولیات دستیاب نہیں۔

اسرائیلی فوج نے دو فلسطینیوں کے مکانوں کو دھماکے سے اڑا دیا

رام اللہ، 10 نومبر (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے میں دو فلسطینی قیدیوں کے گھر کو دھماکہ خیز مواد سے تباہ کر دیا۔ اسرائیلی فوج نے صبح سویرے مغربی کنارے کے شہر ہیبرون کے قصبے ذورا پر بڑی تعداد میں فوجیوں کے ساتھ چھاپہ مارا اور کچھ مکانات کا محاصرہ کرلیا۔ اسرائیلی فوج کے ایک تکنیکی گروپ نے دورا میں فلسطینی اسیران محمد الشانطیر اور صقر الشانطیر کے گھروں میں بھی دھماکہ خیز مواد نصب کیا۔ اسی عمارت کی پہلی اور دوسری منزل پر واقع مکانوں کی دیواریں دھماکہ خیز مواد سے تباہ کردی گئیں۔ اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے فلسطینیوں اور اسرائیلی فوجیوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی، جبکہ اسرائیلی فوجیوں نے اصلی اور ربڑ کی گولیوں کے ساتھ ساتھ گیس بموں کا بھی استعمال کیا جبکہ فلسطینی نوجوانوں نے جوابی پتھراؤ بھی کیا۔ محمد الشانطیر اور صقر الشانطیر کو اگست 2023 میں مبینہ طور پر ایک مسلح حملے کے ذمہ دار ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا جس میں ایک اسرائیلی خاتون ہلاک اور دوسری زخمی ہوئی تھی۔ اسرائیلی قوتیں ان فلسطینیوں کو سزا دیتی ہیں جن پر حملے کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے اور انہیں حراست میں لے کر قید کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی ان کے گھروں کو مسمار کردیا جاتا ہے۔

الیکشن کے حوالے سے اب کسی کو شبہ نہیں ہونا چاہیے: مرتضیٰ سولنگی

اسلام آباد: نگران وزیر اطلاعات مرتضیٰ سولنگی نے کہا ہے کہ انتخابات الیکشن کمیشن کی ذمے داری ہے اور وہ ضرور پوری کریں گے، وہ آئین و قانون کے تحت ذمے داری پوری کررہے ہیں، انتخابات کی تاریخ آچکی ہے اور اب کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ اسلام آباد کے نیشنل پریس کلب میں سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مرتضیٰ سولنگی نے کہا کہ ہم صحافی غیر جانبدار نہیں ہیں بلکہ ہماری جمہوریت کے ساتھ جانبداری ہے، آئین اور قانون کی حکمرانی کے ساتھ بھی جانبداری ہے لیکن انتخابی دوڑ میں ہمارا کوئی گھوڑا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح سے نگران حکومت کی اخلاقی اور قانونی ذمے داری ہے کہ وہ اس دوڑ میں کسی ایک جماعت یا کسی امیدوار کی طرفداری یا مخالفت نہ کریں، اسی طرح ہم صحافیوں کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ اس پورے انتخابی عمل کی ہم ایماندارانہ رپورٹنگ کریں اور کہیں ہماری رپورٹنگ میں یہ نظر نہ آئے کہ ہمارا جھکاؤ کسی ایک امیدوار یا جماعت کی طرف ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ کا کام خبر دینا ہے لیکن یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ آپ خبر بن جائیں، کچھ خبریں بنی ہیں اور جن میں سے کچھ بہت تکلیف دہ ہیں جن میں ایک جان محمد مہر کا ذکر کیا، میری کئی دفعہ وزیراعلیٰ سندھ سے بات ہوئی، اب یہ بات قابل قبول نہیں کہ فلاں کچے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور فلاں جگہ چھپے ہوئے ہیں، یہ ریاست کے لیے فخر کی بات نہیں ہے۔ وزیراطلاعات نے کہا کہ اگر آپ کا کوئی نائب اصد یا پولیس افسر یا ضلعی انتظامیہ کا فرد اغوا ہو جائے تو تمام تر کوشش کے بعد آپ اسے چھڑاتے ہیں کہ نہیں چھڑاتے ہیں، تو پھر صحافی کا بھی اگر کسی نے قتل کیا ہے تو اسے پکڑنا حکومت اور ریاست کی ذمے داری ہے اور میں افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ جان محمد مہر کے قاتل اندھے ہیں اور میں پوری کوشش کروں گا کہ ان کے قاتل پکڑے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نگران حکومت، اس کے ادارے اور چاروں صوبائی حکومتیں ہم پوری کوشش کریں کہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر عمل کریں اور اگر اس طرح کے واقعات کے بارے میں فوری الرٹ کرنے کے حوالے سے کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے تو ہم کوئی ایسا سیٹ اپ بنالیں، آج کے ڈیجیٹل ارینا میں یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ الیکشن کے حوالے سے اب کسی کو کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے، ہم تو شروع سے ہی کہہ رہے ہیں کہ انتخابات الیکشن کمیشن کی ذمے داری ہے اور وہ ضرور پوری کریں گے، وہ آئین وقانون کے تحت ذمے داری پوری کررہے ہیں اور حلقہ بندیوں کا آخری مرحلہ تیزی سے جاری ہے، انتخابات کی تاریخ آچکی ہے اور اب کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ مرتضیٰ سولنگی نے کہا کہ ہماری ذمے داری ہے کہ آنے والے الیکشن میں لوگوں تک حقائق پہنچائیں، لوگوں کے مسائل کو اجاگر کریں اور امیدوار اور جماعتیں لوگوں کے مسائل پر کوئی حل تجویز کریں اور لوگ بہتر فیصلہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ آپ کروڑوں روپے کے بجٹ سے چینل بناتے ہیں، آپ مارکیٹ میں پہلے سے برسر روزگار لوگوں کو لا رہے لیے دے کر بعض اوقات موجودہ تنخواہوں اور مراعات سے دوگنا پیشکش کرکے وہاں سے ہٹاتے ہیں اور ایک دو ہفتے بعد ان کو ردی کی نوکری میں پھینک دیتے ہیں، یہ لوگ اس لائق نہیں کہ آپ ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک کریں اور نہ ہی آئین اور قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ انہوں نے صحافتی تنظیموں اور متاثرین سے کہا کہ وہ اس کے خلاف درخواستیں دیں تاکہ چیئرمین پیمرا اور پیمرا اتھارٹیز کے ساتھ مل کر ان کا احتساب کریں کیونکہ یہ نہیں ہوسکتا کہ محنت کش صحافی کے گھروں کے چولہے بند کریں اور نگران حکومت خاموشی سے اس کا تماشا دیکھے۔

جمہوری حکومت معاشی استحکام لاتی ہے: امریکی عہدیدار

امریکی محکمہ خارجہ میں پاکستانی امور کی نگرانی کرنے والی ایک اعلیٰ امریکی اہلکار الزبتھ ہورسٹ نے جمہوریت اور معاشی استحکام کے درمیان باہمی ربط کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ اپنے عوام کی منشا کے مطابق بننے والی حکومت معاشی اصلاحات کے نفاذ کے لیے بہت موزوں ہے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق رواں ہفتے واشنگٹن میں منعقدہ اٹلانٹک کونسل میں سیکنڈ اینول پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کی مطابقت استحکام کی بنیاد کے طور پر عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرتی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ میں ساؤتھ ایشین بیورو کی ڈپٹی اسسٹنٹ سیکریٹری الزبتھ ہورسٹ نے تسلیم کیا کہ پاکستان کو غیر معمولی معاشی چیلنجز کا سامنا ہے، ساتھ ہی انہوں نے معیشت کو بہتر بنانے کے لیے اہم اصلاحات کرنے پر حکومت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ امریکا، حکومت کی جانب سے کی گئی تمام اسٹرکچرل اصلاحات کی حمایت کرتا ہے کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ پاکستان کو پائیدار، طویل مدتی معاشی ترقی کی راہ پر گامزن کریں گی جو اس کی نوجوان اور پرجوش آبادی کی ترقی کا باعث بنیں گی۔ واشنگٹن میں موجود ولسن سینٹر میں جنوبی ایشیائی امور کے ماہر مائیکل کوگلمین نے فروری میں ہونے والے آئندہ انتخابات میں کسی بھی تاخیر سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تاخیر پہلے ہی زبوں حالی کا شکار معیشت کو مزید کمزور کرسکتی ہے۔ ان کی جانب سے یہ بیان واشنگٹن کے کیپٹل ہل میں نیشنل ریپبلکن کلب میں پاکستان کی معاشی مشکلات کے حوالے سے منعقدہ ایک اور سیمینار کے دوران دیا گیا۔ ورلڈ بینک گروپ کے سابق صدر ڈیوڈ مالپاس نے قومی معیشت کو وسعت دینے کے لیے پاکستانی خواتین کو بااختیار بنانے کی ضرورت پر زور دیا، انہوں نے خواتین کو بااختیار بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے معیشت میں ان کے اہم کردار کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ شادی اور بچے بعد میں، پہلے تعلیم اور کام ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے پر توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ انہوں نے ریپبلکن کلب کے سیمینار میں اپنے خطاب کے دوران پاکستان کے بڑھتے قرضوں کو اس کی معیشت پر اہم بوجھ قرار دیا اور ملک کے ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے اور غیر ملکی زرمبادلہ سے متعلق مسائل کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آئی ایم ایف کے ایک سابق عہدیدار عاصم حسین نے زور دیا کہ خواتین کو تعلیم دینے اور قومی معیشت کو دوبارہ پٹری پر لانے کے لیے ٹیکنالوجی کے لحاظ سے ماہر افرادی قوت تیار کرنے کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا کہ تعلیم کے بغیر مجھے کوئی امید نظر نہیں آتی۔ واشنگٹن میں ایک نجی فرم کے تجزیہ کار آغا عدیل نے استدلال کیا کہ پاکستان میں رائج تعلیمی نظام سے صرف اشرافیہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے، انہوں نے کہا کہ جب تک رائج نظام تعلیم کو تبدیل نہیں کیا جاتا پاکستان اپنے عوام کو تعلیم نہیں دے سکے گا۔

بائیڈن انتظامیہ نے اسرائیل پالیسی پر نالاں امریکی سفارت کاروں کو طلب کرلیا

واشنگٹن، 10 نومبر (یو این آئی) امریکی محکمہ خارجہ نے بائیڈن کی اسرائیل پالیسی سے خفا ہوکر غزہ جنگ سے متعلق پالیسی پر تنقید کرنے والے امریکی سفارت کاروں کو بات چیت کیلئے طلب کرلیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق سفارت کاروں کی جانب سے بائیڈن انتظامیہ کی جانب سے اسرائیل کی حمایت جاری رکھنے پر خفیہ اختلافی خط (Dissent cable) میں اسرائیل سے متعلق یکطرفہ امریکی موقف کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے بلائی گئی میٹنگ میں بائیڈن انتظامیہ کی اسرائیل پالیسی سے اختلاف رکھنے والے مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقی ممالک میں تعینات 6 سفارت کاروں کے خدشات کو سنا جائے گا۔ خیال رہے کہ بائیڈن انتظامیہ کی اسرائیل پالیسی سے متعلق کئی امریکی عہدیداروں اور سفارت کاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے جبکہ کئی لوگوں نے حکومتی پالیسی سے متعلق اپنے تحفظات اور خدشات کا اظہار بھی کر دیا تھا۔ عرب نشریاتی ادارے کے مطابق امریکی عہدیداروں اور سفارت کاروں نے انہیں بتایا کہ بائیڈن انتظامیہ میں اسرائیل پالیسی سے متعلق فیصلوں کے موقع پر عربوں کی زندگی کے مقابلے میں اسرائیلیوں کی زندگی کو زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔ فلسطین اور اسرائیل کے درمیان پیدا ہونے والی حالیہ کشیدگی کے دوران امریکی صدر جو بائیڈن کے مشرق وسطیٰ کے دورے سے متعلق خیال کیا جارہا تھا کہ وہ کشیدگی کی روک تھام کیلئے اسرائیلی اور عرب قیادت سے ملاقاتیں کرکے جنگ بندی اور انسانی جانوں کے ضیاع کو روکنے کیلئے اقدامات کریں گے۔ رپورٹ کے مطابق اردن کی جانب سے چار فریقی اجلاس منسوخ کرنے کے بعد جو بائیڈن کے اسرائیلی وزیراعظم سے یکطرفہ ملاقات کرکے واپسی کے فیصلے پر کئی امریکی عہدیدار اور سفارت کار حیرت میں مبتلا ہو گئے تھے۔ امریکی عہدیداروں اور سفارت کاروں کا خیال تھا کہ مزید فلسطینیوں کی ہلاکتوں کیلئے اسرائیل کو فوجی آپریشن کیلئے گرین سگنل دیکر صدر جو بائیڈن نے معاملے کو مزید ابتری کی جانب دھکیل دیا ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے خاص عہدیداروں کو ایک انٹرنل ای میل کے ذریعے ہدایت کی گئی تھی کہ انہیں اسرائیل اور فلسطین کے حالیہ تنازعے سے متعلق 'جنگ بندی'، 'شدت میں کمی' اور 'تحمل کا مظاہرہ' (Restoring Calm) جیسے الفاظ استعمال نہیں کرنے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق انسانی بنیادوں پر جنگ بندی سے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد کو امریکا کی جانب سے ویٹو کرنے کے بعد کچھ عہدیدار اور سفارت کاروں نے اپنے عہدے چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

ترکیہ میں عظیم رہنما اتاترک کی آج 85 ویں برسی منائی جارہی ہے

انقرہ، 10 نومبر (یو این آئی) آج عظیم رہنما اتاترک 85 ویں برسی منائی جارہی ہے۔ اپنی عسکری اور سیاسی ذہانت سے ترکیہ اور عالمی تاریخ میں اپنا نام سنہرے حروف سے لکھوانے والے مصطفیٰ کمال اتاترک کا 10 نومبر 1938 کو استنبول کے دولما باہچے محل میں 9 بجکر 5 منٹ پر انتقال ہوا تھا۔ جمہوریہ ترکیہ کے بانی مصطفیٰ کمال اتاترک کی 85 ویں برسی کے موقع پر ترکیہ، شمالی قبرصی ترک جمہوریہ اور غیر ممالک میں ترکیہ کے سفارت خانوں میں ان کی یاد میں تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ ترکیہ کی قومی اسمبلی کے اسپیکر نعمان قرتولموش، دارالحکومت انقرہ میں مزار اتاترک منعقد ہونے والی سرکاری تقریب اور صدارتی محل میں منعقد ہونے والی تقریب میں شرکت کریں گے۔ ترکیہ کی قومی اسمبلی کے اسپیکر نعمان قرتولموش نے جمہوریہ ترکیہ کے بانی غازی مصطفیٰ کمال اتاترک کی 85 ویں برسی پر ایک پیغام جاری کیا ہے۔ انہوں نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر کہا ہے کہ ہم ترکیہ کی قومی اسمبلی کے پہلے صدر اور جمہوریہ ترکیہ کے بانی، غازی مصطفیٰ کمال اتاترک کی 85 ویں برسی پر انہیں بڑے احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ جمہوریہ ترکیہ کے لیے اپنے جانوں کا نذرانہ کرنے والے تمام سابق فوجیوں کے درجات بلند کرنے کی دعا کرتے ہیں۔ ایوان صدر سے 10 نومبر اتاترک کی برسی کے موقع پر جاری کردہ پیغام میں کہا گیا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ کے قیام کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر جمہوریہ کے بانی غازی مصطفیٰ کمال اتاترک کی 85 ویں سالگرہ کے موقع پر انہیں بڑے احترام اور تشکر کے ساتھ یاد کیا جارہا ہے۔ یادگاری پیغام میں کہا گیا ہے کہ ہم اپنے بہادر آباؤ اجداد اور اپنی شاندار تاریخ کے ساتھ وفاداری کے اپنے فرض کے طور پر دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے آسمانی وطن اور اس کی اقدار کو مضبوط کریں، جو ہمیں عظیم قربانیوں کے ساتھ سونپی گئی ہیں۔ آج ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی تہذیبی اقدار کو زندہ کریں، اپنی ریاست کی بقا اور اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی پوری طاقت کے ساتھ کام کریں، اپنے اسلاف کی پاکیزگی کو محفوظ رکھیں۔

اسرائیل کے لیے امریکی حمایت پوری دنیا میں لعن طعن کا سبب بنی: ایردوان

انقرہ، 10 نومبر (یو این آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوان نے کہا کہ غزہ میں قتل عام کے لیے اسرائیل کی حمایت نے امریکہ کو ردعمل کا نشانہ بنایا۔ ایردوان نے ازبکستان سے واپسی پر ہوائی جہاز میں صحافیوں سے جائزہ لیا، جہاں اقتصادی تعاون تنظیم کی 16 ویں سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی۔ ان تجزیوں کا حوالہ دیتے ہوئے ایردوان نے کہا کہ امریکی وزیر خارجہ انتونی بلنکن کا دورہ انقرہ کے دوران سرد مہری سے استقبال کیا گیا، ترکیہ اپنی خارجہ سفارت کاری اور پروٹوکول قوانین کے تقاضوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور ان پر عمل درآمد کرتا ہے۔ امریکہ کے خلاف پوری دنیا میں احتجاج کیا جارہا ہے، کیوں؟ کیونکہ غزہ میں اسرائیل کے قتل عام کی حمایت نے امریکہ کو ردعمل کا نشانہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی وزیر خارجہ بلنکن روز اول سے ہی غلطی پر تھے، جب آپ اسرائیل جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میں یہاں امریکی وزیر خارجہ ہونے کے علاوہ ایک یہودی کے طور پر آیا ہوں۔ اس کا ردعمل یہ ہے کہ 15 لاکھ لوگ اچانک ینی کاپی استنبول میں جمع ہوگئے۔ یہ ترکیہ کے مختلف حصوں میں بہت سی ایسی برادریوں کا اکٹھا ہونا ہے۔ انگلستان، فرانس حتیٰ امریکہ میں ہزاروں لوگ وائٹ ہاؤس کے سامنے جمع ہوئے۔ ایردوان نے اس بات پر زور دیا کہ وہ سفارت کاری کے تمام امکانات کو بروئے کار لاتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانے کی کوششیں کر رہے ہیں کہ میدان میں ان کے عوام پر مبنی نقطہ نظر کا جواب دیا جائے، انسانی حقوق اور بین الاقوامی قانون کا حکم ہے کہ اس غلیظ جنگ کو جلد از جلد روکا جائے، کسی کو بھی اپنے آپ کو بین الاقوامی قانون سے باہر نہیں رکھنا چاہیے اور ہر کسی کو ایسی لاپرواہی ظاہر ہونے پر اس کے خلاف موقف اختیار کرنا چاہیے بدقسمتی سے جس لاپرواہی کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا مرکز اسرائیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک اسرائیل کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا، ہمارے خطے یا دنیا میں مکمل امن اور کوئی مکمل بین الاقوامی قانونی نظم نہیں ہو سکتا۔ ایردوان نے کہا کہ اس وقت 60-70 فیصد اسرائیلی عوام وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کے خلاف ہیں۔ ایردوان نے کہا کہ حماس کو شہریوں کو یرغمال بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اس کے برعکس فلسطینیوں کی رہائی اسرائیل کے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو فلسطینیوں کو فوری رہا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے جواب میں حماس کے ہاتھوں اسرائیلیوں کی فوری رہائی بھی ہونی چاہیے۔

آنندی بین پٹیل نے بریلی کے راج شری میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں ڈگریاں تقسیم کیں

لکھنؤ: ریاستی گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل نے آج راج شری میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بریلی کے پہلے کانووکیشن کی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ آج انہوں نے بطور مہمان خصوصی شرکت کرتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ کے پوسٹ گریجویٹ کورس کے M.S.M.D/ کے 32 ممتاز ڈاکٹروں میں ڈگریاں تقسیم کیں۔ اس موقع پر انہوں نے عالمی معیار کی طبی سہولیات سے آراستہ ادارے کے مجوزہ ملٹی سپر اسپیشلٹی اسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ تقریب کا آغاز عزت مآب گورنر کے جل بھرو پروگرام سے ہوا۔ پروگرام میں انہوں نے ادارے کی جانب سے ٹی بی کے مریضوں میں غذائیت سے بھرپور کھانا بھی تقسیم کیا اور پرائمری اسکول کے بچوں کو پڑھنے کا سامان بھی پیش کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عزت مآب گورنر نے پوسٹ گریجویٹ MD/MS طلباء کو ان کے پہلے کانووکیشن کے موقع پر کامیابیوں پر مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ وہ سب معاشرے اور ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھائیں گے۔ چھوٹے بچوں میں کتابوں کی تقسیم کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ بچوں کو ایسی تقریبات میں آکر اور قابل فخر تقریبات میں شرکت کرنے سے تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی تحریک ملتی ہے۔ ڈاکٹرز سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان سب کا مقصد صرف اور صرف ایک ہے۔ معاشی نہ صرف وہ مضبوط ہے بلکہ ڈاکٹر ہونے کے ناطے اس کی ذمہ داری بنیادی طور پر معاشرے کے تئیں ہے۔ انہوں نے ڈگری حاصل کرنے والے تمام ڈاکٹروں کو اپنا آشیرواد دیا۔ اس موقع پر انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین مسٹر راجندر اگروال نے کہا کہ راج شری ایجوکیشنل ٹرسٹ نے 2012 میں صحت سے متعلق ضروریات کو پورا کرنے کے لیے راج شری اسپتال قائم کیا تھا، جو تمام لوگوں کو سہولیات فراہم کرتا ہے۔ بریلی ڈویژن کے رہنے والوں کو صحت کی بہترین خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ اسی سلسلے میں عزت مآب گورنر ایم ڈی/ایم ایس نے اس ہسپتال کے سپر اسپیشلٹی ڈیپارٹمنٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ میڈیکل کے طلباء اعلیٰ ترین میڈیکل کی تعلیم حاصل کرسکیں گے اور کارڈیالوجی، گیسٹرولوجی، یورولوجی، نیورولوجی، نیورو میڈیسن کے آپریشنز اور علاج غریب عوام کے لیے مفت ہوں گے اور 2025 سے سرکاری معیار کے مطابق تعلیم کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ انسٹی ٹیوٹ کے مینیجنگ ڈائرکٹر جناب روہن بنسل نے تعلیم اور صحت کے میدان میں راج شری ایجوکیشنل ٹرسٹ کی طرف سے کئے جارہے کام کے بارے میں بتایا۔ انسٹی ٹیوٹ کی اکیڈمک ایڈوائزر محترمہ تلیکا اگروال نے کہا کہ گورنر کی تحریک سے راج شری ٹرسٹ نے 25 آنگن واڑی کارکنوں کو آنگن واڑی کٹس فراہم کی ہیں، ساتھ ہی 60 غذائی قلت کے شکار بچوں کے ساتھ ساتھ 20 معذوروں کو غذائیت اور ہر طرح کی علاج کی سہولیات فراہم کی ہیں۔ گود لینے کا کام روزگار اور بچوں کے مفت علاج کے ساتھ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ راج شری ٹرسٹ مذہبی اور سماجی کاموں میں بھی پیش پیش ہے۔ اس موقع پر معزز ایم پی سنتوش گنگوار جی، علاقائی ایم ایل اے ڈاکٹر ڈی سی ورما جی، ٹرسٹ کے سکریٹری مسٹر راکیش کمار اگروال، سی او او مسٹر رشبھ بنسل بھی موجود تھے۔ اس کے ساتھ تمام شعبہ جات کے سربراہان، ڈاکٹرز اور افسران موجود تھے۔

اے ایم یو کے 10 سے زیادہ طلباء اے ٹی ایس کے رڈار پر

علی گڑھ : 10 نومبر (پی این ایس) پونے کے آئی ایس آئی ایس ماڈیول سے جڑے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے 10 سے زیادہ طلباء اے ٹی ایس کے ریڈار پر ہیں۔ اے ٹی ایس نے اپنی ایف آئی آر میں ان میں سے دو طالب علموں کا نام بھی لیا ہے۔ انہیں ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا ہے، وہیں اے ٹی ایس نے علی گڑھ اور چھتیس گڑھ سے تین نامزد طلباء کو گرفتار کیا ہے۔ دراصل گرفتار طلبہ معاذ بن طارق، عبداللہ ارسلان اور وجیہہ الدین سے پوچھ گچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ سے وابستہ کئی طلبہ کو جہاد کے لیے اکسایا جارہا تھا۔ ان میں سے کچھ طالب علم ملزمان کے رابطے میں آئے تھے، جنہیں ہینڈلرز سے منسلک گروپوں میں شامل کیا گیا تھا۔ ملزم سے برآمد ہونے والے موبائل فون سے کئی اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ فون کی تفصیلات سے اے ٹی ایس کو کئی سوشل میڈیا گروپس کے بارے میں معلوم ہوا، جن کے ذریعے یوپی کے کئی شہروں میں تنظیمیں بن رہی تھیں۔ اے ایم یو کے وی ایم ہال میں رہنے والے دو اور طالب علموں کا نام بھی یوپی اے ٹی ایس کی طرف سے 3 نومبر کو درج کی گئی ایف آئی آر میں ہے۔ ان میں سے ایک فیضان بختیار اور دوسرے کا نام عبدالصمد ملک ہے۔ اس کے علاوہ آٹھ اور طالب علم ہیں، جن کے بارے میں اے ٹی ایس نے گرفتار ملزمین کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس معاملے میں اے ایم یو کے کچھ اور طلبہ کو جلد ہی گرفتار کیا جاسکتا ہے۔

دیا ایک نیا طرز زندگی شروع کرنے کی تحریک ہے: ترپاٹھی

پریاگ راج، 10 نومبر (یو این آئی) روشنیوں کے تہوار دیوالی کے موقع پر دیوں کی خاص اہمیت ہوتی ہے۔ کمہار کے چاک پر بن کر دیوالی کے دن یہ دیے ہر گھر کو روشن کرتے ہیں۔ یہ دیے نہ صرف اندھیرے پر روشنی کی فتح کی علامت ہیں بلکہ یہ انسانوں کے غیر فعال شعور کی بیداری کی بھی علامت ہیں۔ دیوالی کے موقع پر چراغوں کی خاص اہمیت پر یو این آئی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے، نجومی وکاس ترپاٹھی نے جمعہ کو کہا کہ جس طرح دیا بجھنے پر اسے دوبارہ روشنی کے لیے جلایا جاتا ہے، اسی طرح زندگی میں ہونے والی غلطیوں کو درست کرکے، از سر نو اسے ترقی کا عزم کرکے آگے بڑھنا چاہیے۔ چراغ کی فطرت خود جل کر دوسروں کو روشنی دینا ہے۔ ہندوستانی روایت ہمارے وید علم کا ماخذ ہے۔ ویدوں میں آگ کو دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ دیوتا آگ کے جلال میں رہتے ہیں۔ چراغ کو اتحاد کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کے درمیان امتیاز نہ کرکے برابری کو ظاہر کرتا ہے۔ مسٹر ترپاٹھی نے بتایا کہ تن روپی دیپک میں من روپی باتی کو قائم کرکے محبت کے گھی سے انسانی زندگی اور سماج کو روشن کرنا یہی چراغ کا مطلب ہے۔ انا کو ترک کرکے ہم زندگی کی صحیح راہ پر گامزن ہوں، یہی چراغ کا حقیقی مفہوم ہے۔ چراغ کی روشنی منفی توانائیوں کو بھی ختم کرتی ہے۔ دیوالی کے تہوار کی اہمیت کے لیے ضروری ہے کہ چراغ نہ صرف باہر بلکہ دل کے اندر بھی روشن کیے جائیں۔

وزیر اعظم نے غریب خاندانوں کو صحت مند زندگی کی راہ پر چلنے کا راستہ دکھایا: سادھوی

فتح پور۔ دھنتیرس کے موقع پر وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے پردھان منتری اجولا یوجنا کے 75.1 کروڑ مستفید کنبوں کے لیے 2312 کروڑ روپے کی لاگت سے مفت ایل پی جی سلنڈر ری فل تقسیم مہم کا آغاز کیا۔ جس کا براہ راست ٹیلی کاسٹ کلکٹریٹ میں واقع مہاتما گاندھی آڈیٹوریم میں ہوا، ضلع کی رکن پارلیمنٹ اور مرکزی ریاستی وزیر سادھوی نرنجن جیوتی، ایم ایل اے کھاگا کرشنا پاسوان، ایم ایل اے آیا شاہ وکاس گپتا، ضلع پنچایت صدر ابھے پرتاپ سنگھ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سورج پٹیل، ایڈیشنل چیف ڈیولپمنٹ آفیسر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس/ ریونیو) اویناش ترپاٹھی کی موجودگی میں دیکھا اور سنا۔ مرکزی وزیر مملکت نے ضلع کے 197 ویں یوم تاسیس پر کیک کاٹا اور یوم تاسیس، دھنتیرس اور دیوالی پر ضلع کے لوگوں کو مبارکباد دی۔ انہوں نے پردھان منتری اجولا یوجنا کے 11 مستفیدین بشمول سروج، ممتا، نگار بیگم، ریحانہ، گایتری، رنو کو گیس سلنڈر اور سبسڈی کی رقم کا علامتی چیک تقسیم کیا۔ مرکزی وزیر مملکت نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے سال 2016 میں اجولا اسکیم کی شکل میں ملنے والے اس تحفے نے لاکھوں محروم اور غریب خاندانوں کو صاف ایندھن فراہم کرکے صحت مند زندگی کا راستہ دکھایا ہے۔ جس کے تحت مستحق خاندانوں کو مفت گیس کنکشن مل گیا۔ ریاستی حکومت دیوالی اور ہولی پر مفت ایل پی جی سلنڈر فراہم کرنے کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ جن لوگوں نے گیس کنکشن کی آدھار تصدیق نہیں کرائی ہے، وہ جلد از جلد اپنے گیس کنکشن کی آدھار تصدیق کروالیں، تاکہ ہر کسی کو مفت گیس سلنڈر کا فائدہ مل سکے۔ ضلع پنچایت صدر نے کہا کہ جب گاؤں اور شہر آباد، صحت مند اور خوشحال ہوں گے، تب ہی ہم ملک کی خوشحالی کی طرف بڑھیں گے۔ ایم ایل اے کھاگا نے کہا کہ 2014 سے مادرانہ طاقتیں مسلسل ترقی کر رہی ہیں اور یہ وزیر اعظم اور وزیر اعلی کی سوچ کا نتیجہ ہے کہ خواتین کو مالکانہ حقوق مل رہے ہیں۔ تقریب سے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سورج پٹیل نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے سپلائی ڈپارٹمنٹ اور گیس ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ جن مستحقین کا کام ابھی باقی ہے ان کے آدھار تصدیقی کام کو مکمل کریں اور انہیں اسکیم کا فائدہ فراہم کریں۔ اس موقع پر گیس ایجنسیوں کے افسران اور متعلقہ مستحقین موجود تھے۔

چھتیس گڑھ میں کانگریس کو سماجی توازن برقرار رکھنا چاہیے تھا: وسیم راعین

لکھنؤ: پسماندہ مسلمانوں کے ووٹوں سے جیت کر اقتدار کا مزہ چکھنے والی پنجہ چھاپ پارٹی کا رویہ کسی بھی ریاست میں سماجی مساوات کا نہیں ہے۔ چھتیس گڑھ میں حکومت ہونے کے باوجود صرف ایک مسلم وزیر ہے جو کہ بہت سنگین بات ہے۔ کانگریس ہر وقت جھوٹے ارادے دکھاتی رہی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کانگریس اس ریاست میں آئندہ انتخابات سے قبل ٹکٹوں کی تقسیم میں کیا فارمولہ اپناتی ہے اور کتنے مسلم امیدواروں کو الیکشن لڑنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے اپنے بیان میں یہ بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اشرف مسلمانوں کے جال میں پھنسنے والی کانگریس نے کبھی اپنی کھلی آنکھوں سے 85 فیصد پسماندہ مسلمانوں کو نہیں دیکھا، جب کہ اشرف مسلمان صرف اپنے مفادات کے حصول کے لئے اقتدار سے چمٹے رہے، اس کے برعکس پسماندہ مسلمان، مستقبل کا سوچ کر بار بار اقتدار میں آنے کا موقع دیا۔ اس کے برعکس کانگریس کے دور حکومت میں آرٹیکل 341 کے ذریعہ پسماندہ برادری پر مذہبی پابندیاں لگائی گئیں۔ انہوں نے چھتیس گڑھ میں کانگریس حکومت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کابینہ میں صرف ایک مسلم وزیر ہے جبکہ کانگریس کو سماجی توازن برقرار رکھنا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ کانگریس اس حقیقت سے بھاگ نہیں سکتی کہ چھتیس گڑھ میں حکومت بنانے میں پسماندہ مسلمانوں کا بڑا رول رہا ہے۔ اس کے بعد بھی کانگریس اپنا چہرہ سچائی سے چھپا رہی ہے۔ قومی نائب صدر نے کہا کہ اس ریاست میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں اور کانگریس ایک بار پھر ووٹروں کے دروازے پر اپنا سر جھکائے گی جس میں پسماندہ مسلمانوں کے ساتھ ہر طبقہ کے طبقے بھی ہوں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا کانگریس کابینہ میں ذات کا توازن برقرار ہے یا نہیں۔ پچھلی دہائیوں میں پسماندہ مسلمانوں کے ساتھ کی گئی دھوکہ دہی سے کانگریس سبق سیکھے گی، وہ کتنے مسلم امیدواروں کو الیکشن میں اتارے گی، کیا انہیں کابینہ میں جگہ دے گی یا پرانا رویہ اپنائے گی، اس سے ان کے لیے آسانی ہوگی۔

آرام دہ سفر کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے بہت سی کوششیں کی جا رہی ہیں

گورکھپور: نارتھ ایسٹرن ریلوے کی جنرل منیجر محترمہ سومیا ماتھر کی ہدایات پر، پرنسپل چیف سیکورٹی کمشنر/ریلوے پروٹیکشن فورس طارق احمد انصاری کی نگرانی میں، مسافروں کی اضافی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیوالی اور چھٹھ کے تہواروں کے دوران انہیں سیکورٹی فراہم کی جا رہی ہے۔ ریلوے پروٹیکشن فورس، گورنمنٹ ریلوے پولیس اور ریلوے کے دیگر اہلکاروں کی طرف سے محفوظ اور آرام دہ سفری سہولیات فراہم کرنے کے لیے بہت سی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ریلوے پروٹیکشن فورس اور گورنمنٹ ریلوے پولیس اسٹیشنوں پر بہت زیادہ ہجوم والی جگہوں جیسے پلیٹ فارمز، اوور پاسز، ریزرویشن سینٹرز، ٹکٹ بکنگ ہالز، مسافروں کے انتظار گاہوں، پوش کمرے وغیرہ پر مسلسل خصوصی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ مقامی پولیس اور سرکاری ریلوے پولیس کے ساتھ تال میل میں، اسٹیشنوں کے پلیٹ فارم اور گردش کرنے والے علاقوں اور آنے والی اور جانے والی ٹرینوں میں سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ مسافروں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے ریلوے انتظامیہ نے پرہجوم مقامات پر اضافی ریلوے اہلکار تعینات کیے ہیں۔ "اعلانیہ نظام اور لاؤڈ ہیلر" کے ذریعے اعلانات کرکے اور اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں پمفلٹ تقسیم کرکے مسافروں کو مسافروں سے متعلق جرائم کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے۔ خواتین کے لیے مخصوص کوچوں کی سخت چیکنگ کی جارہی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ مرد مسافر خواتین کوچز میں سفر نہ کریں۔ 'میری سہیلی' ٹیم کو اکیلے سفر کرنے والی خواتین کی حفاظت کے لیے خصوصی طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ آگ لگنے کے حادثات کو روکنے کے لیے مسافر ٹرینوں کی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ سٹیشنوں پر نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی نگرانی اعلیٰ تربیت یافتہ عملے کے ذریعے کی جارہی ہے۔ مانیٹرنگ کے لیے لکھنؤ جنکشن پر 48، چھپرا میں 62 اور گورکھپور جنکشن پر 67 سی سی ٹی وی نصب ہیں۔ کیمرے لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ لکھنؤ جنکشن پر 01 بیگیج سکینر، 02 گورکھپور جنکشن اور 01 بنارس میں مسافروں کے سامان کی جانچ کے لیے کام کررہے ہیں۔ مسافروں کی جانچ کے لیے لکھنؤ جنکشن اسٹیشن پر 06 ہینڈ ہولڈ میٹل ڈیٹیکٹر اور 02 ڈور فریم میٹ ڈیٹیکٹر، چھپرا اسٹیشن پر 08 ہینڈ ہولڈ میٹل ڈیٹیکٹر اور 04 ڈور فریم میٹل ڈیٹیکٹر، 19 ہینڈ ہولڈ میٹل ڈیٹیکٹر اور 04 ڈور فریم میٹ ڈیٹیکٹر گورکھپور جنکشن اسٹیشن پر ہیں۔ اسٹیشن دستیاب ہیں، جس کے ذریعے مسافروں کی اسکریننگ کی جارہی ہے۔ ہجوم کی آڑ میں انسانی اسمگلروں کی سرگرمیوں کے پیش نظر اینٹی ہیومن ٹریفکنگ یونٹ (ATTU) کی طرف سے خصوصی نگرانی کی جارہی ہے۔ تمام اہم ادارے جیسے - مائیکرو ویو ٹاور، آپریٹنگ کنٹرول، ڈیزل فیول پوائنٹ، آر آر آئی کیبن، واٹر ٹینک، الیکٹریکل سب سٹیشن وغیرہ جیسے مقامات کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ ریلوے پروٹیکشن فورس کے سوان اسکواڈ کی جانب سے اہم اسٹیشنوں پر چھان بین کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ریلوے پروٹیکشن فورس اور گورنمنٹ ریلوے پولیس کے اہلکاروں کی جانب سے اہم اسٹیشنوں پر اچانک چیکنگ کرکے مسافروں کے لیے حفاظتی انتظامات کا بھی جائزہ لیا جارہا ہے۔

ریلوے انتظامیہ پوجا خصوصی ٹرینیں چلائے

گورکھپور: آنے والے تہواروں کے دوران اضافی بھیڑ کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ریلوے انتظامیہ پوجا خصوصی ٹرینیں چلائے گی۔ 04038/04037 دہلی-اعظم گڑھ-دہلی خصوصی ٹرین 11 نومبر 2023 کو دہلی سے اور 12 نومبر 2023 کو اعظم گڑھ سے 01 سفر کے لیے چلائی جائے گی۔ اس میں سفر کرنے والے مسافروں کو کووڈ- 19 کے حوالے سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ تمام معیارات پر عمل کرنا ہوگا۔ 04038 دہلی-اعظم گڑھ خصوصی ٹرین 11 نومبر 2023 کو دہلی سے 19.10 بجے روانہ ہوگی اور مرادآباد سے 22.35 بجے، دوسرے دن بریلی سے 00.22 بجے، لکھنؤ سے 04.30 بجے، سلطان پور سے 04.30 بجے روانہ ہوگی۔ شہر 08.07 بجے، جونپور .Jn یہ شاہ گنج سے 08.32 بجے، شاہ گنج سے 09.32 بجے اور خراسان روڈ سے 10.02 بجے روانہ ہوکر 11.30 بجے اعظم گڑھ پہنچے گی۔ واپسی کے سفر میں 04037 اعظم گڑھ-دہلی اسپیشل ٹرین 12 نومبر 2023 کو اعظم گڑھ سے 12.30 بجے روانہ ہوکر 13.12 بجے خراسان روڈ، 13.32 بجے شاہ گنج، جونپور جنکشن پہنچے گی۔ یہ 14.32 بجے، جونپور شہر سے 15.02 بجے، سلطان پور سے 16.32 بجے، لکھنؤ سے 19.15 بجے، بریلی سے 23.17 بجے اور دوسرے دن مرادآباد سے 01.10 بجے روانہ ہوگی اور 04.50 منٹ پر دہلی پہنچے گی۔ اس ٹرین میں کل 18 ڈبے لگائے جائیں گے جن میں 16 ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ کلاس اکانومی اور 02 لگیج کم پاور کار کوچ شامل ہیں۔

دھنتیرس کا تہوار روایتی انداز میں منایا گیا

فتح پور۔ گنگا اور جمنا کے طاس میں واقع اضلاع میں آج دھنونتری (دھنتیرس) کا عظیم تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ روایتی طور پر لوگ مختلف دھاتوں سے بنی اشیاء خریدتے تھے۔ خاص طور پر زیورات اور برتنوں کی دکانوں پر کافی ہجوم تھا۔ آدھی رات کے بعد بھی ضلعی ہیڈ کوارٹر کے مرکزی بازار چیک میں خریداروں کی بڑی بھیڑ رہی اور لوگ اپنی پسند کا سامان خریدنے دکانوں پر پہنچے۔ دھنتیرس کا تہوار اپنے آپ میں ایک روایت کا حصہ ہے۔ جو دیوالی سے دو دن پہلے منایا جاتا ہے۔ سناتن دھرم کے پیروکار دولت کے دیوتا کبیر اور موت کے دیوتا یمراج کی پوجا کرتے تھے اور گھر کے لیے دولت کمانے کے لیے بڑے پیمانے پر سونے اور چاندی کے زیورات، سکے اور گھریلو اشیاء خرید کر مذہبی تہوار کی روایات پر عمل کرتے تھے۔ دھنتیرس پر، چیک مارکیٹ کی مصروفیت ایک بار پھر اپنے عروج کو چھو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے دھاتی منڈی میں ایک انچ بھی جگہ نہیں بچی۔ یہی نہیں بازار کی دوسری جانب لیہ، گٹہ، پٹی، کھلونوں وغیرہ کی دکانوں میں دوپہر سے شروع ہونے والا شدید خریداری کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ ویسے بھی جو لوگ شام کے وقت مصروف زندگی سے راحت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ عموماً غروب آفتاب کے بعد ہی اپنے اہل خانہ کے ساتھ یہاں خریداری کے لیے نکلتے ہیں۔ اس بار بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ شام کے قریب آتے ہی سونے اور چاندی کی دکانیں اچانک چمک اٹھیں اور برتنوں کی منڈی کے چلانے والوں کا جوش و خروش بڑھ گیا کیونکہ ہجوم نے برتن منڈی میں قدم رکھا جو دوپہر تک سنسان نظر آرہا تھا۔ پورے ضلع میں دھنتیرس کا تہوار روایتی انداز میں بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ لوگوں نے گنیش لکشمی کی مورتیاں خریدیں، خاص طور پر مٹی اور پی او پی سے بنی مورتیاں، دھات اور کھانے کی اشیاء کے ساتھ۔ بچوں کو کھلونوں کے ساتھ پٹاخوں کی طرف راغب کیا گیا۔ ان دکانوں میں بھی بہت زیادہ خریداری تھی۔ اتنا ہی نہیں الیکٹرانکس کی دکانوں پر دوپہر سے ہی بھیڑ تھی۔ شہر کی تقریباً تمام الیکٹرانک دکانوں میں دیوالی دھماکا اور بمپر دھماکا آفرز پیش کیے گئے۔ فور وہیلر سے لے کر موٹر سائیکل، ٹی وی، فریج، واشنگ مشین وغیرہ تک الیکٹرانک سامان کی بڑے پیمانے پر خریداری ہوئی۔ ویسے بھی، دھنتیرس کے دن ان اشیاء کی خریداری کی خاص اہمیت ہے۔ ایسے میں جو لوگ مہینوں سے اس دن کا انتظار کر رہے تھے، انہوں نے اپنے دل کی تسلی کے مطابق سامان خریدا۔ مہنگائی سے ہر کوئی پریشان تھا لیکن بازار کی مصروفیت اور ہجوم کی وجہ سے ایسا نہیں لگتا تھا کہ خریداروں پر مہنگائی کا کوئی اثر پڑے۔ صاف ظاہر تھا کہ نچلا طبقہ اس بار ہاتھ جوڑ کر چل رہا ہے۔

اتر پردیش اردو اکادمی ڈاکٹر شمیمہ رضوی کمپیوٹر سینٹر میں جولائی ۲۰۲۴ سیشن کیلئے داخلہ شروع

لکھنؤ: اتر پردیش اردو اکادمی کے زیر اہتمام چلائے جارہے یک سالہ کورس 'ڈپلومہ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن اینڈ ملٹی لنگول ڈی۔ٹی۔پی' میں داخلے شروع ہو گئے ہیں۔ یہ کورس اب حکومت اتر پردیش حکم نامہ نمبر 08/ 2/ 2022/ 47-کا-2-2022/ 02 ایل سی/ 2022 مورخہ 05 مئی 2022 کے ذریعے O-Level کے مساوی کیا گیا ہے۔ داخلہ فارم مذکورہ سینٹر واقع اکادمی بھون، وبھوتی کھنڈ گومتی نگر، لکھنؤ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ کے لئے امیدوار کا کم سے کم ہائی اسکول/ منشی/ مولوی یا اس کے مساوی امتحان کا پاس ہونا ضروری ہے۔ فارم کے ساتھ ہائی اسکول یا اس کے مساوی امتحان کی مارکشیٹ اور سند سیلف اٹیسٹ ہونا ضروری ہے۔ سینٹر سپروائزر نے بتایا کہ مذکورہ کورس میں طلباء کو فنڈامینٹل آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ ٹیکنالوجی اینڈ ویب ڈیزائنگ (ایچ ٹی ایم ایل۔ ڈی ایچ ٹی ایم ایل۔ (سی۔ ایس۔ ایس)، جاوا اسکرپٹ۔ پی۔ ایچ۔ پی اور ایس۔ کیو۔ ایل) فائنشیل اکاؤنٹنگ بذریعہ ٹیلی اینڈ پرسنالیٹی ڈیولپمنٹ، امرجنگ ٹرینڈس ان آئی ٹی، ملٹی لنگول ڈی ٹی پی، آرٹیفیشیل انٹیلی جینس اینڈ مشین لرننگ یوزنگ پائتھن، ملٹی لنگول ڈی۔ ٹی۔ پی (ان پیج اردو سافٹ ویئر، کورل ڈرا، فوٹو شاپ، پبلشر، فلیش) کی تربیت دی جائے گی۔ جن طلباء کو اردو نہیں آتی ان کو اردو زبان بھی سکھائی جائے گی جس کی سند الگ سے دی جائے گی۔ 6-5 دسمبر کو انٹرویو ہوگا، انٹرویو کے وقت امیدوار کو اپنے ساتھ اصل سند و مارکشیٹ لانا لازمی ہے۔ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ /02 دسمبر 2024 شام چار بجے تک ہے۔ اس کے علاوہ CCC کا کورس بھی کرایا جاتا ہے۔ فارم اکادمی کے دفتر میں یا ویب سائٹ www.upurduakademi.in سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

ایودھیا میں سریو گھاٹوں کو 24 لاکھ چراغوں سے روشن کیا جائے گا

ایودھیا: دیوالی کا تہوار آپہنچا ہے اور اس بار پھر روشنیوں کے تہوار کے دوران ایودھیا میں ایک نیا ریکارڈ بنانے کی تیاریاں کی گئی ہیں۔ ایودھیا میں 11 نومبر کو نارک چتردشی (چھوٹی دیوالی) کے موقع پر بیک وقت 24 لاکھ چراغ جلا کر ریکارڈ بنانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ اس دوران ایودھیا میں سریو ندی کے کناروں کو 24 لاکھ چراغوں سے روشن کیا جائے گا۔ اس سے پہلے رام کی پوڑی اور چودھری چرن سنگھ گھاٹ سمیت 51 بڑے گھاٹوں پر روشنیوں کے تہوار کی تیاریاں کی گئی ہیں۔ دیوالی کے موقع پر پورا شہر شاندار روشنیوں میں نہا جاتا ہے۔ اس دوران دریائے سریو کے کنارے لیزر شو کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔ رام کی پوڑی میں ایک لیزر شو کا انعقاد کیا جائے گا، جس کے ذریعے بھگوان شری رام کی زندگی کی ایک جھلک بھی دکھائی جائے گی۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ بھگوان شری رام کی زندگی کے آدرشوں کی جھانکی کو تلسی کے لکھے ہوئے رام چریت مانس کے سات کنڈوں کی پیشکش کے ذریعے دکھایا جائے گا۔ اس آرٹ کی خاصیت یہ ہے کہ اس نمائش میں صرف رام لیلا کے فنکار ہی پیش کریں گے۔ ایودھیا میں دریائے سریو کے کنارے منعقد ہونے والی اس رپورٹ کی تمام تیاریاں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایات کے مطابق کی گئی ہیں۔ دیپوتسو کے لیے 000,25 سے زیادہ رضاکار بھی آگے آئے ہیں، جو مبینہ طور پر 24 لاکھ چراغ جلا کر عالمی ریکارڈ بنائیں گے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 9 نومبر کی شام کو رضاکاروں نے سریو کے تمام گھاٹوں پر دیوکو نصب کر دیا ہے۔ یہ تمام لیمپ 24 ملی لیٹر کے ہیں جن میں سرسوں کا تیل ڈالا گیا ہے جس کے بعد انہیں روشن کیا جائے گا۔ اتر پردیش میں، جب سے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ وزیر اعلیٰ بنے ہیں، ہر سال دیپوتسو پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں روشنیوں کے تہوار کے دوران کئی ریاستوں کی ثقافت کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں بھجن شام کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

اودھ نامہ

دیکھنا یہ ہے کہ جھکتا کون ہے

آج ایک اچھی خبر یہ پڑھنے کو ملی کہ اسرائیل کچھ گھنٹوں کے لئے جنگ بندی کے لئے تیار ہوگیا ہے لیکن اس نے شرطیں بھی لگائی ہیں کہ یرغمالیوں کو چھوڑا جائے۔ دوسری طرف کل حماس کے سینئر رہنماؤں میں سے ایک اسامہ حمدان کا بیان آیا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ اسرائیل غزہ کی پٹی میں ہر روز جو قتل عام کر رہا ہے اس کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ حمدان نے کہا کہ ہم امریکی صدر جو بائیڈن اور ان کی انتظامیہ سے کہتے ہیں کہ آپ حملے کے بعد غزہ پر حکمرانی کے خواب کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں۔ انھوں نے کہا کہ غیر ملکیوں کو رہا کر دیا جائے گا جیسا کہ ہم نے کہا کہ وہ مہمان ہیں لیکن ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے سازگار حالات فراہم کیے جائیں۔ ایک ماہ کی وحشیانہ جنگ کے بعد کم از کم دونوں طرف سے جنگ بندی کا ذکر چھڑا تو سہی۔

سات اکتوبر کے حماس کے حملے کے بعد سے پگلائے اسرائیل نے غزہ پر جو بارود کی بارش کی اس میں ہاروں لوگ ہلاک ہوئے گئے رپورٹ کے مطابق اس میں چار ہزار بچے بھی ہیں۔ جب بچوں کی جانیں جانے لگیں تو اسرائیل پر جنگ بندی کا دباؤ بننا شروع ہوا لیکن اس کے اتحادی خاموشی اختیار کر اسرائیلی حملوں کو دفاع کا حق قرار دیتے رہے۔ ذرا یاد کریں جب روس نے یوکرین پر حملہ کیا تھا تب بھی ایسی تشہیر کی گئی تھی کہ ایک دو روز میں روس یوکرین کو نپٹا دے گا لیکن ایک سال نو ماہنے گذرنے کے بعد بھی صورتحال ویسی کی ویسی ہی بنی ہوئی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جنگ میں شدت پہلے سے کم ہوگئی ہے کیونکہ روس کو بھی اب احساس ہوگیا ہے کہ جس ملک کو وہ صرف ایک ملک سمجھ رہا تھا در اصل وہ کئی ممالک کا ایک اتحاد ہے۔ اس لئے اسکا خواب پورا نہیں ہوسکا کہ وہ چند دنوں کے اندر یوکرین کو فتح کر لے گا لہٰذا جنگ چل رہی ہے۔ لوگ مر رہے ہیں، عمارتیں تباہ ہو رہی ہیں لاکھوں ڈالر روزانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ سب چل ہی رہا تھا کہ حماس نے پہل کرتے ہوئے اسرائیل پر راکٹ حملوں کے ساتھ ساتھ اسرائیلیوں کو یرغمال بھی بنایا جس کے جواب میں اسی دن یعنی 7 اکتوبر کو ہی اسرائیل نے حماس کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا اور حماس کے زیر اثر غزہ پر پہلے تابڑتوڑ ہوائی حملے کئے اور اس کے بعد زمینی حملے بھی شروع کئے۔ زمینی حملوں سے پہلے حماس کی طرف سے ایسے بیان آئے تھے کہ جب اسرائیل زمین پر اترے گا تو غزہ کو اس کی فوجوں کا قبرستان بنا دیا جائے گا لیکن ایسا ہوا کچھ نہیں۔ حالانکہ حماس سے مزاحمت خوب کی۔ یعنی "مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا" اور ایسا کیا کہ اسرائیل نے اپنی حکمت عملی تبدیل کر دی۔ اس عرصہ میں ہر طرف سے جنگ بندی کی اپیلیں کی جاتی رہیں لیکن اسرائیل نے پوری ہٹ دھرمی کا اظہار کرتے ہوئے جنگ بندی سے انکار کردیا اور حملے جاری رکھے۔ جیسے یوکرین پر روسی حملوں کے بعد مغربی ممالک کے سربراہوں نے زیلنسکی سے مل کر اس کا ساتھ دینے کا یقین دلایا تھا ٹھیک اسی طرح حماس کے حملوں کے بعد مغربی ممالک کے سربراہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو سے ملنے اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ ان ممالک نے نہ صرف اسرائیل سے یکجہتی کا اظہار کیا بلکہ اقوام متحدہ میں جنگ بندی کی قرارداد کی بھی مخالفت کی جس سے ان اقوام متحدہ کی معنویت پر بھی حرف آنے لگا ہے۔

اسرائیل کے ساتھ اظہار یکجہتی میں ویسے تو کئی مغربی ممالک کے سربراہ اسرائیل پہنچے لیکن امریکی صدر جو بائڈن کے اظہار یکجہتی کے الگ معنی ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ امریکہ کے صدر ہیں بلکہ اس لئے ہیں کہ اگلے سال امریکہ میں صدارتی انتخابات ہونے ہیں اور جو بائیڈن کے ووٹرس میں زیادہ وہ لوگ ہیں جو اسرائیل کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے خود کو اپنے پیروں پر بڑی مضبوطی سے کھڑا کیا ہے اور ہر ملک کو اس بات کا احساس ہے کہ دنیا کے بڑے کاروباریوں میں اسرائیل کا سکہ چلتا ہے اس لئے اپنی معیشت کو پٹری پر رکھنے کے لئے اسرائیل سے کھل کر بگاڑنے کی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس میں وہ مسلم ممالک بھی شامل ہیں جو فلسطینیوں کی حمایت اپنے عوام کے جذبات کی وجہ سے کرتے ہیں۔

حالات و شواہد یہ بتاتے ہیں کہ اسرائیل اور حماس کی یہ جنگ روس یوکرین جنگ کی طرح طویل تو ہونا مشکل ہے کیونکہ اسرائیل کی نظر میں ایک جانب سیاسی مقاصد ہیں تو دوسری جانب وہ کسی بھی صورت میں اپنے اقتصادی معاملات خراب کرنا نہیں چاہے گا۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ حماس کی پشت پناہی روس، چین اور ایران اتحاد کر رہا ہے اور پوری قوت سے حماس کے حق میں اس اتحاد کے بیانات آتے ہیں بھلے ہی یہ اتحاد کھل کر سامنے نہیں ایا ہے، دوسری طرف اسرائیل کی پشت پر مغربی ممالک کا اتحاد ہے، جو ہر طرح سے اسرائیل کی حمایت کر رہا ہے اور جنگ بندی کی مخالفت بھی کرتا رہتا ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ اسرائیل کے پاس جو فوجی طاقت ہے اس کے سامنے حماس زیادہ دن ٹھہرنے والا نہیں ہے۔ اب چونکہ جنگ اسرائیل اور مغربی اتحاد کے اندازے سے زیادہ طویل ہوگئی ہے تو اسے بھی سوچنا پڑ رہا ہے۔ جو بائڈن کے سامنے ان کا صدارتی انتخاب ہے ظاہر ہے کہ انھیں بھی اس کی فکر ہوگی کہ کہیں ان کا الیکشن خراب نہ ہو جائے۔ امریکہ میں جس پیمانے پر فلسطین کی حمایت میں مظاہرے ہو رہے ہیں اس سے یہ اندازہ کیا جا رہا ہے کہ ڈیموکریٹس کے لئے آنے والے دن اچھے نہیں ہیں۔ غزہ میں ہونے والا نقصان ناقابل تلافی نقصان ہے اسے حماس بھی دیکھ رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں کون پہلے جھکتا ہے۔

غزہ میں موت، سعودی عرب میں رقص

عبدالعزیز

پوری دنیا کے سامنے غزہ میں فلسطین کے معصوم بچوں، عورتوں، مردوں کو ختم کیا جارہا ہے۔ ہر طرف لاشیں، زخمی اور ملبہ ہے، موت کا رقص ہے، انسانیت سسک رہی ہے اور سب دیکھ رہے ہیں۔ ویسے تو 7 اکتوبر سے غزہ میں ظلم برپا ہے، قبرستان بڑی تعداد میں شہداء سے بھر گئے ہیں۔ اسپتالوں سے لائی گئی لاشوں کو اجتماعی قبر میں دفن کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور دنیا اس المیے پر بے بس اور مجبور نظر آرہی ہے، لیکن اسرائیلی قابض فوج نے شمالی غزہ کی پٹی میں جبالیہ پناہ گزین کیمپ میں ایک ہولناک قتل عام کا ارتکاب کیا اور اس کے مکینوں کے سروں پر ایک پورے رہائشی محلے کو الٹ کر رکھ دیا جس کے نتیجے میں سیکڑوں فلسطینی شہید ہوئے ہیں۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق فوج کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں 600 فلسطینی شہید ہوئے اور 1000 زخمی انڈونیشیا کے اسپتال پہنچے، جبکہ درجنوں لوگوں کے ملبے تلے دبے ہونے کی اطلاعات ہیں۔ قابض فوج کے جنگی طیاروں نے وسطی غزہ کی پٹی میں نصیرات کیمپ میں انجینئرز کی عمارت پر بھی بمباری کی جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں افراد زخمی اور شہید ہوئے۔

اطلاعات مرکز فلسطین کے مطابق یہ عمارت 9 منزلوں پر مشتمل ہے اور اس میں کم از کم 24 رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔ یہاں زیادہ تر بے گھر افراد رہائش پذیر تھے۔ قابض فوج نے بغیر کسی وارننگ کے اس عمارت پر بمباری کی ہے۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق یہاں 45 افراد شہید ہوئے۔ غزہ میں وزارت صحت کے ترجمان نے کہا کہ جبالیہ قتل عام میں متاثرین کی تعداد سب سے زیادہ ہوسکتی ہے اور بپٹسٹ اسپتال کے قتل عام کے شہدا کی تعداد کے قریب ہوسکتی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج کے طیاروں نے تباہ کن صلاحیتوں کے حامل 20 میزائلوں اور 6 بڑے امریکی بموں سے کم از کم 20 مکانات کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں درجنوں افراد شہید ہوگئے۔ جبالیہ کیمپ سب سے پرہجوم فلسطینی کیمپ ہے اور اسے دنیا کا سب سے زیادہ پرہجوم علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے بچوں کی بہبود کے ادارے یونیسیف نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ غزہ میں ہلاک یا زخمی ہونے والے بچوں کی یومیہ اوسط تعداد 420 ہوگئی ہے۔

اسرائیل کی جانب سے جاری بمباری کے نتیجے میں اب تک 10 ہزار سے زائد فلسطینی جاں بحق ہوچکے ہیں جن میں 3 ہزار سے زائد بچے بھی شامل ہیں، جبکہ 20 ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیل نے غزہ کا مکمل محاصرہ کررکھا ہے، 23 لاکھ افراد کو پانی، غذا اور ایندھن کی فراہمی معطل ہے۔ اس سے قبل حماس نے 4 یرغمالیوں کو انسانی بنیادوں پر رہا کردیا ہے۔ حماس کے 7 اکتوبر کے حملے میں 1400 اسرائیلی ہلاک ہوئے جبکہ 229 کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ مغربی اتحادیوں نے اسرائیل کی جانب سے غزہ پر بمباری کی مکمل حمایت کی ہے جبکہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم نے اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی ہے۔ اس ضمن میں یہ خبر بھی آئی کہ یمن کے حوثی باغیوں نے اسرائیل پر ڈرون اور میزائل حملے کیے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی سرزمین فلسطین میں المیے کی ایک تاریخ بن رہی ہے، بین الاقوامی ادارے بھی اسرائیلی مظالم کے خلاف خاموش ہیں، اقوام متحدہ اور پھر امت مسلمہ بے بس دکھا رہی ہیں۔ حال یہ ہے کہ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے کے سربراہ کو گزشتہ 4 ہفتے سے جاری اسرائیلی حملے کے دوران پہلی مرتبہ غزہ کے اندر جانے کی اجازت دی گئی ہے، جہاں کی صورت حال دیکھ کر انہیں کہنا پڑا ہے کہ "محصور پٹی میں سانحے کی وسعت اور نوعیت اتنی سنگین ہے جس کی مثال نہیں ملتی"۔ انہوں نے فوری جنگ بندی کا مطالبہ بھی کیا۔

حماس کے بیرون ملک امور کے رہنما خالد مشعل نے زور دے کر کہا ہے کہ ہتھیار اٹھانے والے ہر شخص کو الاقصیٰ اور ملت اسلامیہ کی نصرت کی ذمہ داری اٹھانی ہوگی۔ ٹی آر ٹی چینل کے ساتھ ایک انٹرویو میں مشعل نے علماء سے مطالبہ کیا کہ وہ فتوے جاری کرکے غزہ میں اسرائیلی جرائم کے حوالے سے حکمرانوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری مسلم امہ کے عوام کو غزہ پر جارحیت کی مذمت کے لیے سڑکوں پر آنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ القسام میں ہمارے ہیروز دشمن سے بھرپور انداز میں لڑ رہے ہیں۔ قابض دشمن کو فوجی شکست ہوئی ہے اور اب وہ بچوں اور عورتوں سے انتقام لے رہا ہے۔ انہوں نے عالمی برادری اور عرب ممالک پر زور دیا کہ وہ امریکی صدر پر مجرمانہ دہشت گردی کی جنگ روکنے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ حماس کے رہنما نے کہا کہ آج ہم نہ صرف الاقصیٰ اور فلسطین کا دفاع کررہے ہیں بلکہ مسلم امہ کے وجود کا بھی دفاع کررہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ لمحہ بیداری کا ہے تاکہ قوم کے مفاد کا دفاع کیا جاسکے اور قابض دشمن کے خلاف جنگ میں ہاتھ ملایا جاسکے۔ انہوں نے رفح کراسنگ کو غیر مشروط طور پر کھولنے اور غزہ کے لوگوں کو ریلیف دینے پر زور دیا۔ مشعل نے کہا کہ آزاد دنیا اس جرم کو روک سکتی ہے، ہم دنیا سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ مزید کتنے ہفتے قتل عام کا نظارہ کرے گی؟ ان کا کہنا تھا کہ غزہ اور مسجد اقصیٰ کو ناکام بنانے والے خدا اور تاریخ کے سامنے کیا کہیں گے؟ انہوں نے روس اور چین پر زور دیا کہ وہ غزہ کے خلاف جارحیت رکوانے کے لیے مزید اقدامات کریں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ قابض ابھی تک 7 اکتوبر کے صدمے کو جذب نہیں کرسکا ہے اور مزاحمت سے حیرت زدہ، پریشان اور خوف زدہ ہے۔

اسی طرح حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈ نے کہا ہے کہ صیہونی ریاست کے ناپاک وجود کا نام ونشان مٹانے کا وقت آچکا ہے۔ حال ہی میں القسام بریگیڈ کے ترجمان ابوعبیدہ کی ایک مختصر ویڈیو وائرل ہوئی ہے اور کروڑوں کی تعداد میں لوگوں نے اسے شیئر کیا ہے جس میں ابوعبیدہ نے کہا کہ جبالیہ کیمپ میں شہید ہونے والوں کا خون اور زخمیوں کے زخم یاد رکھے جائیں گے، قتل عام رکوانے کے لیے عرب اور مسلمان ممالک تاریخی اور فیصلہ کن موقف اختیار کریں۔ ابوعبیدہ کا کہنا تھا کہ زمینی حملے کے جواب میں تمام محاذوں پر قابض اسرائیلی افواج سے لڑائی جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 22 اسرائیلی فوجی گاڑیوں کو ٹینک شکن ہتھیاروں سے تباہ کیا جاچکا ہے۔ ابوعبیدہ کا کہنا تھا کہ غزہ دشمن کے سپاہیوں اور ان کی عسکری قیادت کا قبرستان بنے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ نیتن یاہو اور دوسرے اسرائیلی رہنما جنگ کے اختتام پر گھٹنے ٹیکیں گے، نیتن یاہو فخر کرتا ہے کہ اس نے ایک خاتون قیدی کو رہا کرایا۔ نیتن یاہو کو دوسرے قیدی کی رہائی کے لیے 20 سال درکار ہوں گے، آنے والے دنوں میں غیر ملکی شہریت کے حامل متعدد یرغمالیوں کو رہا کردیا جائے گا۔ القسام کے ترجمان نے کہا کہ صیہونی ریاست کے نام نہاد وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کی سیاست کا باب ختم ہونے والا ہے۔ فلسطینیوں کی آزادی کی صبح جلد طلوع ہوگی اور دشمن کو اپنے جرائم کا حساب دینا ہوگا۔

اسرائیل کے خلاف پوری دنیا میں مظاہرے ہورہے ہیں۔ بہت سے لوگ درد میں ہیں، تکلیف میں ہیں اور کئی ایسے لوگ ہیں جو فلسطین کی صورت دیکھ کر اپنے آنسو نہیں روک پارہے ہیں لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایک بڑی تعداد اپنی دنیا میں مگن ہے اور ان کے اندر وہ درد پیدا نہیں ہورہا جو ہونا چاہیے تھا۔

اس وقت فلسطین لہولہو ہے اور سعودی عرب نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ وہ غزہ جنگ کے بعد اسرائیل سے تعلقات معمول پر لانے کے معاہدے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور بات یہاں ختم نہیں ہوئی ہے، سفاکی اور مسلم دشمنی میں سعودی عرب کا کردار یہ سامنے آیا ہے کہ اس کے دارالحکومت ریاض میں شکیرا پرفارم کررہی ہے اور فلسطینیوں کی لاشوں پر یہ مسلم حکمراں رقص کروا رہے ہیں۔ اس وقت امت مسلمہ کو ہر مسلم ملک میں اٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کی دہشت گردی میں ان کا بڑا حصہ بنتا ہے۔ یہ لڑائی فلسطینیوں کو شاید اپنے بل بوتے پر ہی لڑنی پڑے۔ یہاں اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا جاسکتا، بس امت کا ایک عام مسلمان ان کے درد کو محسوس کررہا ہے اور جل رہا ہے، شاید اگر اسے موقع ملے تو وہ مزاحمت کی اس تحریک میں اپنا حصہ بھی ڈالنے کو تیار ہے۔

9831439068

بی ایچ یو کے ہندو سنسکار اور طالبات کا جنسی استحصال

ڈاکٹر سلیم خان

اتر پردیش کے اندر ہندوؤں کا ایک مقدس شہر بنارس ہے جسے کاشی بھی کہا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ماں گنگا کے بلانے پر اسی شہر کو انتخاب لڑنے کے لیے منتخب کیا۔ اس طرح وہ وزیر اعظم کا شہر بن گیا۔ گنگا نے تو مودی جی کو وزیر اعلیٰ سے وزیر اعظم بنادیا مگر انہوں نے نو سال کے اندر اس کا یہ حال کیا کہ مرکزی پولیوشن بورڈ کے مطابق اب گنگا کا پانی پینے تو دور نہانے کے قابل بھی نہیں رہا۔ مودی جی نہ صرف گنگا کو آلودہ ہونے سے نہیں بچا سکے بلکہ گنگا جمنی تہذیب کا بھی بھٹا بیٹھا دیا۔ اس کے علاوہ ہندو شعائر کی بقاء کے لیے قائم ہونے والی 107 سال پرانی بنارس ہندو یونیورسٹی کو بھی برباد کردیا۔ بی ایچ یو کے احاطے میں کرمن بابا مندر کے قریب پچھلے دنوں ایک طالبہ کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی آئی آئی ٹی کی اس طالبہ کو نصف شب میں ہاسٹل کے قریب تین موٹر سائیکل سوار مردوں نے مبینہ طور پر چھیڑ چھاڑ کی۔ اس طالبہ کو بندوق کی نوک پر روکا گیا۔ اس کو زبردستی چومنے کے بعد اسے کپڑے اتارنے پر مجبور کیا گیا اور اب تازہ الزام یہ ہے اس کی اجتماعی آبروریزی بھی کی گئی۔

بی جے پی کے دیش بھگت اس سے بھیانک حرکت منی پور میں کرچکے ہیں۔ اب یہ کام مودی اور یوگی کے بنارس میں دوہرایا گیا۔ سرکاری تحفظ اور سرپرستی کے سبب ان بدمعاشوں کے حوصلے اس قدر بلند ہیں کہ اس نازیبا حرکت کی ویڈیو بھی بنانا شروع کردی گئی۔ ہندو راشٹر کے قیام سے قبل وہ اس طرح اپنی جھلکیاں دکھا رہا ہے۔ اس ظلم کے خلاف یونیورسٹی کے 2500 طلبہ نے بالمقابل راجپوتانہ ہاسٹل احتجاج کرکے اتر پردیش کا نام روشن کیا مگر مودی جی کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اسرائیل کے ساتھ چند گھنٹوں کے اندر یکجہتی کا اظہار کرنے والے مودی نے ان طالبات سے ہمدردی میں ایک لفظ نہیں کہا۔ کنگنا رناوت کی فلم پر رونے کی اداکاری کرنے والے یوگی کی آنکھ میں اس پر ایک آنسو کا قطرہ نہیں آیا۔ خواتین پر مظالم کے حوالے سے یہ ہے بی جے پی کا چال، چرتر اور چہرا۔

خواتین کے استحصال کی بابت بنارس ہندو یونیورسٹی کا ریکارڈ پہلے ہی بہت خراب رہا ہے۔ چار سال قبل یعنی مودی یُگ میں بی ایچ یو کے پروفیسر ایس کے چوبے پر کئی طالبات نے جنسی استحصال، فحش حرکتیں، نازیبا سلوک اور تبصرہ کرنے کے الزامات لگائے تھے۔ اس تنازع کی ابتدا اس وقت ہوئی جب اکتوبر 2018 میں شعبہ حیوانات کی بی ایس سی کے طلبہ و طالبات نے وی سی کو خط لکھ کر پروفیسر چوبے پر ایک ایجوکیشنل ٹرپ کے دوران طالبات کے ساتھ جسمانی چھیڑ چھاڑ اور فحش حرکتیں کرنے کا الزام لگا کر ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سنگین شکایت کی تفتیش کا کام آئی سی سی کو سونپا گیا اور اس کے بعد پروفیسر چوبے کو معطل بھی کردیا گیا لیکن دسمبر 2018 میں کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد انتظامیہ نے ان پر کوئی خاص کارروائی نہیں کی۔ اگلے سال غالباً انہوں نے مودی کے تعمیر کردہ گنگا گھاٹ میں ڈبکی لگا کر اپنے سارے پاپ دھو لیے اس طرح اگستکے اندر ان کو دوبارہ تعلیمی ذمہ داری پر بحال کردیا گیا۔

ستمبر 2019 میں طلباء نے پروفیسر چوبے کی بحالی پر مظاہرہ کیا۔ ملک کے ایک قدیم اور مشہور مرکزی یونیورسٹی میں لڑکیوں کو چھیڑنے کے خلاف اس احتجاج میں کیمپس کے قریب دروازے کے سامنے لڑکیاں دھرنے پر بیٹھ گئیں۔ اس سے آگ بگولا ہوکر یوگی انتظامیہ طاقت کا استعمال کیا اور جنسی استحصال کے خلاف مظاہرہ کرنے والی بہادر بیٹیوں پر وحشیانہ لاٹھی چارج بھی کیا۔ مودی اور یوگی اس طرح خواتین کا احترام کرتے ہیں۔ سیاستدانوں کے علاوہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو اتنی بھی شرم نہیں تھی کہ وہ لڑکیوں سے ملاقات کرکے ان کے مطالبات و مسائل کو سن کر ان کا حل تلاش کرتے۔ طالبات کا پہلا مطالبہ کیمپس میں 24 گھنٹے سکیورٹی کا تھا اس کے علاوہ ہوسٹل کے آنے جانے والے راستے پر مناسب روشنی انتظام، کیمپس میں خواتین سکیورٹی اہلکار کی تعیناتی اور سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کی بھی مانگ کی گئی تھی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی میں اس وقت طالبات پر لاٹھی چارج کرنے کے بجائے ان کے مطالبات کو تسلیم کرلیا جاتا تو حالیہ واقعہ رونما نہیں ہوتا لیکن یوگی جی تو چاہتے ہیں یونیورسٹی کو تعلیم گاہ نہ رہے بلکہ آر ایس ایس کا اکھاڑہ بن جائے۔

طالبات نے بی ایچ یو کے وائس چانسلر گریش چندر ترپاٹھی کی بے حسی کے خلاف ان کی بھی برخاستگی کا مطالبہ کیا۔ یہ احتجاج 26 گھنٹے تک چلا اور اس کے بعد وی سی نے یونیورسٹی کی کونسل کے ذریعہ آخری فیصلہ لئے جانے تک پروفیسر چوبے کو چھٹی پر بھیج دیا۔ بی ایچ یو انتظامیہ نے ایک بار پھر اس معاملے کو یونیورسٹی کی کونسل میں ہی رکھنے کی یقین دہانی کرائی۔ اس وقت آئی سی سی کے ایک رکن نے رازداری کی شرط پر انڈین ایکسپریس کو بتایا تھا کہ آئی سی سی نے اپنی رپورٹ میں ہی صاف کہا تھا کہ پروفیسر چوبے 'ری پیٹ آفینڈر' یعنی عادتاً بار بار ایسا کرنے والے شخص ہیں، وہ جو پڑھانے کے لیے مخلص نہیں ہیں لیکن جب سیاں بھئے یوگی تو پھر ڈر کاہے کا۔ یوگی بابا کا بلڈوزر راجپوتوں کے لیے نہیں پرایوں کی خاطر ہے۔ ایک سال کے بعد پروفیسر چوبے کے معاملے کی تفتیش کرنے والی آئی سی سی نے پروفیسر چوبے کو قصوروار پایا اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی سفارش کی۔ اس کے بعد وی سی راکیش بھٹناگر کی صدارت میں دہلی کے اندر 27 ستمبر کو ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میں پروفیسر چوبے کو کوئی سزا تو نہیں دی گئی مگر سبکدوش کروینے کا فیصلہ کیا گیا۔

آئی سی سی کی اس سفارش پر پہلے ہی عمل کرکے حیوان صفت پروفیسر چوبے کو سخت سزا دی جاتی تو نہ کوئی دوسرا ایسی حرکت کرنے کی جرأت کرتا اور نہ طلبہ و طالبات کو احتجاج کرکے یوپی کا نام روشن کرنے کی زحمت کرنی پڑتی۔ یوگی جی اگر کنگنا کی فلم دیکھنے یا ڈاکٹر کفیل خان جیسے بے قصور لوگوں کو پریشان کرنے کے بجائے خواتین پر مظالم کرنے والے مجرمین کی جانب توجہ فرمائیں تو صوبے کی حالت بہتر ہوسکتی ہے۔ ایک طرف بی ایچ یو میں خواتین کا استحصال ہوتا ہے اور دوسری جانب امسال 'منوسمرتی' پر ایک ریسرچ پروجیکٹ کے تحت سنسکرت ودیا دھرم سائنس فیکلٹی کا 'دھرم شاستر-میمانسا ڈیپارٹمنٹ' 21 فروری کو 'منوسمرتی کا ہندوستانی سماج پر اطلاق' نامی پروجیکٹ کے لیے فیلوشپ کا اشتہار دے دیا ہے۔ درج فہرست ذات یعنی دلت طبقہ کے طلبا اس پروجیکٹ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں تو متعلقہ شعبہ صدر پروفیسر ششکر کمار مشرا ایک دلچسپ انکشاف فرما دیتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ پہلا موقع نہیں ہے جب منوسمرتی پڑھائی جارہی ہے۔ جب سے یہ شعبہ بنا ہے تبھی سے منوسمرتی سمیت کئی صحیفے کورس میں شامل ہیں اور پڑھائے جاتے رہے ہیں۔

پروفیسر ششکر کا کہنا ہے کہ ان کے شعبہ میں سبھی طبقہ کے طلبا موجود ہیں اور ڈگری لیتے ہیں۔ اس کے بعد طلبا پی ایچ ڈی بھی کرتے ہیں۔ منوسمرتی میں اچھے اخلاقیات کے لیے سبق ہے اور اس لیے ریسرچ کی ضرورت ہے۔ پروفیسر ششکر کا کہنا تھا کہ گزشتہ دو سے تین دہائی میں سماج کے اندر انسانیت کا زوال ہوا ہے۔ منوسمرتی میں ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں ملا جو ناموافق ہو۔ پھر بھی اگر ایسا لگتا ہے کہ منوسمرتی کی چیزیں آج کے مطابق مناسب نہیں ہے، تو میں اپنے پروجیکٹ میں اصلاح کے لیے درخواست دوں گا۔ پروفیسر ششکر کا یہ بیان پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ یا تو انہوں نے منوسمرتی کو پڑھا ہی نہیں یا عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ منوسمرتی کے مطابق عورت کو کمزور اور بے وفا سمجھا گیا ہے اور اس کا ذکر ہمیشہ حقارت کے ساتھ آیا ہے۔ جھوٹ بولنے کو عورت کا ذاتی خاصہ بتایا گیا ہے۔

منوسمرتی کے مطابق عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچپن میں باپ کے اختیار میں رہے، جوانی میں شوہر اور شوہر کی وفات کے بعد بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ اس ضابطۂ اخلاق کے مطابق اگر شوہر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو تو وہ اپنی بیوی کو کسی اور مرد سے تعلقات پیدا کرنے کو کہہ سکتا ہے تاکہ وہ اولاد پیدا کرسکے، یہ عورت دوسرے مرد سے صحبت کرے گی، بچہ جنے گی، لیکن بیوی وہ اس پہلے شوہر کی ہی رہے گی۔ اسی کے گھر میں رہے گی اور پہلا شوہر ہی نان و نفقہ کا ذمہ دار ہوگا۔ ان تعلیمات کے اندر اگر پروفیسر صاحب کو کوئی ناموافق بات دکھائی نہیں دیتی تو ان کے دماغ کا علاج ہونا چاہیے۔ اس احمقانہ دلیل کے خلاف بھی بی ایچ یو کے طلبا نے احتجاج کیا۔ مظاہرین میں سے ایک اپنے بھارتی کا کہنا تھا کہ ملک منوسمرتی سے نہیں بلکہ آئین سے چلتا ہے۔ اس میں سبھی کو برابری کا حق دیا گیا ہے، جبکہ منوسمرتی میں ذات اور اونچ-نیچ کی باتیں موجود ہیں۔ آئین سبھی کو تعلیم و برابری کا حق دیتا ہے، جبکہ منوسمرتی میں ایسا نہیں ہے۔ اس لیے آئین کے مطابق اس طرح کا ریسرچ پروجیکٹ نہیں چلایا جانا چاہیے۔ بی ایچ یو یا یوپی میں مسئلہ صرف پروجیکٹ تک محدود نہیں بلکہ زہریلی ذہنیت کا ہے۔ یونیورسٹی سمیت معاشرے کے اندر خواتین اور طالبات کے جنسی استحصال کا بنیادی سبب یہی غیر انسانی تعلیمات ہیں جنہیں مقدس بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔

☆☆☆☆

زراعت کے ذریعے بااختیار ہوتیں دیہی خواتین

تانیہ

ملک میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کئی سطحوں پر کام کیا جارہا ہے۔ اس کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے مختلف اسکیمیں بھی چلائی جارہی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں زراعت ہی وہ شعبہ ہے جہاں خواتین سب سے زیادہ بااختیار ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ہمارے ملک کا زرعی نظام مردوں کے مقابلے خواتین کے کندھوں پر زیادہ ٹکا ہوا ہے جسے انہوں نے کامیابی سے سنبھالا ہے۔ جبکہ مرد زیادہ تر ہل چلانے اور کھاد اور بیج پھیلانے کا کام کرتے ہیں، عورتیں گھاس ڈالنے سے لے کر پکنے تک فصل کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ فصل کے تیار ہونے تک بچوں کی طرح اس کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ اس دوران وہ ہر روز گھر کے تمام کام بہت اچھے طریقے سے مکمل کرتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کے کام کو معاشرے میں کبھی عزت نہیں دی گئی۔ خواتین کسانوں کو اکثر مردوں کے مقابلے میں کم اجرت دی جاتی ہے۔ اتراکھنڈ کے دیہی علاقے چورسو گاؤں کی خواتین کسان بھی خواتین کو بااختیار بنانے کی ایک مثال ہیں۔ ریاست کے باگیشور ضلع میں واقع گروڑ بلاک کے اس گاؤں کی زیادہ تر خواتین گھریلو کام کے ساتھ ساتھ زراعت سے متعلق کام بھی بخوبی انجام دیتی ہیں۔ اس حوالے سے 30 سالہ خاتون کسان سنگیتا دیوی کا کہنا ہے کہ ان کے خاندان کی پوری آمدنی کا انحصار زراعت پر ہے۔ اس لیے خاندان کی خواتین، مردوں کے ساتھ مل کر زرعی کام کرتی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ہم خواتین فصل کے پکنے تک اس کی ضروری دیکھ بھال کرتی ہیں۔ اس کے لیے وہ صبح سویرے اٹھ کر گھر کے تمام اہم کام مکمل کرتی ہیں اور پھر سارا دن کھیتوں میں گھاس صاف کرنے میں گزارتی ہیں اور پھر شام کو گھر واپس آکر کھانا پکاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ اس طرح کے اجتماعی کام سے فصل اچھی ہوتی ہے اور ہمیں پورے سال کے لیے اناج ملتا ہے۔

وہیں 48 سالہ بھاگا دیوی پورے اعتماد کے ساتھ کہتی ہیں کہ ہم خواتین خود انحصار ہیں۔ ہم کسی کی محتاج نہیں ہیں۔ معاشرہ سمجھتا ہے کہ عورتیں کچھ نہیں کرسکتیں، انہیں ہمارا کام دیکھنا چاہیے۔ زراعت سے متعلق تمام کام ہم خود کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری معاشی حالت بہت اچھی ہے۔ ہمیں کبھی بھی بازار سے سبزیاں یا اناج خریدنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ کہتی ہیں کہ گاؤں کی تقریباً تمام خواتین کھیتی باڑی سے وابستہ ہیں۔ جہاں مرد صرف اناج اگانے کے ذمہ دار ہیں وہیں خواتین بھی اناج کے ساتھ سبزیاں اگانے کی ذمہ دار ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ہم خواتین گھر کے سارے کام مکمل کرکے دوپہر کا کھانا بنا کر کھیتوں میں جاتی ہیں اور پھر واپس آکر رات کا کھانا بھی تیار کرتی ہیں۔ تاہم بھاگا دیوی خواتین کے تئیں معاشرے کے دوہرے رویے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم دیہی خواتین زراعت میں مردوں سے زیادہ کردار ادا کرتی ہیں لیکن پھر بھی ہمارے کام کو مردوں سے زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔ اگر خواتین زرعی کام سے مکمل طور پر منہ موڑ لیں تو یہ کام ٹھپ ہوجائے گا۔ اس سے زراعت میں ہمارا کردار ظاہر ہوتا ہے لیکن پھر بھی معاشرے کی نظر میں ہمارا کام اہم نہیں ہے۔ بھاگا دیوی کے الفاظ کو آگے بڑھاتے ہوئے 40 سالہ جانکی دیوی کہتی ہیں کہ ہم خواتین زراعت کے شعبے میں اتنا ہی حصہ ڈالتی ہیں جیسا کہ ہم گھر کو خوبصورت بنانے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ ہم صبح اٹھ کر نہ صرف گھر کا کام مکمل کرتے ہیں بلکہ جانوروں کے لیے چارے کا بندوبست بھی کرتے ہیں اور کھیتوں میں جاتے ہیں۔ کئی بار خراب موسم کے باوجود ہمیں کھیتوں میں جانا پڑتا ہے کیونکہ اگر ہم ایسا نہیں کرتے ہیں تو کھیتوں میں جڑی گھاس فصل پر منفی اثرات مرتب کرسکتی ہے اور فصل کے خراب ہونے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم خواتین کسی بھی حالت میں زرعی کام نہیں چھوڑ سکتیں۔

جانکی دیوی کے ساتھ بیٹھی 38 سالہ بھاگولی دیوی کہتی ہیں کہ اگرچہ معاشرہ ہم خواتین کے کام کو نہیں سمجھتا، لیکن اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ ہم زرعی کام سے منہ موڑ لیں کیونکہ یہی ہماری روزی روٹی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ہم غریب ہیں، ہماری معاشی حالت ایسی نہیں کہ بازار سے غلہ خرید کر کھا سکیں۔ صرف اتنی زمین ہے جس پر اناج یا سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں اور سال بھر خوراک فراہم کی جاسکتی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ گاؤں کے زیادہ تر مرد پیسہ کمانے کے لیے کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ دیگر کام بھی کرتے ہیں۔ ایسے میں وہ زراعت پر پوری توجہ نہیں دے سکتے۔ مرد صرف کھیتوں میں ہل چلانے اور فصلوں کی کٹائی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ بیج بونے سے لے کر کٹائی تک کے عرصے میں خواتین فصل کی مکمل دیکھ بھال کرتی ہیں۔ وہ گھاس پھوس اور کیڑوں کے حملے سے بچانے کے لیے ان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کی طرح فصلوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ بھاگولی دیوی پورے اعتماد کے ساتھ کہتی ہیں کہ اگرچہ سماج زراعت کے شعبے میں خواتین کے تعاون کا احترام نہیں کرتا، لیکن یہ معاشرہ اچھی طرح جانتا ہے کہ زراعت کا کام ہم خواتین کے بغیر ادھورا ہے۔ اگر خواتین یہ کام چھوڑ دیں تو زرعی نظام مکمل طور پر تباہ ہوجائے گا۔ فصلیں خراب ہوجائیں گی کیونکہ مرد ہل چلانا جانتے ہوں گے لیکن صرف عورتیں ہی فصلوں کو کیڑوں سے بچا سکتی ہیں اور وہ ایسا بخوبی کررہی ہیں۔

درحقیقت زراعت کے شعبے میں خواتین جس طرح کا حصہ ڈالتی ہیں وہ حیرت انگیز ہے۔ بھلے ہی معاشرہ ان کے کام کو بہت اہم نہیں سمجھتا، لیکن یہ بات طے ہے کہ وہ زراعت کی اصل ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ وہ نہ صرف زراعت کو فروغ دینے کے لیے کام کرتی ہیں بلکہ یہ پیغام بھی دیتی ہیں کہ دیہی خواتین اس شعبے میں بہت مضبوط ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرہ ان کی بااختیاریت کو قبول کرے اور انہیں مردوں کے برابر مزدوری ادا کرے۔ مصنفہ سمترا نندن پنت یونیورسٹی کے طالب علم ہیں

(چرخہ فیچرس)

چورسو، اتراکھنڈ

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کے تعلیمی نظریات

فہیم النساء مہوش

انسانی سوچ وفکر کے ارتقاء میں کچھ عبقری شخصیتوں کا ایسا حصہ ہوتا ہے کہ نسلیں نا صرف انھیں یاد کرتی ہیں بلکہ ملک وقوم ،ملت ۔ کے تئیں انکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان ہی کے نظریہ اور انکے کارناموں کو فروغ دے کر ترقی کی اسی بنیاد کو مظبوط کرتی ہے۔ جوکہ بے شک ان باکمال شخصیات کی دوراندیشی اور وسیع النظری کی اعلی مثال ہے کہ جنھوں نے اپنی فراست ،تدبر اور تفکر سے آنے والے وقتوں کے سماجی ،ثقافتی ،تہذیبی ،تقاضوں کو بھانپ لیا۔ بے شک یہ کوئی معمولی صفات نہیں بلکہ اللہ تعالی کی ودیعت کردہ بہت ہی خاص شخصیتیں ہیں۔۔ جو بیسویں صدی کے وہ روشن مینار ہیں جنھوں نے تعلیمی نظام یا پھر تعلیمی ڈھانچے کی ساخت کو مستحکم بنانے کے علاوہ روایتی طریقے سے عصری اور فنی سطح پر لانے کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔ بلا شبہ وہ سرسید احمد خان اور ہمارے آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔ تعلیمی نظام اور تعلیمی معیار کے فروغ کے لیے انکی انتھک کوششوں کے اعزاز میں انکی یوم پیدائش پر ہر سال قومی یوم تعلیم منایا جاتا ہے۔

11 نومبر 1888 کو مولانا ابوالکلام آزاد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوے۔ چھوٹی سی عمر میں بلا کی قابلیت اور ذہانت کے حامل صرف بارہ سال کی عمر میں مدیر بھی بن گیے 1914 میں اخبار الہلال نکالا جو برطانوی حکومت کے خلاف ہندوستانیوں کا تحریک آزادی میں شامل ہونے کا باعث بنا اسکے بعد البلاغ بھی شایع کیا۔ ترجمان القرآن بھی لکھا وہ اپنی ذات میں ایک مکمل ادارہ تھے۔

۔تدبر کا یہ عالم تھا" بقول سروجنی نائیڈو کے آزاد جس دن پیدا ہوے اسی دن پچاس برس کے ہوگیے۔ کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔16 سال کی عمر میں تعلیم مکمل کی ۔اپنے سے دگنی عمر کے بچوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ۔انکی شخصیت کا احاطہ کرنا یکے بعد دیگرے وضاحت کے ساتھ تو یہ وقت ضرور ہوتی ہے کہ انکی کونسی کونی صفات پر بات کی جاے کیونکہ مفکر ،صحافی ،ادیب ،شاعر، فلسفی، مصلح ،خطیب سیاستدان، محقق ،دانشور ،ماہر تعلیمات وراایک بہترین لیڈر بھی تھے۔ کم عمری میں پارٹی کے صدر بھی بنائے گیے۔

مولانا ابوالکلام آزاد بحیثیت وزیر تعلیم اس نظریہ کے شدت پسندی کے ساتھ حامل تھے کہ تعلیم سے جمہوری اقدار کو فروغ دیا جاے۔ ان ہی کی کوششوں کے ثمر آور نتائج ہیں کہ ہندوستان نے صرف تعلیم کی اہمیت سمجھی بلکہ فنون تعلیم کی اہمیت بھی جانی۔ وہ نصاب میں رواداری، ترقی، بھائی چارگی جیسے اقدار کو فروغ دینا چاہتے تھے۔ وہ تعلیم میں سرسید احمد خان کی علی گڑھ تحریک سے کافی متاثر تھے۔ 15اگست 1947 سے 1958 تک پہلے وزیر تعلیم رہے۔

تعلیمی نظام کو عالمگیریت کا یہ پہلو انھوں نے ہی پیش کیا کہ تعلیم بلا لحاظ صنفی امتیاز کہ سکنڈری گریڈ تک مفت اور لازمی فراہم کی جاے۔ اور NEP کا کثیر لسانی فارمولہ انھوں نے آزاد ہندوستان کو دیا تھا اور علاقائی مادری زبان میں تعلیم کی پرزور تائید کی تاکہ ہر بچہ اپنے قومی اور ثقافتی ورثے کا تحفظ بھی کر سکے اور اپنے تئیں قوم کی خدمت بھی انجام دے سکے۔ تعلیم کی جن بنیادوں کو آزاد نے رکھا انکی مضبوطی نے ہندوستان کو روایتی تعلیم سے ہٹ کر جدید تعلیمی افکار کو اپنانے میں پیش قدمی فراہم کی۔ ان کا ماننا تھا تعلیم ہی ترقی کا سرچشمہ ہے اور تعلیم ایسی ہو جو تحقیق ،تخلیق ،اور اخلاقیات کے ساتھ لیڈرشپ صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ومددگار ہو۔ اور آج ان خصوصیات کے فروغ پر کئی تعلیمی اسکیمیں ،لانچ کی جارہی ہیں۔ اس را اساتذہ کو تربیت فراہم کی جارہی ہے۔

لسانی طور پر جس طرح ہمارا ملک پسماندہ تھا آزاد نے اسی طرف توجہ مبذول کر کے اس لسانی انحطاط کو دور کرنے کے لیے ماہرین تعلیمات کے لیے اپنی رائے دی ۔آزاد چاہتے تھے کہ آزاد ہندوستان بلاتفریق مزہب وملت ،رنگ ونسل ذات پات کی اقتصادی طور پر کامیاب رہے اور خود کفیل، پرامن، منظم اور مساوات کا بھائی چارگی کا علمبردار بنے۔ آزاد کے اسی نظریہ کا اظہار ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ "اگر آسمان سے ایک فرشتہ اترے اور کہے میں تمہیں 24 گھنٹوں میں سوراج دونگا اگر تم ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار ہوجاؤ تو میں کہونگا کہ مجھے ہندو مسلم اتحاد چاہیے کیونکہ اگر سوراج نہیں ملا تو ہندوستان کا نقصان ہوگا لیکن اگر اتحاد جاتا رہا تو عالم انسانیت کا نقصان ہوگا۔ ۔بحیثیت وزیر تعلیم انکی کارکردگی نصاب میں قومی یکجہتی کے فروغ پر تھی اور ترقی پسند نصاب کی ترجیح تھی۔ وہ تعلیم میں صنعت وحرفت کو ترقی کے لیے لازم سمجھتے تھے۔ اور پیشہ وارانہ تعلیم کو انتہائی ضروری سمجھتے تھے ۔

1948 میں انھوں نے یونیورسٹی سطح پر عصری تعلیم کے فروغ کے لیے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن قائم کیا تاکہ ہندوستان بدلتے وقت کے تقاضوں کے ساتھ عصری تعلیم میں ترقی کی جانب گامزن ہو۔ 1952 میں انھوں نے آل انڈیا کونسل فار سکنڈری ایجوکیشن قایم کیا۔ ادبی ثقافتی اور علمی اداروں کے قیام میں انھوں نے ادب اور ثقافت کے فروغ کا خیال کرتے ہوے ساہتیہ اکیڈمی ،للت کلا اکیڈمی ،اور کونسل فار کلچرل ریلیشنز کو قائم کیا جو آج بہت ہی کامیابی وترقی کا مظہر ہیں۔ ہندوستان میں تعلیمی میدان میں وسیع تبدیلیاں اور ترقی مولانا ابوالکلام آزاد کے زمانے میں ہی رونما ہویں۔ 14 سال مفت اور لازمی پرایمری ایجوکیشن کو ہر شہری کا بنیادی حق قرار دیا وہ کہتے تھے کہ قوم کا سرمایہ کسی بھی ملک کے بینکوں میں نہیں بلکہ پرایمری اسکولوں میں ہے انکا ماننا تھا کہ تعلیم جو دل سے دی جاے تو سماج میں انقلاب لا سکتی ہے۔۔ مولانا ابوالکلام آزاد وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے تعلیم بالغان کو متعارف کرایا۔

بطور وزیر تعلیم ان کا یہ ماننا تھا کہ یونین اور ریاستوں کو تعلیم کے فروغ میں ذمے داریاں بانٹنی چاہیے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے تدبر اور فراست سے تعلیم کو نا صرف ملک کی سالمیت کے اشد ضروری قرار دیا بلکہ معاشی صورتحال کی تبدیلی کو تعلیم کا لازمی جز قرار دیا وہ تعلیم کے سماجی، واخلاقی طرز پر مبنی فکر کو فروغ دینا چاہتے تھے۔ پہلا IIT,IISC اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹیکچر بھی انھیں کے دور میں قایم ہوا۔ آزاد نے جدید سائنس وٹیکنالوجی کے ساتھ ہندوستان کی ثقافت کی سفارش کی۔ اپنے ملک سے بے انتہا محبت کا تقاضہ تھا کہ وہ ہندوستان کی تہذیب و ثقافت دوسرے ملکوں میں بھی پہنچانا چاہتے تھے۔ لبرل ازم اور روشن خیالی کا پیکر آزاد نے ایک تنقیدی وزیر تعلیم بن کر ہندوستان کی مستقبل کی تعلیمی ضرورتوں کے لحاظ جو بھی کارہائے خدمات انجام دیں اسکا ثمر آور سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔ ایک بات جو آج ہر شہری کو سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ آزاد چاہے بحیثیت وزیر تعلیم ،یا بحیثیت صحافی ،یا شاعر ادیب ،سیاستدان، یا فلسفی ۔یا مصنف جس فکر کو سب میں قائم رکھا وہ مساوات یکجہتی اور انسانیت کا فروغ ہے حب الوطنی کا فروغ ہے۔

اگر مولانا ابوالکلام آزاد کی سیاسی بصیرت کا احاطہ کرنا چاہیں تو ملک کے پہلے وزیر اعظم کا یہ بیان کافی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو رقمطراز ہیں کہ

''میں صرف عملی سیاست ہی نہیں جانتا، سیاست کا طالب علم بھی ہوں۔ علم سیاست کی کتابیں مجھ سے زیادہ ہندوستان میں کسی اور نے نہیں پڑھیں۔ میں تیسرے چوتھے سال یورپ کا بھی دورہ کرتا ہوں جہاں سیاست کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے سیاست کے تازہ ترین علم سے واقفیت حاصل کر لی ہے۔ لیکن جب ہندوستان پہنچ کر مولانا ابوالکلام آزاد سے باتیں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب بھی بہت آگے ہیں۔'' (ابوالکلام آزاد: ایک ہمہ گیر شخصیت، رشید الدین خاں)

اگر مولانا ابوالکلام آزاد کی کتاب انکے خطوط کا مجموعہ غبار خاطر کا ذکر نا کیا جاے تو اس مضمون کی تشنگی باقی رہ جاے ۔ویسے تو انکے خطوط کے کئی مجموعے شایع ہوے ہیں جیسے تبرکات آزاد۔ کاروان خیال ،مکاتیب ابوالکلام ،اور غبار خاطر جو سب سے زیادہ انکی طرز نگارش کے لیے شہرت یافتہ ہے۔ جس میں انھوں نے ایک بہت بڑی شخصیت حبیب الرحمان شیروانی کی مخاطبت میں لکھا ۔وہ قید میں اپنے خیالات اور تاثرات کو اپنے عزیز سے مخاطب کرتے قلمبند کردیا غبارے خاطر جو نثر کا عظیم شاہکار ہے ہر ادب نواز کے مطالعے کی پہلی جستجو ہے۔ غبار خاطر کے اسلوب سے متاثر ہوکر ہی حسرت موہانی نے لکھا۔

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر
نظم حسرت میں بھی مزہ نا رہا

کئی اسکالرس نے انکی سیاسی ،اسلامی اور تعلیمی شراکت پر انکی علمی ذہانت پر لکھا اور تعلیم اور ثقافت میں انکی بے پناہ کاوشوں اور شراکت داری کا اعتراف کیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے غبار خاطر میں تعلیمی فلسفہ پر تبصرہ کیا۔ آزادی کے بعد بلاشبہ نیے قومی تعلیمی نظام کو ملک کے تناظر میں تعمیر کرنا بہت مشکل اور پیچیدہ کام تھا لیکن مولانا ابوالکلام آزاد نے اس ذمے داری کو بخوبی نبھایا بھی اور انمٹ نقوش بھی چھوڑے۔ اس پیغام کے ساتھ کہ تعلیم کو ہر ضرورت پر فوقیت دی جاے۔ انکی یوم پیدائش منانا اس بات کا عزم ہو کہ بھلے ہی ایسی شخصیت کا دوبارہ پیدا ہونا مشکل ہے لیکن ان جیسی شخصیت کی سوچ کی بنیاد ڈالنا اور انکے نظریہ کو فروغ دینا اساتذہ پر انکی تدریس پر بقول ابوالکلام آزاد کے" دل سے تعلیم" پر ممکن ضرور ہے۔ آج معاشرہ جس پسماندگی سے ابھرنے کی کوشش میں لگا ہے اسکے لیے ضروری ہے یہ جاننا کہ تعلیم سے نا صرف اپنا بلکہ ملت کا قوم کا ملک کا فایدہ ہوتا ہے۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد نے جس طرح اپنی کاوشوں سے اپنی خدمات آنے والے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوے باوجود قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوتے ہوے جاری رکھیں اسے یاد کرتے ہوے اپنے عزائم کو نیے سرے سے ترتیب دیتے ہوے کوششوں کو جاری رکھنا چاہیے۔ کیونکہ جس ملک میں ایسے معمار قوم ملک وملت ہوں انکی عزت اور انکے مقام کا اعتراف کرتے ہوے ہمیں خود کو ثابت کرنا ہوگا لیکن اسکے لیے ہمیں تعلیم کے ہر شعبے میں خود کو منوانا ہوگا۔ یہ باور کرانا ہوگا کہ ہم نے ان رہنماؤں کی قندیل سے تاریک راہوں میں روشنی حاصل کی جنھوں نے اپنی محنت لگن ایثار اور اور پنے نظریات کو خون کی شکل میں جلاے رکھا تاکہ تاریکی میں کوئی ڈوب نا جاے۔

وقت کے اس تقاضے پر توجہ مرکوز کرتی ہوں کہ مولانا ابوالکلام آزاد تعلیم میں تخلیق ،تحقیق استدلال ،تکنیک اور اقدار کا فروغ چاہتے تھے۔ قوموں کا انحصار تعلیم اور اساتذہ پر ہی ہوتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے بقول تعلیم سے انسانیت کا فروغ ہو اور انسانی زندگی ترقی یافتہ ہو۔ یہی تعلیم کے جامع اور لازمی مفہوم کو اپنی زندگیوں سے مربوط کرنا ہوگا۔

☆☆☆☆

ابوالکلام آزاد ہمہ گیر شخصیت اور نظام تعلیم کے علمبردار

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

مولانا ابوالکلام آزاد کی ہمہ گیر شخصیت کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کی شخصیت کے بہت سے پہلو ہیں۔ وہ اگر مجاہد آزادی تھے تو ایک عالم دین بھی تھے۔ انہیں قرآن، فقہ علم الکلام ،علم الحدیث پر غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ ایک عظیم خطیب زبردست صحافی ، عالی مرتبہ مجتہد ،عظیم دانشور، بلند پایہ مفکر، فلسفی اور جنگ آزادی کے عظیم قومی رہنما تھے۔

آپ نے ملک کی جدوجہد آزادی میں بہت اہم رول ادا کیا بلکہ یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ مولانا کی آزادی کیلئے کی جانے والی جدوجہد کے ان گنت نقوش مہاتما گاندھی جی پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ نے اس ملک وقوم کیلئے جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

مولانا ابوالکلام آزاد 1888 کو دنیا کے مقدس مقام مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ عربی آپ کی مادری زبان تھی 1895 میں وہ کولکاتا پہنچے۔ یہاں ان کی باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی۔ اللہ نے انہیں حافظہ اور ذہانت کی دولت سے فراخ دلی کے ساتھ نوازا تھا۔ انہوں نے تیرہ چودہ برس کی عمر میں فقہ، حدیث، منطق اور ادبیات پر عبور حاصل کرلیا تھا۔ 1902 تک آپ کی ابتدائی تعلیم کا سلسلہ مکمل ہو چکا تھا۔ اپنے والد مولانا خیر الدین کے علاوہ مولوی ابراہیم، مولوی محمد عمر، مولوی سعادت حسن وغیرہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دس گیار برس کی عمر میں شعر گوئی کا آغاز کیا اور مولوی عبدالواحد کی تجویز پر آزاد تخلص پسند کیا۔ بعد میں نثر نگاری کی طرف توجہ کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے قرآن و حدیث وفقہ کا گہرا مطالعہ کیا۔ مولانا کا عقیدہ تھا کہ قرآن ہماری زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مولانا ادبی ، سماجی ، تاریخی اور سیاسی تحریروں میں قرآن کے حوالے موجود ہیں۔ رانچی قیام کے زمانے میں ترجمان القرآن ترتیب دیا اور فقہ اسلامی کی روشنی میں 'الصلوۃ و الزکوۃ' اور 'النکاح' وغیرہ تصانیف مکمل کی۔ مولانا کی زندگی کا بڑا حصہ ادبی اور سیاسی میدان میں گزرا۔ آپ نے بہت سے رسالوں میں مضامین لکھے اور کئی ادبی رسالے شائع کئے۔ مولانا نے سب سے پہلا رسالہ ماہ نامہ ''نیرنگ عالم'' 1899 میں جاری کیا۔ اس وقت مولانا کی عمر صرف گیارہ برس تھی ۔ یہ رسالہ سات ، آٹھ مہینے جاری رہا بعد میں المصباح ، احسن الاخبار ہفت روزہ پیغام ، الجامعہ وغیرہ رسائل میں خدمت انجام دیں۔ 1909 میں ''لسان الصدق'' ماہ نامہ رسالہ کا پہلا شمارہ کلکتہ سے شائع ہوا۔ اس کا اول مقصد اصلاح معاشرت ، دوسرا مقصد ترقی ، تیسرا مقصد علمی ذوق کی اشاعت اور چوتھا مقصد تنقید یعنی اردو تصانیف کا منصفانہ جائزہ لینا۔ مولانا نے 31 جولائی 1906 کو ہفت روزہ ''الہلال'' کا پہلا شمارہ شائع کیا۔ اس کا اہم مقصد ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنا تھا ۔ الہلال مسلمانوں کی ملی غیرت ، ایمانی حرارت اور مذہبی حمیت کا بڑا محاذ بن گیا۔ الہلال میں ادبی ، علمی ، سیاسی اور تاریخی مضامین شائع ہوتے تھے۔ سماجی وتہذیبی مسائل پر اظہار خیال ہوتا۔ مختصر یہ کہ الہلال نے اردو صحافت کو نیا راستہ دکھایا۔ الہلال ہندوستان کا پہلا اخبار تھا جس نے ہندوستانی

مسلمانوں کو ان کے سیاسی و غیر سیاسی مقاصد کی تکمیل اور اپنے اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کے ساتھ ساتھ ادبی ، علمی ، سیاسی اور تاریخی مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ حکومت نے الہلال پریس کو ضبط کرلیا تو مولانا نے ''البلاغ'' کے نام سے دوسرا اخبار جاری کیا۔ جس میں ادب ، تاریخ ، مذہب اور معاشرت کے مسائل بیان کئے جاتے تھے۔ البلاغ کو مذہبی تبلیغ کا ذریعہ بنایا گیا۔ جنگ آزادی کی طویل جدوجہد میں جو شعلہ بیان مقرر پیدا ہوئے ان میں مولانا کا نام سرفہرست ہے۔ مولانا ایک بے باک مقرر تھے۔ جب وہ کسی موضوع پر بات کرتے تھے تو ان کا ایک خاص پروقار اور پرجلال انداز ظاہر ہوتا تھا۔ قارئین کی خدمت میں مولانا کی تقریر کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

مولانا آزاد جنگ آزادی کے ایک ہیرو ہی نہ تھے بلکہ ان کی شخصیت متنوع تھی۔ آپ نہ صرف مسلمانوں کے لئے تعمیری سوچ وفکر رکھنے والے اشعلہ بیان مقرر اور بیدار جید عالم دین ہی نہ تھے بلکہ انگریزوں کے خلاف لڑنے والے مجاہد آزادی کے لئے ایک حوصلہ مند سپہ سالار تھے۔ مولانا مسلمانوں کی نئی نسل کو قدیم تاریخ ، تہذیب وتمدن سے روشناس کرانے والے مورخ بھی تھے۔ اور کانگریس پارٹی کے لئے اندھیرے میں چراغ کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے زندگی کے آخری لمحے تک ملک وقوم کی خدمت کرکے ثابت کردیا کہ وہ ہندوستان کے سچے سپوت ہیں۔ مولانا کی قومی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا تھا ''مولانا انڈین نیشنل کانگریس کے اعلی ترین سردار ہیں اور ہندوستانی سیاست کا مطالعہ کرنے والے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کرے''۔

سیاست میں مولانا آزاد کا نظریہ خالص وطن پرستی اور ہندو مسلم اتحاد تھا۔ انہوں نے مذہب کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ مولانا سیاسی میدان میں قدم رکھا تھا تو کسی ذاتی مفاد یا نام ونمود کی خواہش کے لئے نہیں تھا بلکہ ان کا خیال تھا کہ مسلمان جنگ آزادی کے مرکزی دھارے سے ذرا بھی ہٹتے ہیں تو اس سے ملک اور قوم کو نقصان ہوگا اور ملک میں نفرت کی دیوار کھڑی ہوجائے گی۔ اپنی تقریر میں وہ نہایت ہی جذباتی اور انقلابی تھے مگر ان کے سیاسی نظریات جذبات کی پیداوار نہیں تھے۔

طویل جدوجہد کے بعد جب ملک کو آزادی ملی تو ملک میں عبوری حکومت قائم ہوئی۔ ابتدا مولانا آزاد اس میں شریک نہیں تھے لیکن پنڈت نہرو کے اصرار پر حکومت میں شامل ہوئے اور وزارت تعلیم اور سائنسی تحقیقات کے قلم دان کی ذمہ داری بہ حسن وخوبی نبھائی۔ بقول آزاد ''وزارت تعلیم کی ذمہ داری سنبھالتے ہی میں نے پہلا فیصلہ جولیا وہ یہ تھا کہ ملک میں اعلی وفنی تعلیم کے حصول کے لئے سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ خود ہم اپنی ضرورتیں پوری کریں۔ میں اس دن کا منتظر ہوں جب ہندوستان میں باہر سے لوگ آکر سائنس اور فنی تعلیم میں تربیت حاصل کریں''۔

ان مقاصد کی تکمیل کیلئے مولانا نے کئی اہم اور ٹھوس قدم اٹھائے اور انہوں نے کئی اداروں کا قیام عمل میں لایا۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ، انڈین کونسل فار اگریکلچر اینڈ سائنٹفک ریسرچ ، انڈیا کونسل فار میڈیکل ریسرچ ، انڈین کونسل فار سائنس ریسرچ وغیرہ ، سنٹرل کونسل فار انڈسٹریل ریسرچ ادارے کو متحرک بناتے ہوئے انہوں نے اس میں تحریک پیدا کیا اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس ، بنگلور کی توسیع وترقی کی۔

جدید ہندوستان میں 1947ء سے 1957ء تک فنی تعلیم کی سہولتوں اور ان سے استفادہ کنندگان کا جائزہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مولانا کے دور وزارت میں اعلی اور فنی تعلیم کے ارتقاء کیلئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ، رہتی دنیا تک ملک کے عوام اسے یاد رکھیں گے۔ نیز جدید ہندوستان کی تعمیر میں مولانا نے اہم حصہ ادا کیا۔ عالم اسلام خصوصا ہندوستان کی یہ روشن ترین شمع 22 فروری 1958ء کو گل ہوگئی اور دہلی کے پریڈ گراؤنڈ میں جامع مسجد اور لال قلعہ کے درمیان انہیں سپرد لحد کیا گیا۔

ناظم جامعۃ الحسنات دوبگا، لکھنؤ
رابطہ نمبر 8175818019

مولانا ابوالکلام آزاد کی چند پیشگوئی کی

سیاسی منظرنامے میں ابھرنے کے بعد آزاد نے قومی اتحاد کو آزادی کا سب سے اہم ہتھیار قرار دیا تھا۔ سنہ 1921 میں آگرہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران انھوں نے الہلال کے بنیادی مقاصد کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا پہلا مقصد ہندو مسلم اتحاد ہے۔ میں مسلمانوں سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کا فرض ہے کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم کریں تا کہ ہم ایک کامیاب قوم کی تعمیر کر سکیں۔'

مولانا ابوالکلام آزاد 11 نومبر 1888 کو سعودی عرب کے شہر مکہ میں ایک ہندوستانی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ہندوستان میں سنہ 1857 کی ناکام بغاوت کے بعد ان کا خاندان مکہ چلا گیا تھا۔

ان کے والد مولانا خیرالدین سنہ 1898 کے دوران اپنے خاندان سمیت ہندوستان لوٹے اور کلکتہ میں رہنے لگے۔ آزاد کو بچپن سے ہی کتابوں کا شوق تھا۔ جب وہ 12 سال کے تھے تو انھوں نے بچوں کے رسالوں میں مضامین لکھنا شروع کردیے تھے۔

سنہ 1912 میں آزاد نے 'الہلال' کے نام سے ایک رسالہ شروع کیا۔ یہ رسالہ اپنے انقلابی مضامین کی وجہ سے کافی زیر بحث رہا اور برطانوی حکومت نے دو سال کے اندر اندر اس کی سکیورٹی منی یعنی حفاظتی رقم ضبط کر لی اور بھاری جرمانے لگا کر اسے بند کردیا۔

آزاد کو سنہ 1916 تک بنگال چھوڑنے کا حکم دیا گیا اور انھیں آج کی ریاست جھارکھنڈ کے شہر رانچی میں نظر بند کر دیا گیا۔

دو قومی نظریے کے مخالف اور قومی یکجہتی کے حامی

سیاسی منظرنامے میں ابھرنے کے بعد آزاد نے قومی اتحاد کو آزادی کا سب سے اہم ہتھیار قرار دیا تھا۔ سنہ 1921 میں آگرہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران انھوں نے الہلال کے بنیادی مقاصد کا ذکر کیا۔

ان کا کہنا تھا کہ 'میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا پہلا مقصد ہندو مسلم اتحاد ہے۔ میں مسلمانوں سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کا فرض ہے کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم کریں تا کہ ہم ایک کامیاب قوم کی تعمیر کر سکیں۔'

مولانا آزاد کے لیے قوم کا اتحاد آزادی سے بھی زیادہ اہم تھا۔ سنہ 1923 میں کانگریس کے خصوصی اجلاس سے اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا تھا کہ 'آج بھی اگر کوئی دیوی آسمان سے اتر کر یہ کہے کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے بدلے 24 گھنٹے کے اندر اندر ہمیں آزادی دلائے گی تو میں اسے مسترد کردوں گا۔'

'آزادی ملنے میں تاخیر سے ہمارا کچھ نقصان ضرور ہو گا لیکن اگر ہمارا اتحاد ٹوٹ گیا تو پوری انسانیت کا نقصان ہوگا۔'

یہ وہ وقت تھا جب قومیت اور ثقافتی شناخت کو مذہب کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جا رہا تھا۔ ایسے میں مولانا آزاد ایک ایسی قوم کا تصور کر رہے تھے جہاں مذہب، ذات پات، فرقہ اور جنس کسی کے حقوق کی راہ میں رکاوٹ بن کر حائل نہیں ہوں گے۔

مسلم لیگ کی کھل کر مخالفت

ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار مولانا آزاد کبھی بھی مسلم لیگ کے دو قومی نظریے کے حامی نہیں بنے۔ اور انھوں نے کھل کر اس کی مخالفت کی تھی۔

15 اپریل 1946 کو کانگریس کے صدر مولانا آزاد نے کہا کہ 'میں نے پاکستان کی شکل میں مسلم لیگ کے الگ ملک کے مطالبے کو ہر زاویے سے دیکھا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ فیصلہ نہ صرف ہندوستان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا بلکہ اس کا خمیازہ خود مسلمانوں کو بھی بھگتنا پڑے گا۔ کسی حل کے بجائے یہ فیصلہ مزید مسائل پیدا کرے گا۔'

مولانا آزاد نے تقسیم ہند کو روکنے کی ہر ممکن کوشش بھی کی تھی۔

سنہ 1946 میں جب تقسیم ہند کی نئی شکل کافی حد تک واضح ہونے لگی اور دونوں پارٹیاں تقسیم پر متفق بھی ہو گئیں تو مولانا آزاد نے سب کو خبردار کیا تھا کہ آنے والے وقت میں ہندوستان کو اس تقسیم کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔

انھوں نے کہا کہ نفرت کی بنیاد پر بننے والا یہ نیا ملک اس وقت تک زندہ رہے گا جب تک یہ نفرت زندہ رہے گی، جب تقسیم کی یہ آگ ٹھنڈی ہونے لگے گی تو یہ نیا ملک بھی مختلف ٹکڑوں میں بٹنا شروع کردے گا۔

مستقبل کے پاکستان سے متعلق پیشگوئیاں

مولانا آزاد نے جو منظر سنہ 1946 میں دیکھا تھا وہ قیام پاکستان کے چند سال بعد ہی سنہ 1971 میں سچ ثابت ہوا۔ انھوں نے پاکستان سے متعلق بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں۔

قیام پاکستان سے قبل ان کا کہنا تھا کہ یہ ملک متحد نہیں رہ سکے گا، سیاسی قیادت کے بجائے فوج کی حکومت ہوگی، یہ ملک بھاری قرضوں کے بوجھ تلے دب جائے گا اور اسے ہمسایہ ممالک سے جنگ کے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

انھوں نے متنبہ کیا تھا کہ پاکستان میں امیر تاجر قومی دولت کا استحصال کریں گے اور عالمی طاقتیں اس پر تسلط جمانے کی کوششیں جاری رکھیں گی۔

اسی طرح مولانا نے انڈیا میں رہنے والے مسلمانوں کو پاکستان ہجرت نہ کرنے کا مشورہ بھی دیا تھا۔ انھوں نے مسلمانوں کو سمجھایا تھا کہ ان کے سرحد پار کرنے سے پاکستان مضبوط نہیں ہوگا' بلکہ انڈیا کے مسلمان کمزور ہوں گے۔'

انھوں نے بتایا تھا کہ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان میں پہلے سے مقیم لوگ اپنی علاقائی شناخت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے جبکہ انڈیا سے آنے والوں کو بن بلایا مہمان سمجھا جائے گا۔

مولانا آزاد نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ 'اگرچہ مذہب کی بنیاد پر ہندو آپ سے مختلف ہیں لیکن وہ قوم اور حب الوطنی کی بنیاد پر مختلف نہیں ہیں۔ دوسری طرف پاکستان میں آپ کو دوسری قوم کے شہری کے طور پر دیکھا جائے گا۔'

ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی اور وکیل مولانا آزاد 22 فروری سنہ 1958 کو دہلی میں انتقال کر گئے تھے۔

بشکریہ: بی بی سی

وزیر اعظم کا ریموٹ کنٹرول اڈانی کے ہاتھ میں ہے: راہل گاندھی

ذات پر مبنی مردم شماری کے مسئلے پر میرے بات کرتے ہی وزیر اعظم مودی کے ذہن سے ذات غائب ہوگئی: سابق کانگریسی صدر

ستنا، 10 نومبر (یو این آئی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اس بیان پر حملہ کرتے ہوئے کہ ملک میں غریب ہی واحد ذات ہے، آج کہا کہ جیسے ہی انہوں نے (مسٹر گاندھی نے) ذات پر مبنی مردم شماری بولنا شروع کیا، مسٹر مودی کے ذہن سے ذات غائب ہوگئی۔ مسٹر گاندھی مدھیہ پردیش کے وندھیا علاقے کے ستنا میں کانگریس امیدواروں کی حمایت میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کررہے تھے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم پچھلے پہلے کہہ رہے تھے کہ ہندوستان میں صرف غریب ہی واحد ذات ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے ذہن سے ذات غائب ہوگئی کیونکہ انہوں نے (مسٹر گاندھی) ذات پر مبنی مردم شماری کے بارے میں بات کرنی شروع کردی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم ملک کو سچ بتانا نہیں چاہتے۔ وہ کسی بھی تقریر میں ذات پر مبنی مردم شماری کی بات نہیں کر سکتے۔ اس کا ریموٹ کنٹرول اڈانی کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہندوستان میں کم از کم 50 فیصد آبادی او بی سی کیٹیگری سے تعلق رکھتی ہے اور دہلی میں کانگریس کی حکومت بنتے ہی ذات پر مبنی قومی سطح پر مردم شماری کرائی جائے گی۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش اور دہلی کی حکومتیں ممبران اسمبلی نہیں بلکہ افسران چلاتے ہیں۔ مدھیہ پردیش کو 53 افسران چلاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں پتہ چلا ہے کہ ان میں سے صرف ایک افسر کا او بی سی سے تعلق ہے۔ ریاست میں او بی سی کی آبادی 50 فیصد ہے، لیکن حکومت میں ان کی شرکت 100 روپے میں سے 33 پیسے ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اس کے بعد بھی وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان کہتے ہیں کہ ریاست میں او بی سی کی حکومت ہے۔ کانگریس کے لیڈر مسٹر گاندھی نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے کسان، مزدور، بے روزگار، نوجوان اور چھوٹے دکاندار سمیت مدھیہ پردیش کی بنیاد تباہ کردی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گزشتہ 18 برسوں میں ریاست میں 18 ہزار کسان قرض کی وجہ سے خودکشی کر چکے ہیں۔ بی جے پی ارب پتیوں کو پیسے دیتی ہے۔ ریاست میں کسان اور مزدور خوفزدہ ہیں کیونکہ یہاں معیشت کا انجن نہیں چل رہا ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ کانگریس نے پچھلی بار مدھیہ پردیش میں قرض کی معافی دی تھی۔ پھر ارب پتیوں نے مسٹر مودی اور مسٹر چوہان کے ساتھ مل کر کانگریس کی حکومت کو چرا لیا۔ کانگریس کے سابق صدر نے کہا کہ انہوں نے کرناٹک اور چھتیس گڑھ کے وزرائے اعلیٰ سے صاف کہہ دیا ہے کہ کانگریس غریب ترین لوگوں کو اتنی ہی رقم دینے جا رہی ہے جتنا بی جے پی نے اڈانی اور ارب پتیوں کو دیا ہے۔ بھارت جوڑو یاترا کے تناظر میں مسٹر راہل نے کہا کہ اس دوران انہوں نے دیکھا کہ جہاں بھی بی جے پی کی حکومت تھی، ہر جگہ بے روزگاری تھی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں میں توانائی ہے، لیکن یہ ملک کروڑوں نوجوانوں کو روزگار دینے کے قابل نہیں ہے۔ مسٹر مودی پر حملہ کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ وہ (مسٹر مودی) 2 کروڑ روپے کا سوٹ پہنتے ہیں۔ ہزاروں کروڑ کے ہوائی جہازوں میں جاتے ہیں، وہ روزانہ لاکھوں مالیت کے نئے کپڑے پہنتے ہیں، جب کہ ان کی (مسٹر گاندھی کی) سفید قمیض وہی رہتی ہے۔ خیال رہے کہ ریاست میں 17 نومبر کو ووٹنگ ہونی ہے۔ اس سے قبل ان دنوں دونوں اہم جماعتوں کی جانب سے انتخابی مہم زوروں پر ہے۔

ممبر اسمبلی تمنوئے گھوش کے گھر پر انکم ٹیکس کا چھاپہ

کلکتہ 10 نومبر (یو این آئی) ترنمول کانگریس کے ممبر اسمبلی تمنے گھوش کے گھر پر انکم ٹیکس کے افسران آج دوپہر تک طویل وقفے تک چھاپہ مارا۔ افسران گھر سے نکلتے ہوئے کئی دستاویز بھی گھر لے گئے۔ انکم ٹیکس کے افسران نے تمنے گھوش کے ڈرائیور کے گھر کی تلاشی لی ہی۔ ریاستی اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری جمعرات کو پارٹی کے پروگرام میں شرکت کے لیے بشنو پور آئے تھے۔ شوبھندو ادھیکاری نے بشنو پور کے ممبر اسمبلی تمنے گھوش کا راشن گھوٹالہ کے کلیدی ملزم بقی الرحمن سے موازنہ کیا ہے۔ ادھیکاری نے کہا کہ تمنے گھوش کا بھی راشن گھوٹالہ میں وہی کردار ہے ہے جو بقی الرحمن کا ہے۔ اس کے بعد ہی تمنے گھوش کے خلاف انکم ٹیکس کے افسران سرگرم ہوگیا۔ انکم ٹیکس کے افسران نے ممبر اسمبلی کے اکاؤنٹنٹ اروپ سامنت سے بھی پوچھ تاچھ کی گئی۔ ذرائع کے مطابق محکمہ انکم ٹیکس کے افسران نے دونوں افراد سے آمنے سامنے پوچھ گچھ کی ہے۔ ممبر اسمبلی نے کہا کہ یہ سیاسی بنیادی پر کارروائی کی گئی ہے۔ مجھے ہراساں کیا گیا تھا۔ میں کسی کرپشن میں بھی ملوث نہیں ہوں۔ خاندانی کاروبار پر انگلی اٹھائی جا رہی ہے۔ ہمارا کاروبار 1965 سے ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ میں جب سے ترنمول کانگریس میں آیا ہوں کاروبار کر رہا ہوں۔ اس لیے جتنا ہمیں ہراساں کیا جائے گا۔ ہماری بے گناہی ثابت ہوتی چلی جائے گی۔ ترنمول کانگریس کے بشنو پور تنظیمی ضلع کے صدر اور بڑجورہ کے ممبر اسمبلی آلوک مکوپادھیائے نے کہا کہ سیاسی انتقام کی وجہ سے تلاشی لی جا رہی ہے۔ یہ رائس مل کا کاروبار تمنے کے والد کا ہے۔ لہٰذا محکمہ انکم ٹیکس کتنی ہی کوشش کرے گی ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں نکال پائے گی۔ تمنے گھوش نے 2015 میں سرگرم سیاست میں شمولیت اختیار کی۔ اسی سال وہ بشنو پور میونسپلٹی کے کونسلر بنے۔ مئی 2020 میں، بشنو پور میونسپلٹی کے منتخب بورڈ کی میعاد ختم ہونے کے بعد انہیں بورڈ آف ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ اسی سال تمنے کو بشنو پور سٹی یوتھ ترنمول کے صدر کی ذمہ داری بھی سونپی گئی تھی۔ لیکن تمنے نے 2021 کے اسمبلی انتخابات سے ٹھیک پہلے بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ وہ الیکشن جیت کر بشنو پور اسمبلی

دہلی میں 13 نومبر سے نافذ نہیں ہوگا طاق و جفت

کیجریوال حکومت کا فیصلہ واپس

نئی دہلی: دہلی کے وزیر ماحولیات گوپال رائے نے کہا ہے کہ 13 نومبر سے طاق جفت لاگو نہیں ہوگا۔ فی الحال اس منصوبے کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صورتحال دوبارہ سنگین ہوئی تو غور کیا جائے گا۔ گوپال رائے نے کہا کہ دہلی میں 8-10 دنوں سے ہوا کی رفتار میں استحکام ہے۔ جس کی وجہ سے آلودگی کی سطح سنگین کیٹیگری تک پہنچ گئی تھی۔ رات سے ہونے والی بارش کے بعد جو اے کیو آئی 450 تھا آج 300 ہو گیا ہے اور اس میں مزید کمی متوقع ہے۔ اگر صورتحال دوبارہ سنگین ہوتی ہے تو اس پر مزید غور کیا جائے گا۔ دیوالی کے بعد حکومت آلودگی پر ایک جائزہ میٹنگ کرے گی اور اس کے بعد فیصلہ لیا جائے گا۔ گوپال رائے نے کہا کہ طاق و جفت منصوبہ کو نافذ کرنے کا فیصلہ 20 نومبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہوا کی رفتار بڑھنے سے رات سے موسم بدل گیا ہے۔ آلودگی کی سطح میں بہتری دیکھی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے، دہلی حکومت نے بدھ (8 نومبر) کو کہا تھا کہ اس کو سپریم کورٹ کے ذریعہ طاق۔ جفت اسکیم کی تاثیر کا جائزہ لینے کے بعد ہی نافذ کیا جائے گا۔ عدالت عظمیٰ نے منگل (7 نومبر) کو گاڑیوں کی آلودگی کو روکنے کے مقصد سے اس اسکیم کی تاثیر پر سوال اٹھایا تھا۔

گوپال رائے نے کہا تھا کہ اس اسکیم کو لاگو کرنے کے بارے میں فیصلہ سپریم کورٹ کے اس کی تاثیر کا جائزہ لینے اور احکامات جاری کرنے کے بعد ہی لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ کیس کی اگلی سماعت جمعہ (10 نومبر) کو ہوگی۔ یہ اسکیم سال 2016 میں دہلی میں ہوا کا معیار خراب ہونے کے بعد شروع کی گئی تھی۔ اس کے تحت کاروں کو اوڈ ایون نمبر پلیٹس کی بنیاد پر متبادل دنوں میں چلنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

نرسنگھ پور: مرکزی وزیر اور ایم پی سمیت اہم سیاستدان میدان میں

نرسنگھ پور، 10 نومبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش کا نرسنگھ پور اس اسمبلی انتخابات میں ایسا ضلع بن گیا ہے جہاں سے ایک مرکزی وزیر اور ایک موجودہ رکن پارلیمنٹ کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے ذریعہ انتخابی میدان میں اتارنے کی وجہ سے اس مرتبہ سب کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ مہاکوشل علاقے میں جبل پور سے متصل نرسنگ پور ضلع کی چار اسمبلی سیٹوں پر اس بار ایک مرکزی وزیر، ایک ایم پی، ایک سابق اسمبلی اسپیکر اور ایک ایم ایل اے انتخابی میدان میں ہیں۔ 2018 کے انتخابات میں چار اسمبلی حلقوں میں سے تین پر کانگریس اور ایک پر بی جے پی امیدوار کو جیت حاصل ہوئی تھی۔ نرسنگھ پور اسمبلی حلقہ سے اس بار بی جے پی نے مرکزی وزیر پرہلاد سنگھ پٹیل کو میدان میں اتارا ہے۔ مسٹر پٹیل کو پارٹی نے ان کے ہی بھائی اور سابق وزیر جالم سنگھ پٹیل کا ٹکٹ منسوخ کر کے ٹکٹ دیا ہے۔ یہاں کانگریس کی طرف سے لاکھن سنگھ پٹیل میدان میں ہیں۔ 2018 کے انتخابات میں جالم سنگھ پٹیل نے لاکھن سنگھ پٹیل کو 14 ہزار 903 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ اس کے بعد لاکھن سنگھ علاقے میں سرگرم رہے۔ وزیر پرہلاد سنگھ پٹیل کو ان کے کام کی جگہ سے پہلی بار اسمبلی انتخابات میں میدان میں اتارا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ اسمبلی ضلع میں سب سے اہم بن گئی ہے۔ ضلع کی دوسری اسمبلی گاڈرواڑا سے ہوشنگ آباد (نرمداپورم) کے رکن اسمبلی راؤ اودے پرتاپ سنگھ پر بی

کانگریس کے امیدوار نرمدا پرساد پرجاپتی کا سیاسی مستقبل داؤ پر

جے پی نے اعتماد ظاہر کیا ہے۔ وہ اس اسمبلی سے پہلی بار اسمبلی الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اس سے پہلے وہ ضلع کی تندوکھیڑا اسمبلی سے الیکشن لڑ چکے ہیں۔ 2018 کے اسمبلی انتخابات میں کانگریس کی سنیتا پٹیل نے بی جے پی کے گوتم سنگھ پٹیل کو 15 ہزار 363 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ اس الیکشن میں بی جے پی نے گوتم سنگھ پٹیل کو ٹکٹ نہیں دیا۔ ایسے میں بی جے پی لیڈر گوتم سنگھ پٹیل کانگریس میں شامل ہو گئے۔ ضلع کی گوٹیگاؤں اسمبلی سے مدھیہ پردیش اسمبلی کے سابق اسپیکر اور کانگریس کے امیدوار نرمدا پرساد پرجاپتی کا سیاسی مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کانگریس نے یہاں سے شیکھر چودھری کو اپنا امیدوار بنایا تھا، لیکن مسلسل احتجاج اور بغاوت کی وجہ سے پارٹی کو یہ فیصلہ بدلنا پڑا۔ دوسری جانب ٹکٹ نہ ملنے پر ناراض شیکھر چودھری نے اس حلقے سے آزاد امیدوار کی حیثیت سے میدان میں ہیں۔ ایسے میں یہاں معاملہ اب سہ رخی ہو گیا ہے۔ چودھری 1998 میں گوٹیگاؤں سے کانگریس کے ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ 2008 کے انتخابات میں وہ بی جے پی سے امیدوار بنے اور کانگریس کے نرمدا پرساد پرجاپتی سے الیکشن ہار گئے۔ اس بار پہلی بار بی جے پی نے مہندر ناگیش کو اسمبلی انتخابات میں اتارا ہے۔ اس سے پہلے وہ ضلع پنچایت صدر رہ چکے ہیں۔ یہاں 2018 کے انتخابات میں نرمدا پرساد پرجاپتی نے بی جے پی کے کیلاش جاٹو کو 12 ہزار 583 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ ضلع کی چوتھی اسمبلی تندوکھیڑا ہے جہاں 2018 کے اسمبلی انتخابات کے حریف ایک بار پھر انتخابی میدان میں آمنے سامنے ہیں۔ کانگریس کے ایم ایل اے دبنگ لیڈر سنجے شرما کے سامنے بی جے پی کے وشوناتھ سنگھ ہیں۔ پچھلی بار وشوناتھ سنگھ کو آٹھ ہزار 643 ووٹوں سے شکست ہوئی تھی۔ سنجے شرما پہلی بار 2003 میں بی جے پی سے الیکشن لڑ کر ایم ایل اے بنے تھے۔ 2008 کے انتخابات میں کانگریس کے راؤ اودے پرتاپ سنگھ سے بی جے پی کے سنجے شرما الیکشن ہار گئے تھے۔ 2009 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس نے راؤ اودے پرتاپ سنگھ کو ہوشنگ آباد سے میدان میں اتار دیا۔ اس پر ضمنی الیکشن ہونے پر 2009 میں سنجے شرما دوبارہ بی جے پی سے ایم ایل اے بنے۔ اس کے بعد 2013 کے انتخابات میں دوبارہ بی جے پی سے ایم ایل اے بنے۔ 2018 کے انتخابات میں وہ بی جے پی چھوڑ کر کانگریس میں شامل ہوئے اور الیکشن لڑنے کے بعد کانگریس سے ایم ایل اے بنے۔ وہ اس اسمبلی میں بہت مقبول ہیں۔ اس بار ضلع میں نئے ووٹروں کی تعداد حوصلہ افزا ہے۔ 18 سے 19 سال کی عمر کے ووٹرز کی تعداد تقریباً 29 ہزار 422 ہے۔ جبکہ 80 سال سے زائد عمر کے ووٹرز کی تعداد 13 ہزار 369 ہے۔

جشنِ اردو پروگرام میں امتیاز احمد کی ترجمہ شدہ کتاب "ارتقائے خودی اور تعلیم" کی رسمِ رونمائی

نئی دہلی ۔ شعبۂ تعلیمی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں منعقد جشنِ اردو پروگرام میں مختلف قسم کی سرگرمیوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ پروگرام کے افتتاحی خطبہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر اعجاز مسیح نے کہا کہ اردو خالص ہندوستانی زبان ہے البتہ یہ اردو کی بدقسمتی ہے کہ دنیا میں تقریباً دس کروڑ لوگ اردو بولتے ہیں مگر جہاں اس کی پیدائش ہوئی اس ملک میں ہی اس کی تنی قدر نہیں ہوتی ہے جس کی وہ حقدار ہے یہ اپنے ملک میں ہی غریب الوطنی کا شکار ہیں۔ جشنِ اردو اور علامہ محمد اقبال کی یوم پیدائش کی مناسبت سے اس پروگرام میں شعبۂ تعلیمی مطالعات کے سابق اور شعبۂ اردو موجودہ طالب علم امتیاز احمد کی ترجمہ شدہ کتاب "ارتقائے خودی اور تعلیم" کا رسم اجرا ہوا ۔ کتاب کا رسم اجرا پروفیسر اعجاز مسیح، سابق ڈین فیکلٹی اف ایجوکیشن اور شعبہ کے صدر ارشد اکرام کے ہاتھوں ہوا۔ کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پرفیسر ارشد اکرام نے امتیاز احمد کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے طلبہ کو خدا نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے جس کی عمدہ مثال امتیاز صاحب کی یہ کتاب ہے جس کو انہوں نے اردو زبان میں ترجمہ کر کے اردو داں طبقہ کے لئے ایک گراں قدر خدمت انجام دی اور اردو زبان کے دامن کو وسیع کرنے کی طرف ایک قدم اٹھا یا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ خدا اس کی صلاحیتوں میں مزید اضافہ فرمائیں۔ اس کتاب کا پیش لفظ بھی انہوں نے ہی لکھا ہے۔ لہٰذا انہوں نے سامعین کے سامنے اپنا پیش لفظ پڑھ کر سنایا۔ پروفیسر اعجاز مسیح نے مترجم موصوف کی کوشش و کاوش کی ستائش کی اور آئندہ کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ان کے علاوہ دیگر موقر پروفیسران اور اساتذہ کرام نے بھی اپنے خیال کا اظہار کیا اور کتاب کی تعریف کی اور مترجم کو نیک خواہشات سے نوازا۔ اس موقع پر دیگر شرکاء میں پروفیسر کوشل کشور، پروفیسر ہرجیت کور بھاٹیا، ڈاکٹر ہرپریت کور جیس، ڈاکٹر ارشد انصاری، ڈاکٹر محمد جاوید حسین، ڈاکٹر ذیشان ضمیر، ڈاکٹر ابرار احمد، ڈاکٹر آفاق ندیم، ڈاکٹر زیبا تبسم، ڈاکٹر سریتا کماری اور ڈاکٹر سمیر بانو اور دیگر فیکلٹی اسٹاف شامل تھے۔ جبکہ ریسرچ اسکالروں میں شاہد جمال، سراج الدین، مزمل اخلاق اور دیگر طلبہ وطالبات بھی موجود تھے۔ سب نے مترجم کو مبارک بادی اور نیک خواہشات سے نوازا۔

علامہ اقبال کی شاعرانہ بصیرت کے موضوع پر شعبہ اردو میں خصوصی لکچر کا اہتمام

چنڈی گڑھ۔ پنجاب اردو اکیڈمی ملیر کوٹلہ کے اشتراک سے شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ میں "یوم اردو" کی مناسبت سے علامہ اقبال کی شاعرانہ بصیرت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے اردو کے نامور شاعر اور ادیب پروفیسر ناشر نقوی نے کہا کہ اقبال کی شاعری محض خیالات و محسوسات کی شاعری نہیں ہے بلکہ بصیرت اور عمل سے پر شاعری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقبال ایک ہی وقت میں شاعر، ادیب اور فلسفی تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں اردو کے دیگر شاعروں کی بہ نسبت زیادہ جہتیں نظر آتی ہیں۔ پروفیسر ناشر نقوی نے مزید کہا کہ ان کی شاعری میں تحرک اور انفعال کی ایسی قوت پائی جاتی ہے جس کی کھلی ہوئی مثال اقبال کے استعارے ہیں جن کو انہوں اپنی شاعری میں جابجا استعمال کیا ہے۔ پروفیسر ریحانہ پروین نے اپنی صدارتی تقریر میں یوم اردو کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے اقبال کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالی اور طلبا کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ اقبال کی شاعری کو ہمیشہ اپنی زندگی کا حصہ بنا کر رکھیں۔ پروگرام کے آغاز میں شعبہ اردو و فارسی کے طلبا و طالبات نے اقبال کی غزلیں اور نظمیں پیش کیں۔ بعد ازاں شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر علی عباس نے مہمان مقرر کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اقبال جہاں ایک خودی اور بے خودی کے فلسفے کو پیش کرتے ہیں وہیں دوسری طرف عشق کو عقل پر فوقیت دیتے ہوئے خودی کو ثابت کرنے کا سب سے بڑا محرک عشق کو قرار دیتے ہیں۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ذوالفقار علی نے بحسن وخوبی انجام دیئے۔ آخر میں ڈاکٹر زرین فاطمہ نے مندوبین کا شکریہ ادا کیا۔

اردو کا شمار تیزی سے فروغ پانے والی دنیا کی اہم زبانوں میں ہوتا ہے: علاء الدین عزیزی

شعبہ سیاسیات میں علامہ اقبال کے یوم پیدائش کے موقع پر عالمی یوم اردو منایا گیا

نئی دہلی/سہسرام 10 نومبر (پریس ریلیز) شعبہ سیاسیات میں ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کے یوم پیدائش کے موقع پر عالمی یوم اردو منایا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی مشہور صحافی "ایثار" کے ایڈیٹر اور پٹنہ ہائی کورٹ کے سینئر ایڈووکیٹ ایس عین العالم تھے۔ یوم اردو کے کنوینر اور انجمن ترقی اردو روہتاس (سہسرام) کے صدر ڈاکٹر (پروفیسر) علاء الدین انصاری عزیزی نے سب سے پہلے علامہ اقبال کی گوناگوں شخصیت کی عظمت و رفعت ان کی شاعرانہ کمال و خوبی اور ترانہ ہندی کی مقبولیت پر تعارفی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ "آج اردو کا شمار تیزی سے فروغ پانے والی دنیا کی اہم زبانوں میں ہوتا ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ گزشتہ 50 سال میں دنیا کی 10 سب سے تیزی سے بڑھنے والی زبانوں میں انگریزی، پرتگالی، عربی کے بعد اردو کا نمبر آتا ہے۔ ہندوستان میں اردو پیدا ہوئی، اس لیے ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگوں کی اس سے وابستگی اتنی بڑی بات نہیں جتنی اہم بات یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ سمیت یورپ کے دیگر ملکوں کے لوگ اصل زبان کے طور پر اسے اپنا رہے ہیں۔" اردو کے تحفظ اور بقا کے تعلق سے کہا کہ "اردو کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کو استعمال کریں، چیزیں وہی محفوظ رہتی ہیں جو استعمال میں رہتی ہیں۔ ہم اردو زبان کی حفاظت کریں۔ شمالی ہندوستان میں اردو ہماری شناخت ہے۔ شناخت کی حفاظت بھی ایمان کی حفاظت کی طرح ضروری ہے۔ اردو زبان میں ہمارا تاریخی اور علمی سرمایہ موجود ہے۔ وہی تہذیبیں زندہ رہیں گی جن کی زبانیں زندہ رہیں گی اور تہذیبوں کا غلبہ قوموں کے غلبہ کی راہ ہموار کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو کے رسائل و اخبارات دم توڑ رہے ہیں۔ انھیں خریدار میسر نہیں، انھیں سرکاری مراعات حاصل نہیں، انھیں اشتہارات نہیں مل رہے ہیں۔

پاناگڑھ میں ایک ہی گھر سے تین لاشیں برآمد

کلکتہ 10 نومبر (یو این آئی) بردوان ضلع کے پاناگڑھ میں افسوسناک واقعہ میں ایک گھر سے تین افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ جمعہ کی صبح 23 سالہ سمرن وشوکرما، 21 سالہ سونو وشوکرما، 70 سالہ سیتا دیوی کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ ان تینوں کا گھر جھارکھنڈ میں ہے۔ وہ پاناگڑھ میں چچا کے گھر ملنے آئے تھے۔ تینوں لاشیں آج صبح گھر کے سامنے سے ملی ہیں۔ پڑوسیوں نے بتایا کہ تینوں لاشیں گھر کے صحن سے برآمد ہوئی۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ تینوں کی موت کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہو پائی ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ تینوں کو قتل کیا گیا ہے اور تینوں افراد کے موبائل فون بھی غائب ہیں۔ پڑوسیوں نے دعویٰ کیا کہ ایک شخص موٹر سائیکل پر ان کے گھر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شخص گھر سے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد گھر کے پچھواڑے سے لاش ملی۔ خاندان کے باقی افراد بھی اس معاملے میں کچھ بتانے سے قاصر ہیں۔ پولیس اس بات کی تحقیق کر رہی ہے کہ آیا واقعہ کے وقت گھر میں کوئی موجود تھا یا نہیں۔۔ موت کی اصل وجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ مرنے والے تینوں افراد کو تعلق جھارکھنڈ سے ہے۔

شبیر احمد انصاری کو سماج خدمت ایوارڈ

نئی دہلی/ممبئی 10 نومبر (پریس ریلیز) بھیونڈی میں علم و ادب فاؤنڈیشن کی اندرا گاندھی کی برسی کے موقع پر آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن کے قومی صدر شبیر احمد انصاری کو سابق ایم ایل اے۔ راشد طاہر مومن، تنظیم کے صدر فاضل انصاری، قومی کونسل برائے فروغ اردو کے سابق ڈائریکٹر سید عقیل احمد اور دیگر معززین موجودگی میں سماجی خدمت ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مومن تنظیم کے صدر فاضل انصاری نے کہا کہ سماج کی خدمت کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سب کو نہیں دیتا ہے بلکہ اپنے خاص بندوں میں یہ صفات پیدا کرتا ہے۔ انہی خاص بندوں میں سے ایک شبیر احمد انصاری ہیں جنہوں نے بہت ہی منظم اور دانش مندی سے آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن کے تحت سماج کی بے لوث خدمت کی ہے اور انہوں نے اپنی زندگی کو سماج کے لئے وقف کر دیا ہے۔ گزشتہ چالیس برسوں سے وہ سماج کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور جس طریقے سے انہوں نے اپنی تحریک شروع کی اللہ نے انہیں ہر محاذ پر کامیابی عطا کی ہے۔ آج مسلم او بی سی یا ذات برادری کی سرکاری پہچان انہیں کی مرہون منت ہے۔ انہی کی کوششوں سے آج ہندوستان بھر میں او بی سی کو مراعات مل رہی ہیں۔

اُردو کی بقا نئی نسل میں اُردو منتقل کرنے پر منحصر: ڈاکٹر محمد صفوان

لکھنؤ۔ اُردو کی ترقی و بقا سال بھر میں ایک دن یومِ اُردو کی تقریب دھوم دھام سے منانے اور سرکاری دفاتر کی تختیاں اُردو میں لکھوانے سے نہیں ہوگی۔ اُردو کی بقا نئی نسل میں اُردو کو منتقل کرنے پر منحصر ہے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ آج ہماری نئی نسلیں روز بروز اُردو سے نابلد ہوتی جا رہی ہیں اور ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارے بچے انگریزی میڈیم اسکولوں میں پڑھ رہے ہیں ان کو پرانی روایات کے مطابق گھر پر بھی اُردو کی تعلیم نہیں دی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اُردو نزع کی حالت میں ہے اور آخری ہچکیاں لے رہی ہے۔ اگر اب بھی سد رمق کے لئے کچھ نہیں کیا گیا تو وہ دن دور نہیں کہ یہ بھی بعض دوسری مُردہ زبانوں کی طرح داستانِ پارینہ بن جائے گی۔ وہ تو غنیمت ہے کہ حکومتیں سیاسی وجوہات سے اس کو زندہ رکھے ہوئی ہیں ورنہ ہم اہلِ اُردو نے تو اسے زندہ درگور کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مذکورہ خیالات کا اظہار الکبیر پرسنل ڈیولپمنٹ اکیڈمی دھرم پور سمستی پور کے زیرِ اہتمام، نئی کمپاؤنڈ دھرم پور سمستی پور میں منعقد یومِ اُردو کی تقریب میں اُردو ڈپارٹمنٹ سمستی پور کالج سمستی پور کے صدر ڈاکٹر محمد صفوان صفوی نے کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اُردو کے فروغ کے لئے قائم کی گئی اکادمیاں اور محکمے، یونیورسٹی اور کالجوں کے اُردو ڈپارٹمنٹ اُردو کے تعلق سے خوش فہمی میں ڈالنے والے بیانات دے کر اُردو والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر وہ دھول نہیں جھونکیں گے تو اپنی بڑی بڑی تنخواہوں اور فروغ اُردو کے لئے ملنے والی خطیر امدادی رقومات کو خورد برد کرنے کا کیا جواز پیش کریں گے۔ ناکارکردگی کو چھپانے اور سرکاری گرانٹ کا جواز پیش کرنے کے لئے ایسا کرنا ان کی مجبوری ہے ورنہ اتنی بات کون نہیں جانتا کہ اُردو کی ترقی دفاتر کی تختیاں اُردو میں لکھوانے سے نہیں ہوگی بلکہ اُردو کو نئی نسل میں منتقل کرنے سے ہوگی۔ پروگرام کی صدارت جناب طارق اسماعیل نے اور نظامت خبر رساں چینل وائس آف انڈیا کے صحافی جناب حبیب احمد نے فرمائی۔

شری گرورام رائے پبلک اسکول میں سالانہ کھیل مقابلہ

دیوبند:شری گرو رام رائے پبلک اسکول میں جاری سالانہ کھیل مقابلوں میں جہاں جونیئر بوائز گروپس کے درمیان کھیلے گئے والی بال مقابلہ میں کھلاڑیوں نے بہترین کھیل صلاحیتوں کا مظاہرہ کر حاضرین کا دل جیت لیا وہیں سینئر بوائز گروپس کے پہلے سیمی فائنل میں آریہ بھٹ ہاؤس اور رمن ہاؤس کے درمیان شاندار مقابلہ دیکھنے کو ملا جس میں آریہ بھٹ ہاؤس کے کھلاڑیوں نے رمن ہاؤس کو شکست دی جبکہ دوسرے سیمی فائنل میچ میں بھابھا ہاؤس نے رامانجن ہاؤس کو شکست دیکر فائنل میچ کے لئے کوالیفائی کیا۔اسی طرح جونیئر بوائز گروپس کے سیمی فائنل میں آریہ بھٹ ہاؤس نے رامانجن ہاؤس پر شاندار جیت درج کی۔اس دوران اسکول کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

مختلف حادثات میں چھ افراد ہلاک

موٹر سائیکل سواروں کو روڈویز کی بس نے ماری ٹکر

ہردوئی-سوتیج پور روڈ پر گڑا اپل کے قریب روڈویز کی بس نے بائک کو ٹکر ماردی۔اس واقعہ میں موٹر سائیکل پر سوار تین نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ اسی دوران سیتاپور روڈ پر بائک پر سوار تین افراد کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر مار دی۔ تینوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ ہردوئی ضلع میں جمعہ کو دو الگ الگ حادثات میں چھ لوگوں کی موت ہو گئی۔ پہلا حادثہ ہردوئی-سیتاپور روڈ پر بینی گنج کوتوالی علاقے میں بارگاڈیا سرحد کے قریب پیش آیا۔اس میں موٹر سائیکل پر سوار تین افراد کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر مار دی۔تینوں بائک سواروں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ان میں سے ایک کی شناخت سورج راجوتش (23) کے طور پر ہوئی ہے جو سیتاپور ضلع کے مصریخ تھانہ علاقہ کے تحت امالیہ گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اس کے ساتھ دو خواتین موٹر سائیکل پر جا رہی تھیں۔ دونوں خواتین بھی دم توڑ چکی ہیں۔ شناخت کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔روڈویز کی بس نے بائک کو ٹکر ماردی، جب کہ دوسرا حادثہ لونر کوتوالی علاقے کے تحت ہردوئی۔سوتیج پور روڈ پر گڑا اپل کے قریب ہوا۔اس میں روڈویز کی بس نے موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ اس واقعہ میں موٹر سائیکل پر سوار تین نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ نوجوانوں کی شناخت مین (23)، مونو (22) ساکن لونار اور ہرشتھک (22) ساکن باج پور اٹاٹورا کے طور پر کی گئی ہے۔

زید پور میں بندروں کا قہر، معصوموں کو بنا رہے ہیں اپنا شکار

زید پور،بارہ بنکی(نامہ نگار)اس وقت قصبہ میں بندروں کا قہر برپا ہے،ہر طرف افرا تفری کا ماحول اور لوگ دہشت میں ہیں،درجنوں لوگوں کو بندر اپنا شکار بنا چکے ہیں۔آج پھر صبح محلہ نیاپورہ میں دو بچوں کو بندر نے کاٹ کر زخمی کر دیا ہے۔انتظامیہ ہو نگر پنچایت یا اس سے وابستہ محکمہ سبھی خاموش تماشائی بنے دیکھ رہے ہیں۔اطلاع کے مطابق آج صبح تقریباً8 بجے حاجی مسلم ساکن نیاپورہ کے پوتے عبدالکریم کے 12 سالہ بیٹے محمد علی کے ہاتھ،پیر،پیٹھ،کان میں کاٹ کر بری طرح زخمی کر دیا۔محمد علی کے والد عبدالکریم نے بتایا کہ صبح محمد علی گھر میں بنے گارڈن میں درختوں کو پانی دے رہا تھا کہ اوپر سے ایک بندر یا کودی اور بچہ پر حملہ کر دیا بچے کی چیخ پکار سن سبھی لوگ دوڑے تب جا کر حملہ آور بندر بچے کو چھوڑ کر بھاگا اس کے بعد اسی محلہ کے رہنے والے محمد ہارون کا14 سالہ معذور بچہ محمد سہیل کو اپنا شکار بنایا اور اس کو بھی زخمی کر دیا۔اس کے بعد یہ بندر نیا پورہ،ندیا پار،بڑا پورہ،چھیدا کٹرہ میں گھومتے رہے جس سے پورے علاقہ میں افراتفری اور دہشت کا ماحول رہا۔اس سے قبل یہ بندر زید پور کے محلہ رئیس کٹرہ،وزین محل،مجن،گڑھی قدیم،محمود پور میں لوگوں کو اپنا شکار بنا کر زخمی کر چکے ہیں۔جبکہ کئی دن پہلے زید پور نگر پنچایت کے کچھ ممبران نے نگر پنچایت میں اس سے متعلق تحریر بھی دے چکے ہیں مگر افسوس ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس تحریر کو ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا گیا اور واقعات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔اور افسران بیدار ہونے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔آج پھر عبدالکریم اور حفیظ الرحمن نے اس کی شکایت کوتوالی زید پور اور نگر پنچایت زید پور میں کر کے افسران کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔

بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار سے استعفی کا مطالبہ

دیوبند:بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار کی جانب سے قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں خواتین کے متعلق دئے گئے نازیبا بیان پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے خاتون بی جے پی لیڈر پونم کوشک نے کہا کہ یہ انتہائی شرم کی بات ہے کہ اتنے باوقار عہدہ پر بیٹھا ہوا شخص خواتین کے متعلق ایسی چھوٹی سوچ رکھتا ہے،ان کے بیان سے پورے ملک کی خواتین میں بے چینی اور ناراضگی ہے،انہوں نے ایک بار نہیں بلکہ دو مرتبہ ایسا شرمناک بیان دیا ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ان کے بیان سے خواتین کو شدید دکھ پہنچا ہے،ان میں اگر تھوڑی سی بھی غیرت ہے تو انہیں فوراً اپنے عہدہ سے استعفی دے دینا چاہئے۔بی جے پی کی خاتون لیڈر شیلیش شرما نے شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

اردو زبان محبت کی زبان ہے:رکن پارلیمنٹ شیام سنگھ یادو

جونپور: ملک بھر میں شاعر مشرق علامہ اقبال کی یوم ولادت کے موقعہ پر یوم اردو پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا، اس موقعہ پر شہر کے محلہ شیخ محامد واقع اردو ہال میں شیراز ہند اردو اکیڈمی جونپور کے زیر اہتمام ایک جلسہ وشعری نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں اردو زبان وادب وارد وصحافت میں نمایاں کردار ادا کرنے والوں کو نشان اردو ایوارڈ سے نوازا گیا،جلسہ کا افتتاح رکن پارلیمنٹ جونپور شیام سنگھ یادو نے کیا تو سرپرستی شاعر انوارالحق انوار جونپوری نے کی جلسہ کی صدارت شاعر احمد نثار جونپوری نے کی اس موقعہ پر اہلی ہاسٹل کے ڈاکٹر اے اے جعفری بطور مہمان خصوصی موجود رہے۔جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ شیام سنگھ یادو نے کہا کہ اردو محبت کی زبان ہے اور زبان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اسلئے اردو کو کسی خاص مذہب سے جوڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے،مہمان خصوصی ڈاکٹر اے اے جعفری نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اردو زبان وادب کی تعلیم دیں اور ایک اردو اخبار خریدنے کا اہتمام کریں،صدارتی خطاب کے دوران احمد نثار جونپوری نے کہا کہ اردو زبان نے ہندوستان کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اس زبان نے دنیا بھر میں اپنا لوہا منوایا ہے،اس موقعہ پر شاعروں نے اپنے اپنے اشعار پیش کئے جلسہ کی نظامت مظہر آصف نے کی اخیر میں شیراز ہند اردو اکیڈمی کے صدر اجود قاسمی نے شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔اس موقعہ پر انوارالحق گڈو،شوکت علی منا راجا،حفیظ شاہ،اعجاز شیرازی،ڈاکٹر اریب الزماں،ڈاکٹر عرشی،کمال الدین انصاری،نسیم فریدی،عزیز فریدی،انصار ادریسی،ریاض الدین علوی،ساجد انوار،اظہرالدین انصاری،اکرم جونپوری،احمد عزیز،عالم غازیپوری،ناصر جونپوری،عرفان جونپوری،مولانا انوار احمد قاسمی،تاج الدین انصاری،شہزاد جونپوری،یامین صدیقی بچ ،امتیاز ندوی،وسیم احمد وغیرہ موجود رہے۔

دھنتیرس کے پرمسرت موقع پر مستحقین کو تحفہ دیا گیا

بہرائچ10 نومبر۔ریاستی حکومت دیوالی اور ہولی کے موقع پر پردھان منتری اجولا یوجنا کے مستفیدین کو مفت ایل پی جی فراہم کر رہی ہے۔ دیوالی کے موقع پر دھنتیرس کے مبارک موقع پر لکھنؤ کے لوک بھون آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک پروگرام کے دوران، ریاست کے عزت مآب وزیر نے سلنڈر ری فل دینے کا فیصلہ لینے کے لیے۔ یہ رقم وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کے 1.75 کروڑ مستفیدین کے کھاتوں میں منتقل کی ہے۔اس موقع پر ریاست کے عزت مآب چیف کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں موجود تھے۔ وزیر، فشریز/انچارج ضلع بہرائچ ڈاکٹر سنجے کمار نشاد کی صدارت میں منعقدہ پروگرام میں،عزت مآب۔وزیر اعلیٰ کا پروگرام براہ راست نشر کیا گیا۔اس کے ساتھ ساتھ وزیر انچارج ڈاکٹر نشاد نے ایم پی بہرائچ اکشے ور لال گونڈ،ضلع پنچایت صدر محترمہ منجو سنگھ،ایم ایل سی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ پدمسین چودھری اور ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی،ایم ایل اے نانپارا رام نواس ورما، ضلع صدر بی جے پی برجیش پانڈے، ایم ایل اے بلہا مسز سروج سونکر کے نمائندے آلوک جندال،ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی، پولیس سپرنٹنڈنٹ پرشانت ورما، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر رامیا آر۔ دوسروں کے ساتھ انہوں نے اجولا اسکیم کے 100 استفادہ کنندگان میں علامتی چیک تقسیم کئے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر انچارج ڈاکٹر نشاد نے تمام استفادہ کنندگان کو دھنتیرس اور دیوالی کی مبارکباد دی اور ملک کے مشہور وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی اور ریاست کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے دھنتیرس کے موقع پر استفادہ کنندگان کو گیس سلنڈر ری فلنگ کا مفت تحفہ دیا۔ ریاست کی پردھان منتری اجولا یوجنا کے ایم اے۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی کے تئیں اظہار تشکر۔وزیر انچارج ڈاکٹر نشاد نے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ اجولا اسکیم کے استفادہ کنندگان کو ان کی اہلیت کے مطابق دیگر اسکیموں سے فوائد فراہم کریں۔اس موقع پر اے ڈی ایم گورو رنجن سریواستو،ڈی ڈی او مہندر کمار پانڈے، پی ڈی ڈی آر ڈی اے راج کمار،ایم او ڈاکٹر ایس کے۔سنگھ،ڈی ایس او نریندر تیواری اور دیگر متعلقہ افسران،نشاد پارٹی کے عہدیدار امریکن بینڈ اور اسکیم کے استفادہ کنندگان اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

اسلامیہ کالج آف لاء دیوبند میں لیگل سروسز کلینک کا افتتاح

دیوبند10 /نومبر(ایچ الیف خان)۔اسلامیہ کالج آف لاء دیوبند میں لیگل ایڈ کلینک کی افتتاحی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔لیگل سروسز کلینک کا افتتاح اے پر ضلع جج بھوپیندر پرتاپ نے فیتہ کاٹ کر کیا۔منعقدہ تقریب میں نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ ، نائب تحصیلدار دیوبند دیویندر کمار، سی ایچ سی دیوبند انچارج کے نمائندے ڈاکٹر سنجیو کمار، سہارنپور سول بار ایسوسی ایشن کے سکریٹری م منور آفتاب،لیگل ڈیفنس کاؤنسل کے اجے کمار شرما،سول بار ایسوسی ایشن دیوبند کے صدر روندر پرتاپ اور سکریٹری بالیشور پرساد بطور خاص موجود تھے۔تقریب میں مقررین نے حاضرین سے لیگل سروسز کلینک کی اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے اس سے استفادہ حاصل کرنے کی اپیل کی۔

علامہ اقبال کی شخصیت فکر ونظر کے اعتبار سے ہشت پہلو ہے:ڈاکٹر شہنواز عالم

بارہ بنکی۔علامہ اقبال کی شخصیت فکر ونظر کے اعتبار سے ہشت پہلو ہے۔جس میں آپ کو مصلح قوم،مفکر و مدبر،جہد مسلسل کی ترجمان نظر آتی ہے۔ان خیالات کا اظہار علامہ اقبال کی یوم پیدائش پر جو یوم اردو کے نام سے موسوم ہے پرگتی سہارا پی جی کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شہنواز عالم نے کہی۔انھوں نے اس موقع پر اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن اتر پردیش کی ستائش کی اور کہا تنظیم کے روح رواں عدیل منصوری قابل مبارک باد ہیں کہ جس مخلصانہ طور پر اردو زبان وادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ راجیہ ٹکشا سنستھان اتر پردیش پریاگ راج میں عبدالحکیم سابق پرنسپل مجیدیہ انٹر کالج کی صدارت میں اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن اتر پردیش کی جانب سے یہ جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔اس جلسے میں ڈاکٹر زبیر لکچرر ڈائٹ رائے بریلی نے علامہ اقبال کے شاعری پر تفصیلی گفتگو کی اور حالات حاضرہ میں انکے نقطہ نظر کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر نیلو عصمت انصاری نے اقبال کی نظموں کے پیغام پر اظہار خیال کیا اور انکے مرد مومن اور شاہین کے فلسفے کو بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ عدیل منصوری ریاستی اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن اتر پردیش نے کہا کہ تنظیم کے سبھی کام بغیر سرکاری مراعات کے ہوتے ہیں آج صوبہ میں بہت جگہ یوم اردو منایا جارہا ہے۔یہ سلسلہ پورے نومبر تک چلے گا۔منصوری نے سبھی اپیل کی اردو زبان کی تدریس کے لیے سبھی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم لازمی طور پر دلائیں انھوں نے یہ بھی کہا کہ سبھی کم از کم ایک اردو کا اخبار ضرور خریدیں۔ ڈاکٹر اکرم پرویز اسسٹنٹ پروفیسر ہندو کالج مرادآباد اور ڈاکٹر ابوالقاسم عباسی نے بھی یوم اردو کی مناسبت سے گفتگو کی۔ عبدالحکیم صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اس سنستھان میں اس نوعیت کا یہ پہلا پروگرام ہے جو نہایت اہم ہے۔اردو کی بازیافت و ترویج وترقی کے لیے ہمیں پورے لگن اور جذبے سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔اردو تو بولی اور سمجھی جارہی ہے مگر اردو رسم الخط کا استعمال کم ہو رہا ہے جو تشویش ناک ہے اس لیے رسم الخط کے سیکھنے پر زیادہ فوکس ہر محبان اردو کا ہونا چاہیے۔ اس موقع پر تنظیم کی جانب سے جناب عبدالحکیم صاحب ، محمد مبشر لکچرر راجیہ ٹکشا سنستھان، ڈاکٹر نیلو عصمت انصاری لکچرر جی آئی سی پرتا پگڑھ، ڈاکٹر شہنواز عالم سلطانپور، ڈاکٹر اکرم پرویز مرادآباد، ڈاکٹر زبیر احمد رائے بریلی، ڈاکٹر پرویز خان کوشامبی، ڈاکٹر ایاز خلیل اناؤ، ڈاکٹر نوشاد جایا، غیاث الدین خان ندوی، شیریں تبسم لکچرر ڈائٹ جونپور، فرحت معبود پریاگ راج، سید احمد حسین سہارنپور اور ابوالقاسم عباسی کو اردو زبان و ادب کی خدمات کے اعتراف میں یادگاری نشان اور سرٹیفکیٹ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ آخر میں ایک شعری نشست بھی ہوئی جس میں ذیل شعر پسند کیے گئے۔

طویل راہ گزر کے سوا کچھ اور نہیں
حیات گویا سفر کے سوا کچھ اور نہیں
شہنواز عالم

وہ میرے دل کے پاس ہے کہاں وہ مجھ سے دور ہے
کہے نہ کچھ تو کیا ہوا وہ دیکھتا ضرور ہے
مبشر پھولپوری

نہ موت ہاتھ میں تیرے نہ زندگی بس میں
حقیقتاً تو صفر کے سوا کچھ اور نہیں
عدیل منصوری

اس کے علاوہ ثمر عباسی، نوشاد احمد، احمد حسین اور فرحت معبود نے بھی کلام پیش کیا۔ سبھی مہمانوں کی گل پوشی کی گئی۔ پروگرام کے آخر میں عدیل منصوری نے سبھی شرکا کا کلمات تشکر ادا کیا۔

ملبے کا ڈھیر اور قبرستان بنتا غزہ اور یواین او کی بے بسی: محمد اقبال

آگرہ۔ مسجد نہر والی سکندرہ کے خطیب محمد اقبال نے اپنے خطبہ میں "غزہ" کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی ،انھوں نے کہا اس وقت دنیا ایک نسل کو ختم کرنے میں لگی ہوئی ہے،فرعون نے بھی ایک نسل کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی انجام کیا ہوا تھا؟ قرآن میں سب درج ہے۔ دنیا کو تہذیب سکھانے والے اس وقت انسانیت کا لباس بھی اتار چکے ہیں،سڑکوں پر" جنازوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، غزہ کے لوگ پانچ وقت کی نہیں چھ وقت کی نماز ادا کر رہے ہیں جی ہاں "نماز جنازہ" کے ساتھ۔ تاریخ میں سب لکھا جارہا ہے کہ جب دنیا بھر کے عوام مظلوم فلسطین کے حق میں اپنے اپنے ملکوں میں سڑکوں پر اتر کر حمایت کر رہے تھے اس وقت دنیا کے حکمران یواین او میں جنگ کی حمایت میں اپنے "ویٹو" کا استعمال کر کے ایک بڑا کارنامہ انجام دے رہے تھے، ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی یواین او فیل ہو چکا ہے اس کو بھی "دفن" کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ خاص بات تو یہ ہے کہ وہ یہودی جو آج بھی توریت پر عمل کرتے ہیں وہ سب فلسطین کے "حق" میں پرزور حمایت کر رہے ہیں، سلام ہے ان کو،حق بات حق ہی ہوتی ہے، ہم کو بھی اس سے سبق لینا چاہیے۔ اس وقت جو حالات غزہ کے ہیں ایک انتہائی مشکل وقت وہاں کے لوگوں کے لیے ہے۔ ایسے مناظر سامنے آرہے ہیں کہ بیان کرنا مشکل ہے، جنگ کے بھی اس دنیا نے اصول بنائے ہوئے ہیں لیکن یہی دنیا خود اس کو توڑ رہی ہے،سب گونگے، بہرے بنے ہوئے ہیں، کسی کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہے، جو بھی ایسے مشکل دور میں حق کے ساتھ ہے وہ قابل ستائش ہے،اُس وقت فرعون خود "خدا" بنا ہوا تھا، انھوں نے بھی سوچ لیا ہے کہ اللہ کی عدالت میں ہمارا کیا کام لیکن یاد رکھو! ہر ایک کو اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے، جواب دہی سب کی ہے،اس وقت سب کی آنکھیں کھل جائیں گی، اس وقت سے ہم سب کو ڈرنا چاہیے،اللہ مسجد الاقصیٰ اور مظلوم فلسطینیوں کی حفاظت فرمائے اور ظالم حکمرانوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔

وسیم بریلوی نے راشد کی والدہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا

شاہجہاں پور(پریس ریلیز) بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر پروفیسر وسیم بریلوی نے صحافی اور شاعر راشد حسین راہی کی والدہ محترمہ عائشہ خاتون کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ آج جمعہ کے روز صبح کے وقت فون پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ممتاز شاعر وسیم بریلوی نے راشد حسین سے ان کی والدہ کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ والدین اللہ کی نعمت ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے گزر جانے سے نعمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ والدہ محترمہ کی رحلت کی خبر ملی۔ سن کر بہت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ پروفیسر وسیم بریلوی نے شاہجہاں پور آ کر اظہار تعزیت کرنے کی بات بھی کہی۔ الہ آباد کے اردو ادیب ڈاکٹر فخر الکریم صدیقی نے بھی راہی کی والدہ کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا اور تعزیت کا اظہار کیا۔ ان کے علاوہ علی گڑھ کے ڈاکٹر وصی بیگ بلال علیگ، آفتاب اجمیری ممبئی، اتر پردیش مدرسہ بورڈ کے سابق ممبر ضرغام الدین خان، روزنامہ راشٹریہ سہارا کے ایڈیٹر ڈاکٹر حمایت جائسی، ڈاکٹر ایم قیصر کامل، ڈاکٹر حسین احمد اعظم بلند شہر، عارف علی انصاری، جلال الدین صدیقی، عشرت پرویز، سید محمد نعمان، گر پرکاش، ڈاکٹر اندو اجنبی وغیرہ نے بھی گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ آج بعد نماز فجر ملکوں والی ایک مینار مسجد میں مرحومہ عائشہ خاتون کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تمام لوگوں نے شرکت کر خراج پیش کیا۔ انجمن فروغ اسلام کی تعزیتی نشست انجمن کے صدر حافظ فراست اللہ خاں رضوی کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں ڈاکٹر یوسف گوہر مرحوم کی زوجہ عائشہ خاتون کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مرحومہ کو ایصال ثواب کیا گیا۔ تعزیتی نشست میں حافظ محراب حسین رضوی، مولوی امانت اللہ خاں نوری، ایک مینار مسجد کے امام حافظ محمد عمران رضا قادری، حافظ محمد ذیشان رضا ازہری، منیر خاں، غلام عبدالقادر، شاداب حیدری، عیان رضا، خوشحال وارثی وغیرہ موجود رہے۔

وزیر سنجے نشاد کی ضلع افسران کے ساتھ جائزہ میٹنگ

بہرائچ 10 نومبر۔ آنے والے تہواروں کے موقع پر امن و امان کے ترقیاتی منصوبوں اور پروگراموں کا جائزہ لینے کے لیے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقدہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے،عزت مآب۔ وزیر، فشریز/انچارج ضلع بہرائچ، ڈاکٹر سنجے کمار نشاد نے ضلع کے پولیس اور انتظامی افسران کو ہدایت دی کہ وہ آنے والے تہواروں کے موقع پر پوری چوکسی اور چوکسی کا مظاہرہ کریں۔ تہواروں کے موقع پر بجلی کی بلا تعطل فراہمی کے ساتھ ساتھ دیہی اور شہری علاقوں میں صفائی اور پانی کی فراہمی کے بھی مناسب انتظامات کئے جائیں۔ محکمانہ سکیموں کا جائزہ لینے کے دوران ہدایات دی گئیں کہ ضلع کی ترقی اور کامیابیوں کو وزیر اعلیٰ کے ڈیش بورڈ پر اپ ٹو ڈیٹ رکھا جائے۔ کم نمبر لینے والے محکموں کا جائزہ لیا جائے۔ تمام افسران محکمانہ اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام اہل افراد اسکیموں کے تحت آئیں۔ پراجیکٹ آفیسر این ای ڈی اے کو دیوالی کے مبارک موقع پر ضلع میں نصب سولر اسٹریٹ لائٹس کو فعال رکھنے کی ہدایت دی گئی۔ انچارج نے محکمہ کے افسران کو یہ بھی ہدایت دی کہ فلاحی سکیموں کے تحت حاصل ہونے والی رقوم مستحقین کے کھاتوں میں بروقت بھیجی جائیں۔ انوسٹرسٹ کے موقع پر جن تاجروں نے ایم او یو پر دستخط کیے ہیں ان کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں۔ وزیر انچارج ڈاکٹر نشاد نے ضلعی عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی نمائندوں سے موصول ہونے والی شکایات اور مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرتے ہوئے کی گئی کارروائی کے بارے میں انہیں آگاہ کریں۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے انچارج وزیر اور عوامی نمائندوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ضلعی عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ میٹنگ کے ذریعہ موصولہ ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔ اس موقع پر ڈی ایم نے انچارج وزیر کو انگاڈسترا اور ڈی او پی کا میمنٹو اور پودا پیش کیا۔ جبکہ دیگر عوامی نمائندوں کو پودا بھی پیش کیا گیا۔ میٹنگ سے پہلے وزیر انچارج نے دیگر عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کی طرف سے کھدی ہوئی رنگین رنگولی کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقع پر M.L.C پدمسین چودھری اور ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی، ایم ایل اے نانپارا رام نواس ورما، پولیس سپرنٹنڈنٹ پرشانت ورما بیت شالنی پربھا کر اور دیگر افسران اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

بدمعاش نقدی اور زیورات لے کر فرار

وارانسی : 10 نومبر (پی این ایس) یہاں ایک جوڑے کو یرغمال بنا کر ڈکیتی کی واردات کو انجام دیا گیا۔ معاملہ وشنو بہار کالونی کا بتایا جاتا ہے۔ جہاں رابندر ناتھ سنگھ اپنی بیوی گایتری دیوی کے ساتھ رہتے ہیں۔ بدمعاشوں نے دونوں کو ہاتھ پاؤں باندھ کر یرغمال بنایا اور 1.25 لاکھ روپے نقد اور لاکھوں مالیت کے زیورات لے کر فرار ہوگئے۔ بتایا جارہا ہے کہ رابندر ناتھ سنگھ نے ہندالکو کمپنی سے ریٹائر ہونے کے بعد یہاں مکان بنایا تھا۔ جوڑے کے دو بیٹے ہیں جو دوسرے شہر میں کام کرتے ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ جب رابندر ناتھ سنگھ کی بیوی گایتری دیوی نے اپنی آزمائش سنائی تو پولیس حیران رہ گئی۔ گایتری دیوی نے بتایا کہ رات 2 بجے کے قریب بدمعاشوں نے پہلے میرے ہاتھ، پاؤں اور منہ باندھے اور پھر میرے شوہر کو بھی یرغمال بنالیا۔ ہمارے منہ بند ہونے کی وجہ سے ہم کچھ کہنے کے قابل نہیں تھے۔ اس کے بعد بدمعاش باورچی خانے میں گئے اور چائے تیار کر کے پی لی۔ انہوں نے تقریباً ڈھائی گھنٹے تک گھر کی تلاشی لی اور 1.25 لاکھ نقدی، دو زنجیریں، دو بالیاں اور تقریباً چھ جوڑے پازیب لے کر فرار ہوگئے۔

سی ایم یوگی ونٹانگیا گاؤں میں منائیں گے دیوالی

انتظامیہ نے شروع کیں تیاریاں/گورکھپور کی ونٹانگیا کالونی میں یوگی کے نام پر کیا جاتا ہے چراغاں

گورکھپور/لکھنؤ۔سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ اتوار کو گورکھپور ضلع کے جنگل تنکونیا نمبر تین کے ونٹانگیا گاؤں میں دیوالی منائیں گے۔ انتظامیہ نے اس حوالے سے تیاریاں شروع کردی ہیں۔وزیراعلیٰ کی آمد کی اطلاع ملتے ہی لوگ اپنے گھروں کو سجانے میں مصروف ہیں۔یوگی آدتیہ ناتھ 2009 سے ونٹانگیا گاؤں میں دیوالی منا رہے ہیں۔ گورکھپور۔مہاراج گنج کے 23 گاؤں میں ترقی کا نیا باب لکھا جارہا ہے۔سال 1998 میں یوگی آدتیہ ناتھ پہلی بار گورکھپور کے ایم پی بنے تھے۔ تب انہیں معلوم ہوا کہ نکسل ونٹنگیہ گاؤں میں اپنی سرگرمیاں انجام دینا چاہتے ہیں۔اس کو روکنے کے لیے ونٹانگیا گاؤں میں تعلیم اور صحت کی خدمات فراہم کی گئیں۔ مہارانا پرتاپ ایجوکیشن کونسل کے ادارے ایم پی کرشک انٹر کالج اور ایم پی پی جی کالج، جنگل دھوسا اور گورکھناتھ مندر کے زیر انتظام گرو شری گورکشناتھ اسپتال کی موبائل میڈیکل سروس شروع ہوگئی۔2009 میں یوگی کی مداخلت سے جنگل تیکونیا نمبر تین میں ایک عارضی اسکول بنایا گیا۔اس کا نام ہندو ودیا پیٹھ رکھا گیا۔تب سے یہاں دیپوتسو منانے کی روایت شروع ہوئی۔تب سے ہر سال سی ایم یوگی یہاں پہنچ کر دیوالی مناتے ہیں۔ بچوں کو مٹھائیاں، نوٹ بکس اور آتش بازی کے تحفے دے کر تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

اتر پردیش کے گورکھپور ضلع میں واقع جنگل تکونیہ نمبر تین کے گاؤں ونٹانگیا میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی آمد پر خوشی کا ماحول ہے، جس کی وجہ سے دیوالی کے موقع پر ونٹانگیا بستی میں ان کے نام پر دیپ مالائیں سجتی ہے۔ .جہاں انتظامیہ اپنی تیاریوں میں مصروف ہے وہیں گاؤں کے لوگ وزیر اعلیٰ کے استقبال کے لیے اپنے گھروں اور دروازوں کی صفائی، پینٹنگ اور سجاوٹ میں مصروف ہیں۔ تیاریاں یوں ہوتی ہیں جیسے ان کا پیارا ان کے گھر آنے والا ہے۔وزیر اعلیٰ اتوار کو اس گاؤں میں آ کر دیپوتسو منائیں گے۔جنگل کے درمیان واقع گاؤں میں ایسی تیاریوں کا ہونا فطری ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ ونٹانگیا کمیونٹی کے لیے نجات دہندہ ہیں۔ان کی گمنامی اور سو سال سے زیادہ کی حالت زار کو مضبوط شناخت اور حقوق دینے اور انہیں ترقی کی رفتار پر گامزن کرنے کا سہرا سی ایم یوگی کے سر جاتا ہے۔گورکھپور کے جنگل تکونیہ نمبر تین میں ہر سال دیوالی منانے والے وزیر اعلیٰ کی کوششوں سے اس گاؤں سمیت گورکھپور، مہاراج گنج کے 23 گاؤں اور جنگل کی تمام بستیوں میں ترقی اور حقوق کا نہ ٹوٹنے والا چراغ جل رہا ہے۔ درحقیقت کسمی جنگل میں واقع ونٹنگیا گاؤں، جنگل تیکونیا نمبر تین ایک ایسا گاؤں ہے جہاں دیوالی پر ہر چراغ یوگی بابا کے نام سے ہی جلتا ہے۔ سال بہ سال یہ روایت اتنی مضبوط ہوگئی ہے کہ ساٹھ سال کے بزرگ (مرد و عورت دونوں) بھی بچوں کی طرح ضد والی زبان بولتے ہیں کہ بابا نہ آئے تو چراغ نہیں جلائیں گے۔انگریزوں کے دور میں جب ریلوے ٹریک بچھایا جارہا تھا تو سلیپر کے لیے جنگلوں سے ساکھو کے درخت بڑے پیمانے پر کاٹے گئے۔ اس کی تلافی کے لیے برطانوی حکومت نے غریب بے زمین مزدوروں کو ساکھو کے نئے پودے لگانے اور ان کی دیکھ بھال کے لیے جنگل میں بسایا۔ساکھو جنگلات قائم کرنے کے لیے ورما ملک کا ٹانگیا طریقہ استعمال کیا گیا، اس لیے جنگل میں رہتے ہوئے یہ کام کرنے والوں کو ونٹانگیا کہلائے۔ان کی پانچ بستیاں 1918 میں کسامہی جنگل کے پانچ علاقوں میں قائم ہوئیں جن میں جنگل تنکونیا نمبر تین، رانجھی کھالے ٹول، رانجھی نرسری، آمباغ نرسری اور چاپلبوا شامل ہیں۔ اس وقت ان کے 18 گاؤں مہاراج گنج کے جنگلات میں مختلف مقامات پر آباد ہوئے۔ 1947 میں ملک آزاد ہونے کے باوجود ونٹانگیوں کی زندگی غلامی کے دور کی طرح رہی۔جنگل میں رہنے والی اس کمیونٹی کے پاس ملک کی شہریت بھی نہیں تھی۔شہری ہونے کے ناطے جو سہولیات میسر تھیں وہ، بہت دور کی بات تھیں۔جنگل میں جھونپڑیوں کے علاوہ کسی تعمیر کی اجازت نہیں تھی۔ درختوں سے پتے توڑ کر بیچنے اور مزدوری کرنے کے علاوہ زندہ رہنے کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ جنگلات کی جانب سے وقتاً فوقتاً بے دخلی کی کارروائی کا اندیشہ ہے۔ جب جنگل ساکھو کے درختوں سے سیراب ہوا تو محکمہ جنگلات نے اسی کی دہائی میں جنگل کے مکینوں کو جنگل سے نکالنے کے لیے کارروائی شروع کردی۔

آئندہ دسمبر کو چار ریاستوں میں کمل کھلتا ہوا نظر آرہا ہے: کیشو پرساد موریہ

جھانسی 10 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے آج بہادر شہر جھانسی میں کہا کہ 2023 کے پانچ ریاستوں کے انتخابات سیمی فائنل ہیں اور فائنل 2024 میں ہے۔سیمی فائنل میں پانچ میں سے چار ریاستوں میں کمل کھلتا ہوا نظر آ رہا ہے۔یہاں سرکٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے دعویٰ کیا کہ عوام نے تیسری بار مودی حکومت کے بارے میں اپنا ذہن بنالیا ہے۔انہوں نے کہا کہ 2023 کے انتخابات سیمی فائنل ہیں اور فائنل 2024 میں ہے جس کے لیے اتر پردیش پہلے سے ہی تیاری کر رہا ہے۔اس وقت پانچ ریاستوں میں انتخابات ہیں اور 3 دسمبر کو پانچ میں سے چار ریاستوں میں کمل کھلتا نظر آ رہا ہے۔بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے بیان سے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس بیان کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔مسٹر نتیش کمار کی حمایت پر ڈمپل یادو کے ردعمل کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر موریہ نے کہا کہ جو بھی ایسے قابل مذمت بیان کی حمایت کر رہا ہے وہ ہندوستانی ثقافت کا خیال نہیں کر رہا ہے۔ملک میں جنسی تعلیم کو لازمی قرار دینے سے متعلق مسز یادو کے بیان پر نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2047 کے بعد جب انہیں اقتدار میں آنے کا موقع ملے گا تو انہیں جو بھی کرنا ہے وہ کر سکتی ہیں فی الحال 2047 تک ملک میں مودی حکومت ہے۔

کے.جی ایم یو ہاسٹل میں پھانسی لگانے والی ایم بی بی ایس فرسٹ ایئر کی طالبہ کی موت

لکھنؤ10 نومبر (پی این ایس) کے جی ایم یو کے ہاسٹل میں پھانسی لگا کر خودکشی کرنے والی ایم بی بی ایس کے پہلے سال کی طالبہ شلپی چودھری کی ٹراما سینٹر میں موت ہوگئی۔ بیٹی کی موت پر اہل خانہ کے آنسو نہیں تھم رہے ہیں۔ ساتھ ہی طالبہ کے کئی ہم جماعت بھی رو رہے ہیں۔ شلپی، ایم بی بی ایس کے پہلے سال کی طالبہ، غازی آباد کی رہنے والی، کے جی ایم یو کے یو جی ہاسٹل میں رہ کر پڑھ رہی تھی۔ یکم نومبر کو دوپہر کی کلاس کے بعد تمام طالبات میس میں چلی گئیں۔ جبکہ شلپی نے اپنے ہاسٹل کے کمرے میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ اس دوران اس کے والد انجینئر والد دھیندر چودھری نے کئی بار فون کیا لیکن کال موصول نہیں ہوئی۔ کسی ناخوشگوار خوف سے دھیندر نے شلپی کے ساتھ پڑھنے والی ایک اور طالبہ کو بلایا اور اسے کمرے میں بھیج دیا۔ دوسرے طالب علم نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ جب اس نے کھڑکی سے اندر دیکھا تو شلپی لٹکی ہوئی پائی گئی۔

کلیات دل اور سید باقی رضا رضوی کے شعری مجموعہ کا اجراء

لکھنؤ: اردو ادب کی نمائندہ شخصیات کی موجودگی میں ایک ادبی تقریب مولانا محمد علی جوہر فاؤنڈیشن ہال امین آباد میں زیر صدارت دل تاج محلی ہوئی جس میں کلیات دل تاج محلی اور سید باقر رضا رضوی کے شعری مجموعہ "قیمتی جہان میں" کا اجراء عمل میں آیا۔ پروگرام کی نظامت رحمت لکھنوی نے کی۔ تقریب کا آغاز نعت پاک سے قمر سیتاپوری نے کیا۔ دل تاج محلی کی شخصیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے رحمت لکھنوی نے کہا کہ دل تاج محلی شریف النفس بے لوث اور اعلیٰ اقدار کے حامل ہیں۔ انھوں نے اردو ادب کی جملہ اصناف صلاحیت سے چار چاند لگائے اور خوبصورت اضافے بھی کیے۔ ان کی شخصیت بلا مبالغہ ہمہ جہت ہے۔ ڈاکٹر سنجے مشرا شوق نے دل تاج محلی سچائی سے عصری مسائل پر گہرائی و گیرائی نظر رکھنے والا فنکار بتایا۔ آفتاب اثر ٹانڈوی نے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ آج دل تاج محلی کی کتاب ذہن دل اور باقر داؤد پوری کی کتاب قیمتی جہان میں کی رونما ہو رہی ہے۔ محمد وصی صدیقی نے پروگرام سے قبل مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس موقع پر دل تاج محلی، باقر داؤد پوری، رحمت لکھنوی، رفعت شیدا، آفتاب اثر ٹانڈوی، قمر سیتاپوری، سلیم تابش، ڈاکٹر منصور حسن خاں، گوگل ہندوستانی، ماہر لکھنوی، کمال ادیب، بشارت لکھنوی، فیاض لکھنوی نے اپنا کلام پیش کیا۔ آخر میں وصی صدیقی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا آزاد کی یوم پیدائش کے موقع پر قومی ویبینار

لکھنؤ10 نومبر مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ کی جانب سے ملک پہلے وزیر تعلیم، مجاہد آزادی، بھارت رتن امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی 136 ویں یوم پیدائش (قومی یوم تعلیم) کے کی موقع پر: آزادی کے بعد قومی تعمیر: مولانا آزاد کی حکمت عملی اور پالیسیاں: کے موضوع پر قومی سطح پر ایک ویبینار کا اہتمام اکادمی کی جانب سے دن میں 11 بجے کیا گیا ہے۔ جو فیس بک براہ راست نشر ہوگا۔ اس ویبینار میں ملک کی مذہبی، سماجی، ادبی، و علمی شخصیات میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے صدر امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی، ماہر ابوالکلامیات وسابق شعبہ صدر اردو رانچی یونیورسٹی پروفیسر جمشید قمر، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی شعبہ صحافت کے صدر ادیب و ناقد کالمسٹ پروفیسر شافع قدوائی، بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی کے شعبہ سماجی علوم کے صدر پروفیسر رودر پرساد ساہو، اسی یونیورسٹی کے شعبہ تعلیم کے ایسوسیٹ پروفیسر ڈاکٹر راج سرن شاہی و شعبہ قانون کی ایسوسیٹ پروفیسر ڈاکٹر صوفیہ احمد، لیکو کالج کے شعبہ صدر پروفیسر محمد اسامہ، اکادمی کے صدر سینیر صحافی شارق علوی صاحبان اس موضوع پر روشنی ڈالیں گے۔ جنرل سیکریٹری ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے تمام، مدارس تعلیمی، تکنیکی، سماجی و سیاسی اداروں کے ذمہ داروں سے کہا ہے کہ وہ 11 نومبر کو یوم تعلیم کے موقع پر تعلیمی، ادبی، ثقافتی و اصلاحی پروگرام کا انعقاد کریں۔ ملک کو آزاد کرانے سے لیکر ہندوستان کی تعمیر نو میں مولانا آزاد کی قربانیوں و انکی دس سالہ تعلیمی وزارت، تعلیمی پالیسی، ادارہ سازی، سائنسی، تکنیکی زراعت، و معاشی ترقی میں انکی حکمت عملیوں اور انکی پالیسیوں کا بڑا دخل تھا جس سے ملک ترقی پر گامزن ہوا۔

مادری زبان کی خدمت ہماری اولین ترجیح ہے: سید اطہر صغیر طورج زیدی

بھارتیہ بھاشا اتسو کے تحت مانو لکھنؤ کیمپس میں دو روزہ انعامی ادبی مقابلہ اختتام پذیر

لکھنؤ ۱۰ نومبر۔ طلبہ نے اپنی بے پناہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مجھے مانو کے لکھنؤ کیمپس آکر بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ مادری زبان کی خدمت ہماری اولین ترجیح ہے۔ ان خیالات کا اظہار فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے چیئرمین سید اطہر صغیر طورج زیدی نے بھارتیہ بھاشا آتسو کے تحت مانو کے لکھنؤ کیمپس میں دو روزہ ادبی انعامی مقابلے کے آخری دن تقسیم انعامات کے موقع پر کیا۔ وہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے طلبہ سے خطاب کر رہے تھے۔ دو روزہ ادبی انعامی مقابلے میں مانو لکھنؤ کیمپس، ممتاز پی جی کالج، کیریئر کانونٹ گرلس ڈگری کالج، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونی ورسٹی، کرامت حسین مسلم گرلس پی جی کالج، اسلامیہ ڈگری کالج، دار العلوم ندوۃ العلماء اور انٹیگرل یونی ورسٹی کی ٹیموں نے سرگرم حصہ لیا۔ بھارتیہ بھاشا آتسو کے تحت یہ انعامی ادبی مقابلہ فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے اشتراک سے منعقد کیا گیا تھا۔ کیمپس کی انچارج ڈاکٹر ہما یعقوب نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ ہم ایک بہتر تعلیمی ماحول کو فروغ دینے کے لیے کمربستہ ہیں۔ ڈاکٹر شاہ محمد فائز اور ڈاکٹر نور فاطمہ نے مہمانوں کو گلدستے پیش کیے۔ نظامت کا فریضہ ڈاکٹر عمیر منظر نے انجام دیا۔ ڈاکٹر اکبر علی نے شکریے کی رسم ادا کی۔ فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے سکریٹری ایس ایم عادل حسن نے کہا کہ بھارت بھاشا آتسو کا مقصد یہی ہے کہ ہم اپنے ملک کی تمام زبانوں سے واقف ہوں اور زبانوں کو فروغ ملے۔ انھوں نے کہا کہ میں اس موقع پر مقابلے میں حصہ لینے والے تمام شرکا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ایس ایم عادل حسن نے مزید کہا کہ ہمیں اقبال کے فلسفہ اور ان کی شاعری کے پیغام کو نہ صرف سمجھنا چاہیے بلکہ اس جدوجہد اور کوشش کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے جن سے اقبال کی شاعری عبارت ہے۔ مضمون نگاری میں محمد فاضل پی، طاہرہ تبسم اور محمد قاسم نے علی الترتیب پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ شعر خوانی کے مقابلے میں صفا ابراہیم محمد ذیشان اور واحد علی نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پوسٹر سازی میں تفسیہ پروین، سدرہ بانو اور ارم فاطمہ نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ بیت بازی کے مقابلے میں پہلی پوزیشن مانو لکھنؤ کیمپس کے (محمد انس اور محمد رافع) دوسری پوزیشن کرامت پی جی گرلس کالج کی (فوزیہ عبداللہ، سعدیہ کریم) اور تیسری خواجہ معین الدین لینگویج یونی ورسٹی (ہارون رشید اور محمد شہباز) نے حاصل کی۔ دو روزہ انعامی ادبی مقابلے میں ڈاکٹر ریاض گنائی، ڈاکٹر اکبر علی، ڈاکٹر سری نواس، ڈاکٹر مجاہد الاسلام، ڈاکٹر ثمامہ فیصل، ڈاکٹر محمد وحید خاں، ڈاکٹر ذیشان حیدر، عزیز بانو، ڈاکٹر عمیر عمیر منظر، ڈاکٹر نور فاطمہ نے جج کے فرائض انجام دیے۔

فلسفۂ خودی اور شاہین اقبال کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہے: نیر جلالپوری

اتر پردیش اردو اکادمی میں عالمی یوم اردو کا انعقاد

لکھنؤ: ۱۰ نومبر، اتر پردیش اردو اکادمی میں علامہ اقبالؒ کی یوم پیدائش اور عالمی یوم اردو کے موقع پر بھارتی بھاشا آتسو کے تحت علامہ اقبال لیکچر اور غزل گائیکی کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم (آئی۔اے۔ایس) شریک ہوئے۔ اس موقع پر پروفیسر عباس رضا نیر، شعبۂ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی نے علامہ اقبال پر اپنا لیکچر پیش کیا۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں ترانۂ ہندی کی تشریح عام فہم زبان میں کی۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبالؒ نے پیار و محبت اور لب و رخسار کی شاعری نہیں کی بلکہ حیات و کائنات کے اسرار و رموز کو موضوع سخن بنایا فلسفۂ خودی اور شاہین ان کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہے۔ پروفیسر نیر نے کہا کہ علامہ اقبالؒ کے فلسفے کو سمجھنے کے لئے ان کا گہرائی سے مطالعہ ضروری ہے۔ ہری اوم نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اردو کی روایت کو نسل در نسل پہونچائیں تاکہ اس جشن اردو کا مقصد پورا ہو۔ ہمارے بچوں کے پاس وراثت مائتھالوجی کی ہونی چاہیے۔ بچوں کو اچھی تعلیم دیں۔ زمین، زبان اور تہذیب وراثت سے حاصل ہوتی ہیں، اگر یہ اچھی نہیں ہوں گی تو آنے والی نسل اچھی نہیں ہوگی۔ ہماری تہذیب میں کشش ہونی چاہیے۔ انہوں نے کمپیوٹر کی مثال دیتے ہوئے کہ اگر ہارڈ ویئر بہت اچھا ہے اور سافٹ ویئر درست نہیں ہے تو کمپیوٹر بے کار ہے۔ انسان عمارتوں اور گاڑیوں سے اچھا نہیں ہوتا بلکہ انسان اپنے کردار اور گفتار سے اچھا ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے۔ اس موقع پر اکادمی کے سکریٹری شوکت علی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ غزل گائیکی کا پروگرام لکھنؤ کی مشہور گلوکارہ ڈاکٹر پربھا شریواستو نے علامہ اقبال کے کلام ساتھ دیگر شعراء کا کلام ساز اور آواز پر پیش کیا۔ نظامت کے فرائض اکادمی کے سابق کارکن ڈاکٹر فرقان علی مخمور کاکوروی نے انجام دیے اور اردو کے تعلق سے چند قطعات پیش کیے۔

آر بی ٹی سی مسلم خواتین کو اپنے مستقبل کے سنوارنے کی ترغیب دیتا ہے: فرزانہ مہدی

RBTC100 رائزنگ بے انڈ دی سیلنگ کتاب کا اجراء

لکھنؤ:10 نومبر۔ RBTC 100 رائزنگ بے انڈ دی سیلنگ کتاب کا اجراء یوپی سنی سینٹرل وقف بورڈ کی رکن صبیحہ احمد اور ایرا یونیورسٹی کی پروفیسر فرزانہ مہدی و کئی سماجک خواتین نے کیا۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یوپی سنی سینٹرل وقف بورڈ کی رکن صبیحہ احمد نے کہا "کتاب کی تدوین اور جائزہ لینا ذاتی طور پر میرے لئے سیکھنے کا تجربہ تھا، کیونکہ اس نے مجھے اتر پردیش کی مسلم خواتین کی شاندار، متنوع صلاحیتوں اور کامیابیوں سے متعارف کرایا۔ یہ کتاب مسلم خواتین کی ایک کوشش ہے جو دوسری مسلم خواتین کی کامیابیوں کا جشن منا رہی ہیں، اور ہماری اپنی داستان کو اپنے کنٹرول میں لے رہی ہیں۔ یہ ہماری کہانی ہے، جو ہمارے ذریعہ سنائی گئی ہے، دنیا کو دیکھنے، جاننے، اور امید ہے کہ میڈیا میں بہت طویل عرصے سے دقیانوسی تصورات کو توڑا جائے گا۔ صبیحہ احمد نے کہا میں اس شاندار کامیابی سے بے حد خوش ہوں۔ اس میں شامل تمام بانی رکن کا تعاون اور اشتراک کا ایک زبردست کام تھا۔ بے پناہ کوششوں اور اس میں شامل متعدد افراد اور اداروں کے کردار کے بغیر اسے مکمل کرنا ممکن نہیں تھا۔ میں ڈاکٹر فرح عثمانی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی، جنہوں نے مجھ پر اعتماد کو برقرار رکھا اور مجھے ریاست یوپی کے لئے مسلسل دو سالوں سے اس انتہائی فکر انگیز اور مفید تالیف کا اہم حصہ دار بنایا۔ میں اسے اپنے سرپرست کے طور پر حاصل کرنے کا بہت فخر محسوس کرتی ہوں جس نے میری رہنمائی کی اور میری مدد کی۔ دوسری بار کام کرنا میرے لئے سیکھنے کا ایک بھرپور تجربہ تھا کیونکہ ہم ایک بار سفر سے گزرے تھے۔ ماضی کے تجربے کا فائدہ تھا لیکن نئی کہانیاں اپنے موڑ اور قواعد کے ساتھ آتی ہیں لیکن شکر ہے کہ اس میں شامل لوگوں کی حمایت کے ساتھ آج میں قلم بند کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہی ہوں۔ ایرا یونیورسٹی کی پروفیسر فرزانہ مہدی نے کتاب کی رونمائی کرتے ہوئے کہا RBTC یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو مسلم خواتین کو کامیابی حاصل کرنے والی دوسری مسلم خواتین کی مدد کرنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ مسلم خواتین کو اپنے مستقبل کے سنوارنے کی ترغیب دیتا ہے۔ فائزہ عباسی، اریبا اکبر اور نائلہ احمد جنہوں نے جوش اور جذبے کے ساتھ اس پر کام کیا۔ میں تمام معززین کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی قیمتی کہانیاں شیئر کیں جو واقعی "ہندوستانی مسلم خواتین" کے بارے میں دنیا کی عینک بدل دیں گی۔ میں فرزانہ شہاب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے خوبصورت فن پاروں کو شیئر کیا، تالیف کو آگے بڑھایا۔ میں اپنے پچھلے سال کے اعزازی افراد کو بھی تسلیم کرنا چاہوں گی جنہوں نے نئے نامزد افراد کی تجویز پیش کی اور روابط استوار کرنے کے لیے، RBTC کی روح کے مطابق رہتے ہوئے، "خواتین کی حمایت کرنے والی خواتین۔" میں یہ نہیں کہوں گا کہ تالیف کیک واک تھی۔ ایسے وقت بھی تھے جب ہم اعزازی شخصیات سے رابطہ قائم کرنے، ان کی تفصیلات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے تھے لیکن پھر سب کے تعاون سے ہم عزم اور خوابوں کی اپنی 100 کہانیاں منتخب کرنے میں کامیاب ہوئے اور اب یہ دنیا کے لیے دستیاب ہے۔ آخر میں لیکن کم از کم میں اپنے خاندان کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے ہمیشہ میری پشت پناہی کی، اپنی تجاویز دیں اور اس سفر میں ہر ممکن طریقے سے میرا ساتھ دیا، مجھے مطلوبہ وقت اور جگہ دی۔

مہاراجہ بجلی پاسی گورنمنٹ کالج میں اجتماع

لکھنؤ۔مہاراجہ بجلی پاسی گورنمنٹ کالج کی جانب سے ایک اہم فکری اور فکر انگیز اجتماع۔ بین الاقوامی ہائبرڈ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں عالمی ماہرین، اسکالرز اور باشعور افراد نے شرکت کی۔ تقریب کا افتتاح کینبرا، آسٹریلیا، لکھنؤ کی مسز پینی ڈوٹرے نے کیا۔ پروفیسر آر پی سنگھ اور کالج پرنسپل ڈاکٹر سمن گپتا نے کیا۔ اس کانفرنس میں ہندوستانی تارکین وطن کے بین الاقوامی اثرات پر گہری بات چیت ہوئی اور اس کی اہمیت کا اشتراک کیا گیا۔ یہ کانفرنس عملی طور پر اور مقامی طور پر اور ذاتی طور پر منعقد کی گئی تھی اور اس نے اقتصادی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی شعبوں جیسے مختلف شعبوں میں ہندوستانی تارکین وطن کی شراکت کو اجاگر کیا تھا۔ کانفرنس نے ایک مثبت پیغام دیا کہ ہندوستانی تارکین وطن کو مزید مضبوط کرنے اور ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ ایک بہتر عالمی برادری تشکیل دے سکیں۔ اس کانفرنس کی کامیابی نے شراکت داری اور بین الاقوامی بات چیت کی طاقت کو ثابت کیا، جس سے ہندوستانی تارکین وطن کو دنیا کی سماجی و اقتصادی حرکیات میں اہم کردار ادا کرنے میں مدد ملے گی۔ کالج کے پروفیسر ڈاکٹر صنوبر حیدر، ڈاکٹر شوبھا مشرا، ڈاکٹر سریتا سنگھ اور مسٹر ابھیشیک بھردواج نے اس کانفرنس کی آرگنائزنگ کمیٹی میں خصوصی تعاون کیا۔

ارم یونانی میڈیکل کالج میں آٹھواں "یوم آیوروید"

لکھنؤ۔ 10/ نومبر۔۔ آج پورے ملک میں آٹھواں "یوم آیوروید" اہتمام کے ساتھ منایا جارہا ہے، واضح ہو کہ سن 2016 سے ہر سال آیوروید کے عظیم دانشور دھنونتری جنھیں "لارڈ آف آیوروید" کہا جاتا ہے کی یوم پیدائش 10/نومبر کو قومی سطح پر "یوم آیوروید" کی شکل میں منایا جاتا ہے تاکہ عالمی سطح پر اس قدیم طبی نظام کو فروغ حاصل ہو اور عوام الناس کے قلب و دماغ میں اس کے تئیں عقیدت و اعتماد پیدا ہو نیز حیات انسانی کے ساتھ ساتھ حیوانات، نباتات و جمادات کو بھی تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ امسال مذکورہ یوم "صحت کے لیے آیوروید، ہر روز ہر ایک کے لیے آیوروید" تھیم پر منایا جارہا ہے اور اس کے لیے گزشتہ ایک ماہ حکومت ہند پورے ملک میں بیداری مہم چلا رہی ہے، اس ضمن میں جگہ جگہ آیوروید کے فروغ اور عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لیے متعدد و متفرق پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں۔ اسی ضمن میں آج صبح 09/ بجے پروفیسر محمد عارف اصلاحی (صدر شعبۂ معالجات) کی نظامت میں ایک سیمینار ارم یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں منعقد کیا گیا۔ منیجر ارم ایجوکیشنل سوسائٹی ڈاکٹر سید بزمی یونس نے بحیثیت صدر اپنی شرکت سے پروگرام کو شرف بخشا۔ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر اکھلیش کمار ورما (رجسٹرار، آیورویدک اینڈ یونانی طبی بورڈ، اتر پردیش) اور مہمان اعزازی کے طور پر ڈاکٹر راجکمار یادو شریک ہوئے۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر عبد الحلیم قاسمی نے مہمانان کرام کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے خیر مقدم کیا۔ مہمان خصوصی نے اس موقع پر آیوروید طبی نظام کو متعارف کراتے ہوئے کہا کہ "یوم آیوروید" منانے کا مقصد یہ ہے کہ عوام الناس میں اس کے تعلق سے بیداری پیدا کی جائے اور انہیں اپنی صحت کے متعلق ہوشیار و باخبر کیا جائے، اس سے انہیں صحت سے وابستہ مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک بہتر اور عمدہ متبادل میسر ہوگا نیز آیوروید کے فروغ، تعلیم و تحقیق کو بڑھاوا ملے گا۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر راج کمار یادو نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آیوروید دنیا کے قدیم ترین طبی نظاموں میں سے ایک ہے اور یہ صرف ایک طبی نظام ہی نہیں بلکہ ایک دستور حیات ہے۔ پروگرام میں پروفیسر سید مفید احمد (صدر شعبۂ کلیات)، ڈاکٹر شاہد سہیل (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ معالجات) اور طلباء و طالبات نے بھی آیوروید کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔